ان لله لوحا احدوجهيه درة والاخرياقوتة
قلمه النور فيه يخلق وبه يرزق وبه يحيى و
به يميت ويعز ويذل ويفعل مايشاء في يوم
وليلة رواه ابو الفتوح الازدي عن انس مرفوعا
قال ابن الجوزي موضوع في اسناده محمد بن عثمان
الحدائي متروك الحديث قال الذهبي اتى بخبر
باطل يعني هذا وقد اخرجه ابو الشيخ في
كتاب العظمة **حديث** لما اسرى بي الى السماء انتهى
بي جبريل الى سدرة المنتهى فغمسني في النور
غمسة ثم تنحى عني فقلت حبيبي جبريل احوج
ماكنت اليك تدعني وتنحى فقال يا محمد انك
في موقف لايكون نبي مرسل ولاملك مقرب تقف
ههنا انت من الله ادنى من القاب الى القوس
فاتاني الملك فقال ان الرحمن سبح نفسه فسمعت
الرحمن يقول سبحان الله ما اعظم الله لا اله
الا الله قلت يا رسول الله ما المن قال هكذا
قال يا ابا هريرة لا يخرج روحه من جسده
حتى يرى انه موضعه من الجنة الخ رواه
الخطيب عن ابي هريرة مرفوعا وقال منكر **حديث**
لما اسري بالنبي صلى الله عليه واله وسلم الى
السماء السابعة قال له جبريل رويدا فان ربك
يصلي قال وهو يصلي قال نعم قال وما يقول قال
يقول سبوح قدوس رب الملئكة والروح
سبقت رحمتي غضبي وزجاله ثقات لكنه موقوف
على عطاء فلعله سمعه ممن لا يوثق به في اسناده

الله تعالى کی ایک تختی ہی ایک طرف اوسکی موتی کی ہی اور دوسری
طرف اوسکی یاقوتی ہے قلم اوسکی نور ہے بس اوسکی ساتھہ
پیدا کرتا ہی اور رزق دیتا ہی اور زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور عزت دیتا
اور ذلیل کرتا ہی اور جو چاہتا ہی کرتا ہے ایک دن رات مین اسکو ابو
الفتوح الازدی نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہی کہا ابن جوزی نے موضوع
ہے اسکی اسناد مین محمد بن عثمان الحدائی متروک الحدیث ہی کہا
ذہبی نے یہ باطل خبر مین لاتا ہے اور اسکو ابو الشیخ کتاب العظمت مین
لایا ہے **حدیث** جب مجھے آسمان کا سیر کرایا گیا مجھے جبرائیل سدرۃ
المنتہی کی پاس لے پہونچا پھر مجھے اوسنے نور مین ایک غوطہ دیا پھر
مجھسے ہٹ گیا مینے کہا ای میرے حبیب جبرائیل مین اب تیری طرف
زیادہ محتاج ہون (پہلے سی) مجھے تو چھوڑتا ہی اور ہٹتا ہے کہا اوسنے
ای محمد تو اب ایسی جگہہ مین ہے کہ اوسمین نہ کوئی نبی مرسل اور نہ فرشتہ
مقرب پہونچتا ہی تو الله تعالی کیطرف قریب تر ہے فرق کمان سے پھر میرے
نزدیک ایک فرشتہ آیا اور کہا اوسنے رحمن اپنے نفس کے لیے تسبیح
کر رہا ہے مینے رحمن سے سنا ہی کہ کہتا تہا پاک ہی الله کیا بڑا ہے الله نہین
کوئی لائق عبادت کی مگر الله مینے کہا یا رسول الله کیا (اجر) ہی اسکے
لیے جو یہ کلمے کہے فرمایا ای ابا ہریرہ نہ نکلیگا اوسکا روح اوسکی جسم سے تاکہ وہ
دیکھہ نہ لیگا مین اوسکی جگہ جنت مین دکھلا دیا گیا ہون الخ اسکو
خطیب نے ابی ہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہی اور کہا منکر ہے **حدیث**
جب نبی صلی الله علیہ وسلم کو ساتوین آسمان کا سیر کرایا گیا اوسکو
جبرائیل ع نے کہا ٹھیر اسلیے کہ تیرا رب نماز پڑہ رہا ہی فرمایا آنحضرت نے
کیا وہ بھی نماز پڑہتا ہی کہا اوسنے ہان فرمایا آنحضرت نے وہ کیا
کہتا ہی کہا کہتا ہی پاک ہی بڑا پاک ہی رب فرشتون اور جبرائیل کا میری
رحمت میرے غضب سے سبقت لیگئی ہے اور راوی اسکی ثقہ ہین لیکن
یہ عطا پر موقوف ہی شاید اوسنے کسی غیر معتبر سے سنی ہوگی اور اسکی اسناد

محمد بن یحیی العفار قال الذهبی لاندری من
ذا واورد له هذا الحدیث وقال هذا منکر قال
فی اللآلی لکن رایت له طریقا اخر قال محمد بن
نصر فی کتاب الصلوة وذکر نحوه وکذلک ذکر
نحوه عبد الرزاق فی مصنفه کلاهما عن ابن جریج
عن عطاء قال بلغنی وفیهما ان الله سبحانه
یقول سبوح قدوس رب الملئکة والروح سبقت
رحمتی غضبی **حدیث** یقول الله کل یوم
انا العزیز من اراد عز الدارین فلیطع العزیز
رواه الخطیب عن انس مرفوعا وفی اسناده داود
بن عفان بن جبیب النیسابوری کان یضع
الحدیث علی انس **حدیث** لما تجلی الله للجبل
طارت لعظمته ستة اجبل فوقعت ثلاثة
بمکة وثلاثة بالمدینة فوقع بالمدینة احد
وورقان ورضوی ووقع بمکة ثبیر وحراء وثور
رواه الخطیب عن انس مرفوعا وقال ابن حبان
موضوع وعبد العزیز متروک یروی المناکیر عن
المشاهیر یعنی عبد العزیز بن عمران قد رواه ابو امیة
الطرطوسی عن ابن عباس مرفوعا ان من الجبال
التی تطایرت یوم موسی سبعة اجبل لحقت
بالحجاز وبالیمن منها بالمدینة احد وورقان
وبمکة ثور وثبیر وحراء وبالیمن صبیر وحصور
قیل لیس بصحیح وفی اسناده طلحة بن عمرو وهو متروک
لا تحل الروایة عنه قال فی اللآلی فی الحکم
بوضع هذین الحدیثین نظر والارجح عدمه

محمد بن یحیی العفار ہی کہا ذہبی نے ہم نہیں جانتے کہ وہ کون ہی اور یہ
حدیث اوسکی لایا ہے اور کہا یہ منکر ہے کہا لآلی مین لیکن مینے
اسکے لیے اور طریق دیکھا ہی کہا محمد بن نصر نے کتاب الصلوۃ مین اور
اوسنے اسکی مثل ذکر کیا ہے اور اسیطرح عبد الرزاق نے مصنف مین
ذکر کیا ہی ان دونون نے ابن جریج سے اوسنے عطا سے کہا مجھے پہونچا
ہے اور ان دونون مین ہے اللہ سبحانہ کہتا ہی پاک ہی بڑا پاک ہی رب
فرشتون اور جبرائیل کا میری رحمت میرے غضب پر سبقت لیگئی ہے
حدیث اللہ تعالے ہر روز فرماتا ہی مین غالب ہون جو شخص
عزت دارین کی چاہتا ہے وہ غالب کی اطاعت کرے اسکو خطیب
نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین داؤد بن عفان
بن جبیب النیساپوری ہے وہ انس پر حدیثین گہڑتا تہا +
حدیث جب اللہ تعالی نے پہاڑ پر تجلے ڈالا اسکی عظمت سے
چہہ پہاڑ اڑ گئے پس تین اونسے مکہ مین واقع ہوئے اور تین مدینہ
مین - مدینہ مین احد اور ورقان اور رضوی واقع ہوئے اور
مکہ مین ثبیر اور حرا اور ثور واقع ہوئے - اسکو خطیب نے انس سے
مرفوعا روایت کیا ہے اور کہا ابن حبان نے موضوع ہے اور
عبد العزیز متروک ہی مشاہیر سے مناکیر روایت کرتا ہے یعنی عبد العزیز
بن مروان اور ابو امیہ طرطوسی نے ابن عباس سے مرفوعا اسطرح روایت
کی ہے کہ جو پہاڑ موسی کے دن اڑے تہے وہ سات تہے حجاز اور یمن سے
مل گئے - مدینہ مین اونمے احد اور ورقان - اور مکہ
مین ثور اور ثبیر اور حرا - اور یمن مین صبیر اور حصور - کہا
گیا ہے یہ صحیح نہین - اور اسکی اسناد مین طلحہ بن عمرو
ہے اور وہ متروک ہی - اوس سے روایت کرنی حلال نہین
کہا لآلی مین ان دونون حدیثون مین وضع کے حکم کرنے
مین نظر ہے - اور ترجیح عدم کو ہے + + + + +

فالاولی اخرجه ابن ابی حاتم وابو الشیخ و
ابن مردویه فی تفاسیرهم من طریق عبد العزیز
ابن عمران وعبد العزیز روی له الترمذی ولم
یتهم بکذب واما الحدیث الثانی فاخرجه الطبرانی
فی الاوسط وقال لم یروه عن عطاء الا طلحة و
طلحة روی له ابن ماجة وضعفوه الا انه لم یتهم
بکذب الی اخر کلامه **حدیث** ان رسول
الله صلی الله علیه واله وسلم قال فلما تجلی ربه
للجبل اشار باصبعه فمن نورها جعله دکا
رواه ابن عدی عن انس مرفوعا وفی اسناده ایوب
ابن حوصا متروک الحدیث وقد اخرجه الطبرانی
من وجه اخر بلفظ فلما تجلی ربه للجبل قال تجلی
له بخنصره واخرجه ایضا ابن مردویه واخرجه
احمد فی مسنده والترمذی وقال حسن صحیح و
الحاکم فی المستدرک والضیا فی المختارة وصححه
کلهم عن انس ان النبی صلی الله علیه واله وسلم
قرأ فلما تجلی ربه للجبل جعله دکا قال اخرج
خنصره علی ابهامه فساخ الجبل فالعجب من ابن
الجوزی حیث ادخل هذا الحدیث فی موضوعاته
وقد اخرج الحاکم له شاهدا وصححه عن ابن
عباس قال تجلی منه مثل طرف الخنصر فجعل الجبل
دکا **حدیث** ان الله عز وجل ینزل فی کل
جمعة الی دار الدنیا فی ستمائة الف ملک فی مجلس
علی کرسی من نور بین یدیه لوح من یاقوت
حمراء فیه اسماء من یثبت لو رقة والکیفیة

پس پہلی حدیث کو ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ نے اپنی
تفاسیر مین طریق عبد العزیز بن عمران سے روایت کیا ہے اور عبد
العزیز سے ترمذی نے روایت کی ہے اور وہ کذب سے متہم
نہین ہے اور دوسری حدیث کو طبرانی نے اوسط مین روایت کیا
ہے اور کہا نہین روایت کیا اس حدیث کو عطا سے مگر طلحہ نے اور طلحہ
سے ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور لوگون نے اسکو ضعیف کیا ہے مگر وہ کذب سے
متہم نہین ہے انتہے **حدیث** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
(اس آیت کی تفسیر مین فرمایا ہے (پس جب اسکے رب نے پہاڑ پر تجلی
ڈالا) انگلی سے اشارت کی پس اوسکی نور سے اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کیا
اسکو ابن عدی نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہے۔ اور اسکی اسناد مین
ایوب بن حوصا متروک الحدیث ہے اور طبرانی نے اسکو دوسری وجہ
سے ان الفاظ سے روایت کی ہے پس جب اوسکے رب نے پہاڑ پر تجلی ڈالا
فرمایا خنصر سے پھر تجلی ڈالا۔ اور بھی اسکو ابن مردویہ اور احمد نے
مسند مین اور ترمذی (اور کہا اوسنے حسن صحیح ہے) اور حاکم نے مستدرک
مین۔ اور ضیا نے مختارہ مین سب نے انس سے تصحیح کی ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا فلما تجلی ربه للجبل جعله دکا فرمایا اور
آپ نے نکالا خنصر کو ابہام پر پس پہاڑ نے یہ چیخ ماری اور
ابن جوزی سے بڑا تعجب ہے کہ اس حدیث کو اوسنے
موضوعات مین داخل کیا ہے حالانکہ اسکے لیے حاکم
نے شاہد ابن عباس سے ذکر کیا ہے اور بھی اوس نے تصحیح
اسکی کی ہے کہا اوسنے تجلی کیا اوسنے مثل طرف خنصر کی پس
پس پہاڑ کو ٹکڑے ٹکڑے کیا **حدیث** اللہ تعالی ہر جمعہ مین دنیا
کیطرف چھ لاکھ فرشتے مین نازل ہوتا ہے اور نور کی کرسی پر
بیٹھتا ہے۔ روبرو اوسکے ایک تختی یاقوت سرخ سے
ہوتی ہے۔ اوسمین نام اونکے جو روبت اور کیفیت

والصلوة من امة محمد فيباهي بهم الملئكة
ويقول تبارك وتعالى هؤلاء عبيدي الذين
لم يجحدوني واقاموا سنة نبيي ولم يخافوا في
الله لومة لائم اشهدكم يا ملئكتي وعزتي
وجلالي لادخلنهم الجنة بغير حساب رواه
الجوزقاني عن ابن عباس مرفوعا وقال كذب موضوع
باطل مركب على الشيوخ وضعه ابو السعادات
احمد بن منصور بن الحسن بن علي بن القسم وهو
كذاب زنديق ملحد وقال في الميزان هذا الشيخ
المجسم الذي لا يستحي الله من عذابه اذ كيف و
افترى حديث ان نزول الله الى الشئ اقباله
عليه من غير نزول رواه الخطيب عن عبد الرحمن
بن عوف مرفوعا وهو موضوع كما قال ابن الجوزي
وقال في الميزان اسناد مظلم ومتن مختلق حديث
اذا كان عشية عرفة هبط الله الى السماء الدنيا
فيطلع الى اهل الموقف فيقول مرحبا بزواري و
الوافدين الى بيتي وعزتي لانزلن اليكم ولاساوين
مجلسكم بنفسي فينزل الى عرفة فيعمهم بمغفرته
ويعطيهم ما يسالون الا المظالم ويقول يا ملئكتي
اشهدكم اني قد غفرت لهم فلا يزال كذلك الى
ان تغيب الشمس ويكون امامهم الى المزدلفة و
لا يعرج الى السماء في تلك الليلة فاذا اسفر
الصبح ووقفوا عند المشعر الحرام غفر لهم حتى المظالم
ثم يعرج الى السماء وينصرف الناس الى منى رواه
ابو علي الاهوازي عن ابي امامة مرفوعا قال

اور صورت کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے ثابت کرتے ہین
لکھے ہوتے ہین پس سبب انکے فرشتونکی رو برو فخر کرتا ہی اور اللہ
تبارک و تعالی فرماتا ہی یہ میرے وہ بندے ہین جنہون نے مجھے نہین جھٹلایا
اور میرے نبی کی سنت قائم رکھی اور اللہ تعالی کی اکاموں مین کبھی
ملامت کرنیوالے کا خوف نہین کیا اے میرے فرشتو قسم ہے میری عزت
اور جلال کی مین تمکو گواہ کرتا ہون مین انکو بغیر حساب کے جنت مین داخل
کرونگا اسکو جوزقانی نے ابن عباس سے مرفوعا روایت کیا ہی اور کہا کذب
موضوع باطل ہی شیوخ پر یہ مرکب ہے اسکو ابو السعادات احمد بن منصور بن
الحسن بن علی بن القاسم نے بنایا ہی اور یہ کذاب زندیق ملحد ہے
اور کہا میزان مین یہ شیخ مجسم اللہ تعالی کی عذاب سے کہ کیسا ہی حیا نہین کرتا
اور افترا کرتا ہی حدیث نزول اللہ تعالی کا کسی شی کیطرف (مراد
اس سے) اقبال اسکا ہے اسپر نزول (حقیقی) اسکو خطیب نے
عبد الرحمن بن عوف سے مرفوعا روایت کیا ہی اور یہ موضوع ہے
جیسا کہ ابن جوزی نے کہا۔ اور کہا میزان مین اسناد اسکی مظلم اور متن
اسکا مختلق ہے حدیث جب عرفہ کی رات ہوتی ہی اللہ تعالی
آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہی اور اہل موقف کی طرف دیکھتا ہی اور کہتا ہے
مبارک ہو میری زیارت کرنیوالون کو اور میرے گھر کی طرف آنیوالونکو قسم
میری عزت کی مین تمہاری طرف نازل ہونگا۔ اور خود تمہاری مجلسین
مساوی کرونگا پس عرفہ کیطرف نازل ہوتا ہی اور انکو اپنی عام بخشش سے
کرتا ہی اور جو کچھ وہ سوال کرتے ہین انکو دیتا ہی مگر ظلم ایک دوسرے کا اور کہتا
ہی اے میرے فرشتو مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مینے انکو بخشدیا ہی پہر اسیطرح رہتا
ہے کہ آفتاب غروب ہوجاتا ہی اور امام انکا مزدلفہ کیطرف جاتا ہی اور اس
رات مین آسمان کیطرف نہین چڑھتا جب صبح ہوتی ہی اور مشعر الحرام
کے پاس لوگ ٹہیرتے ہین انکو بخشدیتا ہی ظلم بھی پہر آسمانکی طرف چڑھتا ہے
اور لوگ منی کیطرف لوٹتے ہین اسکو ابو علی الاہوازی نے ابی امامہ سے مرفوعا روایت

ابن الجوزی هو موضوع کذب بلا شك کما
قاله یحیی بن عبد الوهاب و اکثر رجاله مجاهیل
وضعفاء وقد اخرجه ابن عساکر فی تاریخه و
قال هو باطل وقال الذهبی فی المیزان صنف
الاهوازی کتابا فی الصفات لو لم یجمعه لکان
خیرا له فانه اتی فیه بموضوعات و فضائح **حدیث**
رایت ربی فی المنام فی احسن صورة شابا موفرا
رجلاه فی خضر علیه نعلان من ذهب علی وجهه
فراش من ذهب رواه الخطیب عن ام الطفیل
امرأة ابی وهو موضوع وفی اسناده وضاع و
کذاب و مجهول وقد رواه الطبرانی من طرق
و بالفاظ تقارب هذا **حدیث** ان الله عز
وجل لیغضب فاذا غضب سبحت الملائکة لغضبه
فاذا اطلع الی اهل الارض فنظر الولدان یقرؤن
القرآن تملا ربنا رضی رواه ابن عدی عن ابن عمر
مرفوعا وقال لا اعلم رواه عن ابن عیینة غیر
عبد الله بن ایوب بن ابی علاج وهو منکر
الحدیث قال فی اللآلی رایت له طریقا اخر عن ابن
عیینة فذکرها وقال الذهبی فی المیزان انه کذب
بین وان ابن ابی علاج متهم بالوضع کذاب و
وافقه ابن حجر فی اللسان **حدیث** ان الله
یجلس یوم القیمة علی القنطرة الوسطی بین
الجنة والنار رواه العقیلی عن ابی امامة مرفوعا
وفی اسناده عثمان بن ابی العاتکة لیس بشیٔ و
قال فی اللآلی وثقه ابو داؤد و ابن ماجة و

ابن جوزی نے کہا ہے بلا شک موضوع کذب ہے جیسا کہ یحیی بن عبد الوہاب
نے کہا ہے اور اکثر راوی اسکے مجہول اور ضعیف ہیں اور ابن عساکر
اسکو تاریخ میں لایا ہے اور کہا یہ باطل ہے اور کہا ذہبی نے میزان میں کہ
اہوازی نے ایک کتاب صفات میں تصنیف کی ہے اگر وہ اسکو
جمع نہ کرتا تو اسکے لیے بہت بہلائی تھی اسلیے کہ وہ اسمین موضوعات
اور خوار روایتین لایا ہے **حدیث** مینے اپنے رب کو خواب مین
جوان کامل کی اچھی شکل پر دیکھا ہے پاؤن اوسکے سبزی مین ہین
اور سونے کا جوڑا پہنے ہوئے ہین اور اوسکے منہ پر سونے سے فراش ہے
اسکو خطیب نے ام الطفیل ابی کی عورت سے روایت کیا ہے اور یہ
موضوع ہے اور اسکی اسناد مین وضاع اور کذاب اور مجہول ہے
اور طبرانی نے کئی طرق سے جو الفاظ اونکے اوسکے قریب ہین
روایت کیا ہے **حدیث** اللہ تعالی غضب مین آتا ہے اور جب
غضب مین آتا ہے تو فرشتے اوسکے غضب کی تسبیح پڑھتے ہین
پہر جب زمین والونکی طرف دیکہے اور لڑکون کیطرف جو قرآن
پڑھتے ہین نظر کرے تو اللہ تعالی رضا سے پر ہوتا ہے اسکو ابن عدی
نے ابن عمر سے مرفوعا روایت کیا ہے اور کہا مین اسکو نہین جانتا
اسکو ابن عیینہ سے غیر عبد اللہ بن ایوب بن ابی علاج روایت کیا
ہے اور وہ منکر الحدیث ہے کہا لآلی مین مینے اسکا اور طریق ابن عیینہ سے
دیکہا ہے وہ اوسنے ذکر کیا ہے اور کہا ذہبی نے میزان مین یہ کذب ظاہر
ہے اور ابن ابی علاج وضع سے متہم ہے کذاب ہے اور ابن حجر
لسان مین اسکے موافق ہوا ہے **حدیث** اللہ تعالی قیامت
کے دن بیچ کی پل پر جو جنت اور آگ کے درمیان ہے بیٹھے
گا اسکو عقیلی نے ابی امامہ سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد
مین عثمان بن ابی العاتکہ ہے وہ کچہ شئ نہین ہے - اور کہا
لآلی مین اس سے ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے -

نسبه دحیم الی الصدق وقال احمد لا باس
وقال النسائی ضعیف وله شاهد عند الطبرانی
عن ثوبان بنحوه مرفوعًا **حدیث** ان لله
سبعین حجابا من النور لو کشفها لاحرقت سبحات
وجهه کل ما انصره رواه ابو الشیخ قال فی المختصر
بسند ضعیف وقال ابن الجوزی لا اصل له و
روی الطبرانی باسناد جید بلفظ حجابه النور الخ
حدیث ان لله ثلثمائة خلق من لقیه
بخلق منها مع التوحید دخل الجنة وروی
بالفاظ قال السخاوی والکل ضعیف **حدیث**
هولاء للجنة ولا ابالی وهولاء للنار ولا ابالی
هو مضطرب الاسناد **حدیث** الحمد رداء
الرحمن لم یوجد **حدیث** سمعت من
فوق العرش یقال للشئ کن فلا یبلغ الکاف
النون الا یکون الذی یکون هو موضوع بلا
شك کما قال فی المختصر **حدیث** ان
للعرش ثلاثمائة وستین الف قائمة کل قائمة
من قوائمه کاطباق الدنیا ستون الف مرة الخ
فی اسناده من لا یحتج به وهو موضوع **حدیث**
بین کل سماء الی سماء مسیرة خمسمائة عام قال
فی المختصر رجاله ثقات **حدیث** انه صلی الله
علیه واله وسلم قال لجبریل هل زالت الشمس قال
لا نعم قال کیف قلت لا نعم قال من حین قلت
لا الی ان قلت نعم سارت الشمس مسیرة خمسمائة
عام قال فی المختصر لم یوجد **حدیث**

اور دحیم نے اسکو صدق کیطرف منسوب کیا ہی اور کہا احمد نے
اسکا کچھ خوف نہین ہے اور کہا نسائی نے ضعیف ہے اور اسکے لیے طبرانی میں
ثوبان سے اسکی مثل مرفوع شاہد ہے **حدیث** اللہ تعالی کی آگے ستر
پردے نور سے ہین اگر اونکو کہولے تو اوسکے منہ کی چمکار جہانتک اسکی
نظر ہے سبکچھ جلادین۔ کہا مختصر مین اسکو ابو الشیخ نے سند ضعیف سے
روایت کیا ہی اور کہا ابن جوزی نے اسکا کچھ اصل نہین ہے اور طبرانی
نے سند جید سے ان الفاظ سے روایت کیا ہی پردہ اسکا نور ہے الخ
حدیث اللہ تعالی کے تین سو خلق ہین جو شخص ملے اوسکو ساتھہ
ایک خلق کی ان مین سے ساتھہ توحید کے جنت مین داخل ہوگا اور کئی
الفاظ سے مروی ہی کہا سخاوی نے یہ کل ضعیف ہین **حدیث**
یہ لوگ جنت کیلیے ہین اور مین کچھ پرواہ نہین کرتا اور یہ لوگ آگ
کے لیے ہین اور مین کچھ پرواہ نہین کرتا یہ مضطرب الاسناد ہے **حدیث**
الحمد رحمن کی چادر ہے نہین پائی گئی **حدیث** مینے اوپر عرش سے
سنا ہی (جب) کسی شے کے لیے کن کہا جاتا ہی تو کاف کی نون تک
پہونچنے سے پہلے ہی وہ شے ہوجاتی ہی یہ بلاشک موضوع ہی جیسا کہ
مختصر مین کہا ہے **حدیث** عرش کے تین سو ساٹھہ قائم
ہین اونکا ہر ایک قائمہ دنیا کے ساٹھہ ہزار طبقون کی برابر ہے الخ
اسکی اسناد مین وہ شخص ہے جو حجت پکڑنے کے لائق نہین
ہے اور یہ موضوع ہے **حدیث** ہر ایک آسمان سے
دوسرے آسمان تک فاصلہ پانچ سو برس کا ہی کہا
مختصر مین آدمی اسکے ثقہ ہین **حدیث** نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے جبرائیل سے پوچھا کیا آفتاب ڈہل گیا ہے کہا اونہوں نے نا ہان
فرمایا آنحضرت نے کسطرح تونے نہ ہان کہا۔ کہا اونہون نے میرے نہ کہنے
سے لیکر ہان کہنے تک آفتاب پانچ سو برس کا رستہ سیر کر گیا تہا
کہا مختصر مین نہین پائی گئی۔ **حدیث**

الارض فی البحر کالاصطبل فی الارض قال فی
المختصر لم یوجد **حدیث** ان اللہ خمر طینۃ
آدم بیدہ اربعین صباحا قال فی المختصر ضعیف
حدیث ما من مولود الا مکتوب فی
تشبیک راسہ خمس آیات من فاتحۃ سورۃ
التغابن قال فی الوجیز فی اسنادہ الولید بن الولید
العنسی لا یحل الاحتجاج بہ وقیل صدوق
وھو للبخاری فی تاریخہ عن ابن عمر موقوفا
حدیث ان المنی یمکث فی الرحم اربعین
لیلۃ فیاتیہ ملک النفوس فیعرج بہ الی
الجبار فیقول یارب عبدک ذکر او انثی
فیقضی اللہ ما ھو قاض ثم یقول یارب اشقی
ام سعید فیکتب ما ھو لاق بین یدیہ وتلا
ابو ذر الراوی لہ وصورکم فاحسن صورکم و
الیہ المسیر

کتاب الایمان

حدیث الایمان معرفۃ بالقلب وقول
باللسان وعمل بالارکان رواہ الطبرانی عن علی
مرفوعا قال ابن الجوزی ھو موضوع افتراہ ابو الصلت
عبد السلام بن صالح الھروی وتابعہ من روی
الموضوعات وقال الدارقطنی لم یحدث بہ الا من
سرقہ من ابی الصلت قال فی اللآلی اخرجہ ابن
ماجہ فی سننہ من طریقہ وکذا البیہقی وقد
تقدم ان ابا الصلت وثقہ ابن معین وقال
فی المیزان رجل صالح الا انہ شیعی **حدیث**
الایمان یزید وینقص رواہ الدارقطنی عن معاذ

زمین دریا مین مثل اصطبل کی ہو زمین مین۔ کہا مختصر مین
نہین پائی گئی **حدیث** اللہ تعالی نے آدم کی مٹی کا اپنے ہاتھ
سے چالیس صبح تک خمیر کیا۔ کہا مختصر مین ضعیف ہے **حدیث**
نہین کوئی مولود مگر اوسکے سر کی جالی مین پانچ آیتین سورۂ
تغابن کی ابتدا سے لکھی ہوئی ہین کہا وجیز مین اسکی اسناد
مین ولید بن ولید العنسی ہو اوس سے حجت پکڑنی حلال
نہین ہے۔ اور کہا گیا ہے صدوق ہو اور یہ تاریخ بخاری
مین ابن عمر سے مرفوعا مروی ہے **حدیث** منی رحم
مین چالیس رات تک ٹہیرتی ہے پہر اوسکیطرف وہ فرشتہ
جو روح ڈالنے پر موکل ہو آتا ہے۔ اور اوسکو جبار کیطرف
لے چڑہتا ہے اور کہتا ہے ای میرے رب یہ بندہ تیرا مرد ہے یا عورت
پہر اللہ تعالی جو چاہتا ہے حکم کرتا ہے پہر کہتا ہے ای میرے رب کیا
یہ بدبخت ہے یا سعید پس وہ لکہتا ہے جو چیز اوسکے آگے آتی ہے۔ اور
ابو ذر راوی نے اپنے شاگرد کے لیے یہ آیت پڑہی اوسنے تمکو پیدا
کیا پس تمکو اچہی صورتین بنایا اور اوسیکی طرف بازگشت ہے

کتاب ایمان کے بیان مین۔ حدیث ایمان معرفت
بالقلب اور قول باللسان اور عمل بالارکان کو کہتے ہین اسکو
طبرانی نے علی سے مرفوعا روایت کیا ہے کہا ابن جوزی نے موضوع ہے
افترا اسکی ابو الصلت عبد السلام بن صالح الھروی ہے اور جو شخص
موضوعات روایت کرتا ہے وہ اوسکا تابع ہوا ہے کہا دارقطنی نے نہین حدیث
کی اوس سے مگر اوسنے جسنے ابی الصلت سے اسکو چرایا ہے کہا لآلی مین اسکو
ابن ماجہ نے سنن مین اسی طریق سے لایا ہے اور ایسا ہی بیہقی
بہی اور گذر چکا ہے کہ ابا الصلت کی ابن معین نے توثیق کی ہے
اور کہا میزان مین یہ مرد صالح ہے لیکن شیعہ ہے **حدیث**
ایمان بڑہتا گہٹتا ہے۔ اسکو دارقطنی نے معاذ سے

مرفوعا وفی اسناده عمار بن مطرف وله احادیث
بواطیل ورواه ابن عدی عن ابی هریرة مرفوعا
وفی اسناده احمد بن محمد بن حرب وشیخه و
رواه ابن عدی ایضا عن واثلة بن الاسقع مرفوعا
الایمان قول وعمل ویزید وینقص فعلیکم
بالسنة فالزموها قال ابن عدی موضوع آفته
معروف الخیاط وقال فی المیزان موضوع بیقین
انتهی وله طرق عند الحاکم والجوزقانی وابن حبان
وغیرهم لا یصح منها شئ **حدیث** صنفان
من امتی لا تنالهما شفاعتی المرجیة والقدریة
قیل یا رسول الله من القدریة قال قوم یقولون
لا قدر قیل فمن المرجیة قال قوم یکونون فی آخر
الزمان اذا سئلوا عن الایمان قالوا نحن مؤمنون
ان شاء الله رواه الجوزقانی عن انس مرفوعا
وهو موضوع آفته مامون بن احمد السلمی وشیخه
عبد الله بن مالک السعدی **حدیث** ان
امتی علی الخیر ما لم یتحولوا عن القبلة ولم یستثنوا
فی ایمانهم رواه الجوزقانی عن انس مرفوعا
وهو من وضع المرجیة وفی اسناده مجاهیل و
قال الذهبی فی ترجمة جعفر بن هرون الواسطی
المذکور فی اسناده اتی بخبر موضوع وهو هذا
حدیث من قال الایمان یزید وینقص فقد
خرج من امر الله ومن قال انا مؤمن ان شاء الله
فلیس له فی الاسلام نصیب رواه محمد بن تمیم و
هو واضعه **حدیث** ان من تمام ایمان

مرفوعا روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین عمار بن مطرف ہی
اور حدیثین اوسکی باطلہ ہین اور ابن عدی نے ابی ہریرہ سے مرفوعا
روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین احمد بن محمد بن حرب اور شیخ
اوسکا ہی اور ابن عدی نے بھی واثلہ بن الاسقع سے مرفوعا روایت
کیا ہی کہ ایمان قول و عمل ہی بڑہتا ہی اور گہٹتا ہی پس لازم
پکڑو سنت کو اور التزام کرو اوسکا۔ کہا ابن عدی نے موضوع ہے
اور آفت اسکی معروف الخیاط ہی اور کہا میزان مین بالیقین موضوع
ہی انتہے۔ اور حاکم اور جوزقانی اور ابن حبان وغیرہ مین اسکی بہت
طرق ہین اونمین کوئی شی صحیح نہین ہے۔ **حدیث** دو قسمین ہین
میری امت سے اونکو میری شفاعت نہ پہونچیگی مرجیہ اور قدریہ
کہا گیا یا رسول اللہ قدریہ کون ہین فرمایا وہ قوم ہی جو کہتی ہے قدر
نہین ہے۔ کہا گیا مرجیہ کون ہے فرمایا وہ قوم آخر زمانہ مین پیدا ہوگی
جب ایمان سے سوال کیے جاتے ہین کہتے ہین ہم انشاء اللہ تعالے مومن ہین
اسکو جوزقانی نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہی اور یہ موضوع
ہے آفت اسکی مامون بن احمد السلمی اور شیخ اوسکا عبد اللہ بن مالک
السعدی ہے۔ **حدیث** میری امت نیکی پر ہے جبتک
قبلہ سے نہ پہرین اور اپنے ایمان مین استثنا نہ کرین اسکو
جوزقانی نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہی اور یہ بناوٹ
مرجیہ کی ہے۔ اور اسکی اسناد مین کئی مجہول ہین اور کہا ذہبی
نے ترجمہ جعفر بن ہارون واسطی مین جو اسکی اسناد مین
مذکور ہے وہی یہ خبر موضوع لایا ہے۔ **حدیث**
جس نے کہا ایمان بڑہتا اور گہٹتا ہے وہ امر اللہ تعالے سے
نکل گیا۔ اور جس نے کہا مین انشاء اللہ تعالے مومن ہون
تو اوسکے لیے اسلام مین کچھ حصہ نہین ہے۔ اسکو محمد بن تمیم
نے روایت کیا ہی اور یہی اسکا واضع ہی **حدیث** کہ تمامیت ایمان

العبد ان يستثنى رواه الحسن بن
سفين عن ابى هريرة وهو موضوع وقال فى
الميزان هذا الحديث باطل انتهى فقبح الله هؤلاء
الكذابين جعلوا اقوالا لهم ومذاهبهم احاديث
عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم **حديث**
لا يكمل عبد الايمان بالله حتى يكون فيه خمس خصال
التوكل على الله والتفويض الى الله والتسليم لامر
الله والرضا بقضاء الله والصبر على بلاء الله
انه من احب لله وابغض لله واعطى لله ومنع
لله فقد استكمل الايمان رواه الخطيب عن ابن عمر
مرفوعا وقال باطل بهذا الاسناد يعنى الذى
اورده فى كتابه قال فى اللآلى لا ينبغى ان يذكر
فى الموضوعات فانه وارد بغير هذا الاسناد
ثم ذكر انه رواه البزار واخر الحديث رواه ابو داود
من حديث ابى امامة مرفوعا من احب لله واعطى
لله ومنع لله ونكح لله فقد استكمل الايمان و
رواه الترمذى من حديث معاذ بن انس مثله
حديث من شك فى ايمانه فقد حبط عمله
وهو فى الاخرة من الخسرين رواه ابن حبان عن
انس مرفوعا وهو موضوع **حديث** كما
لا ينفع مع الشرك شئ كذلك لا يضر مع الايمان
شئ رواه الخطيب عن عمر بن الخطاب مرفوعا و
فى اسناده المنذر بن زياد الطائى وهو كذاب
قال فى اللآلى له طريق اخر عند ابى نعيم فى
الحلية والطبرانى **حديث** يبعث الاسلام

آدمی سے یہ ہے کہ استثنا کرے۔ اسکو حسن بن سفین نے ابی ہریرہ
سے روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے اور کہا میزان میں یہ حدیث
باطل ہے انتہے اللہ ان کذابوں کو خوار کرے جنہوں نے اپنی باتیں
اور مذاہب حدیثوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنایا
ہے **حدیث** کسی شخص کا ایمان کامل نہیں ہوتا
جب تک اوسمیں پانچ خصلتیں نہ ہوویں۔ اللہ پر توکل کرنا
اور اللہ کیطرف (اپنے کاموں کا) سپرد کرنا۔ اور امر اللہ کا تسلیم کرنا
اور اللہ کی قضا پر راضی ہونا۔ اور اوسکی مصیبتوں پر صبر کرنا
جسنے اللہ تعالے کے لیے دوستی کی اور اللہ تعالے کے لیے بغض کیا اور اللہ تعالے کے
کیلیے دیا اور اللہ تعالے کے لیے منع کیا تو اوسنے اپنے ایمان کو کامل کیا
اسکو خطیب نے ابن عمر سے مرفوعًا روایت کیا ہے اور کہا یہ اسناد
جسکو وہ اپنی کتاب میں لایا ہے باطل ہے کہا لآلی میں لائق نہیں کہ یہ
موضوعات میں ذکر کیجاے۔ اسلیے کہ یہ غیر اس اسناد سے بھی وارد
ہوئی ہے۔ پہر اوسنے ذکر کیا کہ اسکو بزار نے روایت کیا ہے اور
آخر حدیث کو ابوداود نے ابی امامہ سے مرفوعًا لایا ہے جو اللہ کے لیے دوستی
کرے اور اللہ کیلیے دے اور اللہ کیلیے منع کرے اور اللہ کیلیے نکاح کرے تو اوسنے
اپنے ایمان کو کامل کیا اور ترمذی نے معاذ بن انس سے مثل اسکی روایت
کی ہے **حدیث** جو شخص اپنے ایمان میں شک کرے اوسکے
عمل ضائع ہوئیگے۔ اور وہ آخرت میں زیانکاروں سے ہے۔ اسکو ابن حبان
نے انس سے مرفوعًا روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے **حدیث** جیسے
کہ شرک کے ساتھہ کوئی شے نفع نہیں دیتی ویسا ہی ایمان کے ساتھہ
کوئی شے ضرر نہیں دیتی۔ اسکو خطیب نے عمر بن الخطاب سے مرفوعًا
روایت کیا ہے۔ اور اسکی اسناد میں المنذر بن زیاد الطائی
ہے اور وہ کذاب ہے اور کہا لآلی میں اسکے لیے اور طریق ہے اسکو ابونعیم
نے حلیہ میں اور طبرانی نے ذکر کیا ہے **حدیث** قیامت کے دن اسلام

يوم القيمة على صورة الرجل عليه رداؤه
فياتي الرب فيقول يا رب منك خرجت
واليك اعوذ فشفعني اليوم فيمن شئت فيقول
قد شفعتك فيبسط رداءه فيتسبب اليه
الناس فمن تسبب اليه بسبب ادخله الجنة
رواه ابن عدي عن ابي امامة مرفوعا وفي
اسناده رشدين وهو متروك وقال ابن حجر
رشدين ضعيف ولم يبلغ امره الى ان يحكم على
حديثه بالوضع انتهى وقد روى له الترمذي
وابن ماجة حديث من اسلم على يديه
رجل وجبت له الجنة رواه الطبراني عن عقبة
بن عامر الجهني مرفوعا قال ابن معين ليس هذا
الحديث بشيء ومحمد بن معوية النيسابوري
حدث بما ليس له اصل وهذا منه وقال احمد ليس
بثقة احاديثه موضوعة وقال الخطيب يقال
لا اصل لهذا الحديث وقد تابعه سعيد بن
كثير بن عفير وهو من رجال الصحيحين اخرج
ذلك القضاعي في مسند الشهاب قول
علي لما قيل له عرفت الله بمحمد او عرفت محمدا
بالله قال ما احتجت الى رسول الله ولكن الله
عرفني بنفسه بلا كيف كما شاء وبعث محمدا
رسولا ليبلغ القرآن والايمان الخ رواه الجوزقاني
في الواهيات قال ابن الجوزي هذا حديث
موضوع على علي لانه اجل من ان يقول
هذا والمتهم به محمد بن سعيد الهروي

آدمی کی صورت پر اٹھایا جائیگا - اوسپر چادر ہوگی - اللہ تعالی
کے پاس آئیگا - اور کہیگا ای میرے رب تجھسے نکلا ہون اور تیری طرف
لوٹتا ہون پس میری شفاعت قبول کر اس شخص کے حق
مین جسمین مین چاہون کہیگا مینے تیری شفاعت قبول کی
پہر وہ اپنی چادر بچہائیگا - اور لوگ اسکیطرف وسیلہ پکڑینگے
پس جس شخص نے کوئی وسیلہ اوسکی طرف پکڑا ویسے اسکو اللہ تعالی
جنت مین داخل کریگا - اسکو ابن عدی نے ابی امامہ سے مرفوعا روایت
کیا ہی اور اسکی اسناد مین رشدین ہے اور وہ متروک ہی - اور کہا ابن
حجر نے رشدین ضعیف ہی - اور یہ ایسا نہین کہ اسکو بسبب اسکی
حدیث پر حکم وضع کا کیا جائے انتہی اور اسسے ترمذی اور ابن ماجہ
نے روایت کی ہی حدیث جسکے ہاتھ پر کوئی اسلام لائے اوسکے لیے
جنت واجب ہو گیا - اسکو طبرانی نے عقبہ بن عامر الجہنی سے مرفوعا نقل
کیا ہی کہا ابن معین نے یہ حدیث کچھ شی نہین ہے اور محمد بن معویہ
نیساپوری ایسی حدیث بیان کرتا ہے جسکا اصل کچھ نہین ہوتا
اور یہ اسی قسم سے ہی - اور کہا احمد نے ثقہ نہین ہے احادیث اسکی موضوع
ہین اور کہا خطیب نے کہا جاتا ہی کہ اس حدیث کا کچھ اصل نہین ہے حالانکہ
سعید بن کثیر بن عفیر اسکا تابع ہوا ہی اور وہ صحیحین کا راوی ہے اسکو
قضاعی مسند الشہاب مین لایا ہے قول علی کو کہا گیا تمنے اللہ
کو محمد سے پہچانا ہے یا تونے محمد کو اللہ سے پہچانا ہی - کہا اوسنے
مین (اسبات مین) رسول اللہ کا محتاج نہین ہوا لیکن اسکو
مینے نفس مرادی کیفیت کی پہچانتا ہے جیسا کہ اوسنے چاہا اور محمد
کو اوسنے رسول کرکے بہیجا ہے تاکہ قرآن اور ایمان پہونچائے الخ
اسکو جوزقانی نے واہیات مین روایت کیا ہے کہا ابن جوزی
نے یہ حدیث علی پر موضوع ہے اس لیے کہ وہ اسقدر کہنے
سے بری ہے - اور متہم اس کا محمد بن سعید الہروی ہے

خاتمہ در ذکر احادیث متفرقہ

خاتمة فی ذکر احادیث متفرقة ولا تختص بباب معین **حدیث** حذیفة عنه صلی الله علیه واله وسلم ان الله تعالی لما ابرم خلقه احکاما فلم یبق من خلقه غیر ادم خلق شمسین من نور عرشه الحدیث بطوله فی ورقات قال ابن الجوزی موضوع وفی اسناده مجاهیل وضعفاء **حدیث** ان لله دیکا عنقه منطویة تحت العرش ورجلاه تحت النجوم فاذا کانت هنیة من اللیل صاح سبوح قدوس فصاحت الدیکة رواه ابن عدی عن جابر مرفوعا وفی اسناده علی بن علی اللهبی وهو متروک یروی الموضوعات لا یحتج به کذا قال ابن الجوزی وقال الحدیث موضوع قال فی اللآلی لم یتهم بوضع وقد اخرجه البیهقی فی شعب الایمان وقال تفرد به علی بن علی اللهبی وکان ضعیفا ورواه ابن عدی من وجه اخر وفی اسناده یحیی بن زهدم بن الحرث الغفاری عن ابیه قال ابن حبان روی عن ابیه نسخة موضوعة وقال ابن الجوزی موضوع وقال ابن عدی هو من اهل المغرب حدث عنه ابنه وغیره فارجوا انه لا باس به وقال ابن ابی حاتم کتب عنه ابی وسئل عنه فقال شیخ وارجوا ان یکون صدوقا وللحدیث شواهد من طرق متعددة قد استوفاها صاحب اللآلی وذکر منها حدیثا فی الاسری اوله ان النبی صلی الله علیه واله وسلم رای فی

خاتمہ احادیث متفرقہ کے ذکر مین وہ باب معین سے مختص نہین ہے **حدیث** حذیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہے کہ جب اللہ تعالی نے خلقت کو احکام سے محکم کرلیا اور آدم کے سوا کوئی باقی نہ رہا تو اللہ تعالی نے دو آفتاب اپنے عرش کے نور سے پیدا کیے یہ حدیث کئی ورقون مین ہے کہا ابن جوزی نے موضوع ہے اور اسکی اسناد مین کئی مجہول اور ضعیف ہین **حدیث** اللہ تعالی کا ایک مرغ ہے گردن اوسکی نیچے عرش کے لٹکی ہوئی ہے اور پاؤن اوسکے نیچے زمینون کے ہین جب کچھ حصہ رات سے گذرتا ہے وہ چیخ مارتا ہے وہ پاک ہے بڑا پاک ہے پھر دوسرے مرغ بھی چیختے ہین اسکو ابن عدی نے جابر سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین علی بن علی اللہبی ہے اور وہ متروک ہے موضوعات روایت کرتا ہے حجت کے لائق نہین ہے ایسا ہی ابن جوزی نے کہا ہے اور کہا حدیث موضوع ہے کہا لآلی مین وہ وضع سے متہم نہین ہے اور اسکو بیہقی شعب الایمان مین لایا ہے اور کہا علی بن علی اللہبی اس سے متفرد ہوا ہے اور وہ ضعیف ہے اور ابن عدی نے دوسری وجہ سے روایت کی ہے اور اسکی اسناد مین یحیی بن زہدم بن الحرث الغفاری ہے اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہا ابن حبان نے اسکے باپ کا نسخہ موضوعہ مروی ہے اور کہا ابن جوزی نے موضوع ہے اور ابن عدی اہل مغرب سے ہے اس سے اسکے بیٹے وغیرہ نے حدیث کی روایت کی ہے مین امید رکھتا ہون کہ اسکا کچھ خوف نہین ہے اور کہا ابن ابی حاتم نے میرے باپ نے اوس سے لکھا ہے اور اوس سے اسکی بابت سوال ہوا کہا اوسنے شیخ ہے اور مین امید رکھتا ہون کہ وہ صدوق ہے اور حدیث کی طرق متعددہ سے کئی شواہد ہین ان سب کو صاحب لآلی لایا ہے اور اوسنے ایک حدیث باب اسرے مین ذکر کی ہے اول اسکا یہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

السماء دیکا ثم ذکرہ مطولا فی ورقات وفیہ
عجائب قال ابن الجوزی ھو موضوع والمتھم
بہ میسرۃ بن عبد ربہ وکذا قال ابن حبان و
الذھبی فی المیزان وابن حجر فی اللسان **حدیث**
انہ قل الجراد فی سنۃ من سنی عمر التی ولی فیھا
فسال عنہ فلم یخبر بشئی فاغتم لذلک
فارسل راکبا الی الیمن وراکبا الی الشام وراکبا
الی العراق یسال ھل روئی من الجراد شئی
ام لا فاتاہ الراکب من قبل الیمن بقبضۃ من
الجراد فالقاھا بین یدیہ فلما راھا کبر ثلاثا
ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ و
آلہ وسلم یقول خلق اللہ عزوجل الف امۃ منھا
ستمائۃ فی البحر واربعمائۃ فی البر فاول شئی یھلک
من ھذہ الامم الجراد فاذا ھلکت تتابعت مثل
النظام اذا قطع سلکہ رواہ ابو یعلی قال ابن حبان
موضوع محمد بن عیسی بن کیسان المذکور فی
اسنادہ یروی عن ابن المنکدر العجائب وعبید و
لا یتابع علی عامۃ ما یرویہ وکذا اوردہ ابن
الجوزی فی الموضوعات قال فی اللآلی لم یتھم
محمد بن عیسی بکذب بل وثقہ بعضھم فیما
نقلہ الذھبی وقال ابن عدی انکر علیہ ھذا
الحدیث وحدیث آخر والحدیث اخرجہ ابو الشیخ فی
العظمۃ والبیھقی فی شعب الایمان واقتصر
الحفاظ علی تضعیفہ انتھی **حدیث** ان
الشمس والقمر ثوران عقیران فی النار رواہ الطیالسی

آسمان مین ایک مرغ دیکھا۔ پھر اوسنے اسکو کئی ورقون مین ذکر
کیا ہے اور اوسمین کئی عجائب ہین کہا ابن جوزی نے یہ موضوع ہے اور متہم
اس سے میسرہ بن عبدربہ ہے اور ایسا ہی ابن حبان اور ذہبی نے
میزان مین اور ابن حجر نے لسان مین کہا ہے **حدیث** عمر کی
خلافت مین ایک سال ٹڈی گم ہو گئی انہون نے اوسکی تلاش کی
کچہ خبر نہ پائی پھر اوسکے لیے اونکو بہت غم ہوا تب ایک سوار یمن
کی طرف اور ایک سوار شام کیطرف اور ایک عراق کیطرف
ٹڈی کا حال پوچھنے کے لیے گیا کسی نے کچہ شئے اوس سے دیکھی ہے
یا نہین بہیجا ایک شخص یمن سے ایک مٹھہ ٹڈی کا لایا اور اسکو
عمر کے روبرو ڈالا۔ جب انہون نے اوسکو دیکھا تین تکبیر کہین پھر
کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے اللہ تعالی
نے ہزار امت پیدا کی ہے جسمین سے چھ سو دریا مین اور چار سو خشکی مین سب سے
پہلے ان امتون سے ٹڈی ہلاک ہوگی پھر جب وہ ہلاک ہوگی تو باقی
امتین مثل نظام کی جب اوسکی ایک لڑی قطع ہو پے در پے ہلاک
ہونگی اسکو ابو یعلی نے روایت کیا ہے کہا ابن حبان نے موضوع ہے
محمد بن عیسی بن کیسان جو اسکی اسناد مین مذکور ہے ابن المنکدر سے
عجائبات روایت کرتا ہے اور عبید کا بہت روایتون پر کوئی تابع
نہین ہوتا اور اسیطرح ابن جوزی نے اسکو موضوعات مین لایا ہے
کہا لآلی مین محمد بن عیسی کذب سے متہم نہین ہے بلکہ بعضون نے
اسکی توثیق کی ہے جیسا کہ ذہبی نے نقل کیا ہے اور کہا ہے
ابن عدی نے اسپر اس حدیث کا اور دوسری حدیث کا انکار
کیا ہے۔ اور اس حدیث کو ابو الشیخ نے عظمت مین
اور بیہقی نے شعب الایمان مین نکالا ہے اور حافظون نے
اسکی تضعیف پر ہی اقتصار کیا ہے انتہی **حدیث** آفتاب اور
چاند دو بیل کھونچ کیے ہوے آگ مین ہین اسکو طیالسی نے

عن انس مرفوعا قال ابن الجوزی لا یصح درست
ابن زیاد لیس بشئ قال فی اللآلی لم یتہم بکذب
بل قال النسائی لیس بالقوی وقال الدارقطنی
ضعیف ووثقه ابن عدی فقال ارجوانه لا باس
وروی له ابوداؤد والحدیث اخرجه ابویعلی و
ابوالشیخ فی العظمة من طریقه وله متابع وله
ایضا شاهد من حدیث ابی هریرة عند البیهقی
فی البعث واخرجه البزار مرفوعا قال
الشمس والقمر ثوران یکوران فی النار یوم القیمة و
الحدیث فی صحیح البخاری بلفظ الشمس والقمر
یکوران یوم القیمة **حدیث** اذا انکسف
فی محرم کانت تلک السنة البلاء والقتال و
شغل السلطان وفتنة الکبراءثم ذکر الانکساف
فی کل شهر وما یکون وهو موضوع وضعه
الجویباری **حدیث** من علامة الساعة
انتفاج الاهلة روی بالجیم ای ارتفاعها و
بالخاء ایضا ذکره فی الذیل وللبخاری فی التاریخ
والطبرانی من اشراط الساعة ان یروا الهلال
فیقولون ابن لیلتین وهو ابن لیلة **حدیث**
لا یتم شهران ستین یوما رواه الدارقطنی عن
سمرة بن جندب مرفوعا قال ابن الجوزی موضوع
افته اسحق بن ادریس قال فی اللآلی له طریق آخر
اخرجها البزار وفی اسنادها کما قال ابن حجر
تالف ورواه الطبرانی وله شاهد عند الطبرانی
عن القسم بن عبد الرحمن بن ابی عمیرة المزنی

انس سے مرفوعاً روایت کیا ہی کہا ابن جوزی نے صحیح نہیں درست
بن زیاد کچھ شئے نہیں ہے۔ کہا لآلی مین یہ کذب سے متہم ہے بلکہ
کہا نسائی نے یہ قوی نہیں ہے اور کہا دارقطنی نے ضعیف ہے
اور ابن عدی نے اسکی توثیق کی ہی اور کہا مین امید رکھتا ہون
کہ اسکا کچھ خوف نہیں ہے اور اس سے ابوداؤد نے روایت کی ہے
اور حدیث کو ابویعلی اور ابوالشیخ نے عظمت مین اسکی طریق سے
روایت کیا ہی اور اسکے لیے متابع ہی اور بیہقی سے بعث مین اسکی لیے
شاہد ہی اور بزار نے مرفوعاً روایت کیا ہی کہا اوسنے آفتاب اور چاند
دو بیل ہین قیامت کو دن آگ مین سیاہ کیے جائینگے اور یہ حدیث
صحیح بخاری مین ان الفاظ سے ہے آفتاب اور چاند قیامت کو دن سیاہ
کیے جائینگے **حدیث** جب محرم مین گرہن لگیگا اوس سال
مین بلائین اور جنگ اور بادشاہونکا شغل اور بڑون کا فتنہ ہوگا
پھر اوسنے ہر مہینے مین گرہن کا ذکر اور جو چیز ہوگی اسکا ذکر کیا ہے
یہ موضوع ہے اسکو جویباری نے بنایا ہی **حدیث** چاند کا بلند
ہونا قیامت کی علامتون سے ہی۔ اور لفظ انتفاج کا جا سے
بھی مروی ہے۔ یہ ذیل مین مذکور ہے اور تاریخ بخاری اور
طبرانی مین ہے قیامت کی علامت سے ہے کہ لوگ چاند کو
اور کہینگے یہ دو راتون کا ہے حالانکہ وہ ایک رات کا
ہوگا **حدیث** دو ماہ کے ساٹھ دن پورے نہیں ہوتے
اسکو دارقطنی نے سمرہ بن جندب سے مرفوعاً روایت
کیا ہے کہا ابن جوزی نے موضوع ہے آفت اسکی اسحق
بن ادریس ہے۔ کہا لآلی مین اسکے لیے اور طریق ہی اسکو
بزار نے نکالا ہی اور اسکی اسناد مین جیسا کہ ابن حجر نے کہا ہے
تالف ہی۔ اور طبرانی نے بھی اسکو روایت کیا ہے اور اسکو
لیے طبرانی مین شاہد قاسم بن عبدالرحمن بن ابی عمیرۃ المزنی سے ہے

قال خمس حفظتهن من رسول الله صلى الله عليه
واله وسلم قال لا صفر ولا هامة ولا عدوى
ولا تتم شهران ستين يوما ورواه ايضا من حديث
ابي امامة حديث اذا غاب الهلال قبل
الشفق فهو لليلة وان غاب بعد الشفق
فهو لليلتين قال ابن حبان لا اصل له حديث
معاذ قال لما بعثني النبي صلى الله عليه واله وسلم الى
اليمن قال انك تاتي قوما اهل كتاب فان سئلوك
عن المجرة فاخبرهم انها من عرق الافعى التي
تحت العرش رواه العقيلي وقال هذا الحديث
غير محفوظ وعبد الاعلى بن حكيم الراوي له
عن انس مجهول وابو بكر بن عبد الله بن ابي ميسرة
متروك وسليمان الشاذكوني متروك قال
في الميزان هذا اسناد مظلم ومتن ليس بصحيح انتهى
وقد اخرجه ابو الشيخ في العظمة وروى الطبراني
نحوه باسناد اخر ورواه ابن عدي عن جابر
حديث اذا كان القوس من اول السنة فهو
عام خصب واذا كان من اخر السنة فهو امان
من الغرق رواه ابو الشيخ عن انس مرفوعا
قال ابن الجوزي لا يصح وفيه مجاهيل وضعفاء
حديث امان اهل الارض من الغرق قوس قزح
وامان اهل الارض من الاختلاف الموالاة
لقريش واذا خالف قريشا قبيلة صارت من حزب
ابليس رواه الازدي عن انس مرفوعا
قال ابن الجوزي موضوع وفي اسناده وهب بن

کہا اونے پانچ ہین مینے انکو رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد
کیا ہے فرمایا آنحضرت نے نہین ہے صفر اور نہ کوئی کویری کا جانور اور نہ
بیماری کا تجاوز کرنا اور نہ دو مہینے کہ ساٹہہ دن کے پورے ہوتے ہین اور
بھی وسنے ابی امامہ سے روایت کیا ہے حدیث جب چاند سرخی سے
پہلے غروب ہو جاوے تو وہ وسی رات کا ہے اور اگر بعد سرخی کے
غائب ہو تو وہ دو راتونکا ہے کہا ابن حبان نے اسکا کچھ اصل نہین ہے حدیث
معاذ نے کہا جب مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کیطرف بھیجا فرمایا
تو قوم اہل کتاب کے پاس جائیگا اگر تجھے مجرہ کا حال پوچھین تو
انکو خبر دے کہ وہ سانپ کی رگ ہے جو عرش کے نیچے ہے اسکو عقیلی
نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث محفوظ نہین ہے اور اسکا راوی
عبد الاعلی بن حکیم جو انس سے روایت کرتا ہے مجہول ہے اور ابو بکر
بن عبد اللہ بن ابی میسرہ متروک ہے اور سلیمان الشاذکونی
متروک ہے۔ کہا میزان مین یہ اسناد مظلم ہے اور متن صحیح نہین
ہے انتہے اور اسکو ابو الشیخ نے عظمت مین نکالا ہے اور طبرانی
نے دوسری اسناد سے اور ابن عدی نے جابر سے روایت کی ہے
حدیث جب قوس قزح (جسکو کمان بولتے ہین) ابتدا
سال مین ہو تو وہ سال قحط کا ہے اور جب آخر سال مین
ہو تو اوس سال مین غرق سے امان ہے اسکو ابو الشیخ نے
انس سے مرفوعا روایت کیا ہے۔ کہا ابن جوزی نے صحیح
نہین اور اسمین کئی مجہول اور ضعیف ہین حدیث
امان زمین والون کی غرق سے قوس قزح ہے اور امان زمین
والون کی اختلاف سے قریش کی دوستی ہے اور جب قریش
کسی قبیلہ کے مخالف ہو تو وہ قبیلہ گروہ شیطان سے ہے
اسکو ازدی نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہے۔ کہا
ابن جوزی نے موضوع ہے۔ اور اسکی اسناد مین وہب بن

حفظ الجرانی وهو كذاب يضع وقد رواه الطبرانی من غير طريقه وقد اخرجه الحاكم فی المستدرك عن ابن عباس مرفوعًا وقال صحيح وتعقبه الذهبی فقال واه فی اسناده ضعيفان

حديث لا تقولوا قوس قزح فان قزح هو الشيطان ولكن قولوا قوس الله فهو امان لاهل الارض من الغرق رواه الخطيب عن ابن عباس مرفوعا وفی اسناده زكريا بن حكيم قال النسائی ويحيى بن معين ليس بثقة وقال احمد ليس بشئ وقال ابن المدينی هالك

حديث انه سئل النبی صلى الله عليه وآله وسلم عن تفسير له مقاليد السموات والارض فقال تفسيرها لا اله الا الله والله اكبر وسبحان الله وبحمده واستغفر الله ولا قوة الا بالله والاول والاخر والظاهر والباطن بيده الخير يحيى ويميت وهو على كل شئ قدير الخ قال ابن الجوزی موضوع وكذا قال فی الميزان وقد اخرجه ابو يعلى فی مسنده وابن المنذر وابن مردويه وابن ابی حاتم فی تفاسيرهم وابن السنی فی عمل اليوم والليلة والبيهقی فی الاسماء والصفات

حديث لكل شئ سبب وليس كل احد يفطن له ولا يسمع به وان لابی جاد لحديثا عجيبا اما ابو جاد فابی آدم الطاعة وجد فی اكل الشجرة واما هوز فهوی فی السماء الى الارض واما حطی فحطت عنه خطاياه بالتوبة واما كلمن فاكل من الشجرة ومن عليه

حفظ الجرانی ہی اور وہ کذاب وضاع ہی۔ اور طبرانی نے غیر اس طریق سے بھی روایت کیا ہی۔ اور حاکم نے مستدرک میں ابن عباس سے مرفوعًا روایت کیا ہی اور کہا صحیح ہے اور ذہبی نے اسکا تعقب کیا ہی اور کہا واہی ہی اسکی اسناد میں دو ضعیف ہیں

حدیث قوس قزح نہ کہو اسلیے کہ قزح شیطان کا نام ہے لیکن اللہ تعالی کی قوس کہو یہ زمین والون کیلیے امان ہے اسکو خطیب نے ابن عباس سے مرفوعًا روایت کیا ہی اور اسکی اسناد میں زکریا بن حکیم ہے کہا نسائی اور یحیی بن معین نے یہ ثقہ نہیں ہے۔ اور کہا احمد نے یہ کچھ شئے نہیں ہی۔ اور کہا ابن المدینی نے ہالک ہی

حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر کی بابت سوال ہوا (لہ مقالید السموات والارض) فرمایا تفسیر اسکی یہ ہے نہیں کوئی لائق عبادت کی مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ پاک ہی اور میں حمد کرتا ہون اور میں اللہ سی بخشش چاہتا ہون اور نہیں قوت مگر ساتھ اللہ کی اور اول اور آخر اور ظاہر اور باطن کی اوسکے ہاتھ میں نیکی ہے زندہ کرتا اور مارتا ہی اور وہ ہر شئی پر قادر ہے الخ کہا ابن جوزی نے موضوع ہی اور ایسا ہی میزان میں کہا ہی اور ابو یعلی نے اسکو مسند میں اور ابن المنذر اور ابن مردویہ اور ابن ابی حاتم نے اپنی تفاسیر میں اور ابن السنی نے عمل الیوم واللیلہ میں اور بیہقی نے الاسماء والصفات میں ذکر کیا ہی

حدیث ہر ایک شئے کی لیے سبب ہے اور ہر ایک اسکو سمجھ نہیں سکتا اور نہ اسکو سنتا ہی۔ اور ابی جاد کی ایک عجیب حدیث ہی لیکن ابو جاد نے آدم کی اطاعت کا انکار کیا اور درخت کے کھانے میں کوشش کی اور لیکن ہوز پس اوسنے آسمان میں سے زمین کیطرف قصد کیا اور لیکن حطی پس اوسکے گناہ دور ہوگئے اور لیکن کلمن پس اسنے درخت سے

واما سعفص فعصى ادم ربه فاخرج من النعيم
الى النكد واما قرشت فاقر بالذنب وسلم
من العقوبة رواه الخطيب عن ابن عباس موقوفا
وهو موضوع عليه وفيه مجاهيل قال في اللآلي
اخرجه ابن جرير في تفسيره الى اخر كلامه و
اقول هذا من الكذب الذي لا يصدر الا عن
اجهل الجاهلين واقبح المفترين وحاشى ابن
عباس واهل طبقته ومن بعدهم ان يتكلموا
بمثل هذا فمن رواه في مؤلفه مفتراية غير عالم
ببطلانه فهو اجهل من واضعه **حديث**
انه جاء بستاني اليهودي الى النبي صلى الله عليه و
اله وسلم فقال يا محمد اخبرني عن النجوم التي
راها يوسف ساجدة له ما اسماؤها فلم
يجبه بشئ حتى اتاه جبريل فاخبره فارسل
الى اليهودي فقال ان اخبرتك باسماءها تسلم
قال اخبرني قال خرثان وطارق والذبال وذو
الكتفان وذو الفرع ووثاب وعمودان وقابس و
الضروج والمصبح والنبلق والضيا والنور
رواه منصور بن سعيد في سننه عن ابن مسعود
مرفوعا وهو موضوع كما قال ابن الجوزي و ذكر
ان في اسناده الحاكم بن ظهير وهو متروك و
السدي وهو كذاب قال في اللآلي هذا السدي
ليس هو محمد بن مروان الكذاب بل هو اسمعيل بن
عبد الرحمن احد رجال مسلم والحديث اخرجه
البزار وابو يعلى في مسنديهما وابن جرير و ابن

اور لیکن سعفص پس بے فرمانی کی آدم نے اپنے رب کی پھر نعمتون سے
سختی کیطرف نکالا گیا اور لیکن قرشت پس اوسنے گناہ کا اقرار
کیا۔ اور عذاب سے سلامت رہا۔ اسکو خطیب نے ابن عباس سے مرفوعًا
روایت کیا ہی اور یہ اسپر موضوع ہے اور اسمین کئی مجہول ہین کہا
لآلی مین اسکو ابن جریر نے تفسیر مین ذکر کیا ہے الخ مین کہتا
ہون یہ ایسا کذب ہی کہ نہین نکلتا مگر نہایت درجہ کے جاہل اور
بڑے مفتری سے اور ابن عباس اور اسکے طبقہ والے اور انکے پیچھے والے
پاک ہین اس بات سے کہ ایسی کلام کرین پس جسنے اسکو اپنی تالیف مین
اسپر فریفتہ ہوکر حالانکہ وہ اسکے بطلان کو نہ جانتا تہا روایت
کیا پس وہ اسکے واضع سے بھی زیادہ مجہول ہی **حدیث**
ایک باغبان یہودی کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے
محمد مجھے ان ستارون کی خبر دو جنکو یوسف علیہ السلام نے اپنے لیے
سجدہ کرتے دیکہا ہی آنحضرت نے اسکو کچھ جواب نہ دیا تاکہ جبرئیل
آیا اوسنے آپکو خبر دی پس آنحضرت نے یہودی کیطرف آدمی
بھیجا اور فرمایا اگر مین تجکو نامونکی خبر دون تو تو اسلام لائیگا
کہا اوسنے مجھے خبر دو۔ فرمایا خرثان اور طارق اور ذبال اور
ذو الکتفان اور ذو الفرع اور وثاب اور عمودان اور قابس اور
ضروج اور مصبح اور نبلق اور ضیا اور نور۔ اسکو منصور بن سعید نے
سنن مین ابن مسعود سے مرفوعًا روایت کیا ہی اور یہ موضوع ہے
جیسا کہ ابن جوزی نے کہا ہی اور ذکر کیا اوسنے کہ اسکی اسناد
مین الحکم بن ظہیر ہے اور وہ متروک ہی اور سدی وہ کذاب ہے
کہا لآلی مین یہ سدی وہ محمد بن مروان کذاب نہین
ہے۔ بلکہ وہ اسمعیل بن عبد الرحمان مسلم کا راوی
ہے۔ اور حدیث کو بزار اور ابو یعلی نے اپنی سند
مین اور ابن جریر اور + + + + + + + + +

ابی حاتم وابن المنذر وابو الشیخ وابن مردویۃ
فی تفاسیرھم وابو نعیم والبیھقی کلاھما فی دلائل
النبوۃ وللحکم متابع قوی اخرجه الحاکم فی
المستدرک وقال صحیح علی شرط مسلم وهو اسباط
ابن نصر عن السدی به حدیث فی السماء
الدنیا بیت یقال له المعمور بحیال هذه الکعبة
وفی السماء الرابعة نهر یقال له الحیوان یدخل
فیه جبریل کل یوم فیغمس انغماسة فینتقض
انتقاضة فیخر عنه سبعون الف قطرة فیخلق
الله عز وجل من کل قطرة ملکا ثم یؤمرون ان
یاتوا البیت المعمور فیصلون فیه ثم یخرجون
فلا یعودون الیه ابدا فیولی علیهم احدهم ثم
یؤمرون ان یقف بهم من السماء موقفا یسبحون
الله فیه الی ان تقوم الساعة رواه العقیلی
قال ابن الجوزی هو موضوع آفته روح بن جناح
وقال الحافظ عبد الغنی لا اصل له قال فی اللآلی
ما هو بموضوع قال العقیلی عقب اخراجه لا
یحفظ من حدیث الزهری الا عن روح بن جناح
وفیه روایة من غیر هذا الوجه باسناد صالح
وذکر البیت المعمور انتهی والحدیث اخرجه ابن
المنذر وابن ابی حاتم وابن مردویه فی تفاسیرهم و
روح لم یتهم بکذب بل قال النسائی وغیره
لیس بالقوی ووثقه دحیم وقال ابو حاتم
یکتب حدیثه ولا یحتج به حدیث ثلاثة لله
املاک ملک موکل بالکعبة وملک موکل

ابن ابی حاتم اور ابن المنذر اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ نے اپنی
تفسیرون مین اور ابو نعیم اور بیہقی دونون نے دلائل النبوۃ مین
روایت کیا ہی اور حکم کا متابع قوی ہی اسکو حاکم نے مستدرک
مین نکالا ہی اور کہا شرط مسلم پر صحیح ہے اور وہ اسباط بن نصر
ہے سدی سے روایت کرتا ہی حدیث آسمان دنیا مین ایک گھر
ہے اوسکا نام معمور ہے اس کعبہ کے مقابلہ مین ہے اور چوتھے آسمان
پر ایک نہر ہی نام اوسکا حیوان ہے ہر روز اسمین جبرائیل داخل
ہوکر غوطہ لگاتا ہے اور تاب دیتا ہی تاب دینے کے پس اوس سے
ستر ہزار قطرہ گرتا ہے اللہ تعالی ہر ایک قطرہ سے ایک فرشتہ
پیدا کرتا ہی پھر اونکو بیت المعمور کی طرف آنیکا حکم ہوتا ہی پس وہ
اوسمین نماز پڑھتے ہین پھر نکلتے ہین او پھر اوسکیطرف
کبھی نہین لوٹتے۔ اور ایک اونپر امیر کیا جاتا ہی پھر اونکو حکم ہوتا
ہے کہ آسمان کی ایک جگہہ مین ٹہیر کر قیامت تک اوسمین
اللہ تعالی کی تسبیح کرتے رہین اسکو عقیلی نے روایت کیا ہی کہا ابن جوزی
نے یہ موضوع ہی آفت اسکی روح بن جناح ہے اور کہا حافظ
عبد الغنی نے اسکا کچھ اصل نہین ہی کہا لآلی مین یہ موضوع ہے
کہا عقیلی نے بعد لانے اس حدیث کے یہ زہری سے محفوظ
نہین مگر روح بن جناح سے اور اسمین روایت غیر اس وجہ
سے ساتھ اسناد صالح کے ہی اور اوسمین بیت المعمور
کا ذکر ہے انتھے اور حدیث کو ابن المنذر اور ابن ابی حاتم
اور ابن مردویہ اپنی تفسیرون مین لائے ہین اور روح
کذب سے متہم نہین ہے بلکہ نسائی وغیرہ نے کہا ہی یہ قوی
نہین اور دحیم نے اسکی توثیق کی ہے اور کہا ابو حاتم نے
اسکی حدیث لکھی جاوے اور اس سے حجت نہ پکڑی جاوے حدیث
اللہ تعالی کے تین فرشتے ہین ایک فرشتہ کعبہ کا موکل ہی اور ایک فرشتہ

بمسجدی هذا وملك موكل بالمسجد الاقصى
فاما الملك الموكل بالكعبة فينادي كل يوم
من ترك فرائض الله خرج من امان الله
واما الملك الموكل بمسجدي هذا فينادي كل يوم
من ترك سنة محمد لم يرد الحوض ولم تدركه
شفاعة محمد واما الموكل بالمسجد الاقصى
فينادي كل يوم من كانت طعمته حراما
كان عمله مضروبا به في وجهه رواه الخطيب
عن ابن مسعود مرفوعا وقال هذا منكر ورجاله
ثقات معروفون سوى محمد بن اسحق البصري
واحمد بن رجا بن عبيدة فانهما مجهولان قال
في الميزان هذا خبر كذب **حديث** احد ركن
من اركان الجنة رواه ابن عدي عن سهل بن سعد
مرفوعا وفي اسناده عبد الله بن جعفر وهو
متروك قال في اللآلي هو والد علي بن المديني
وهو وان كان ضعيفا فلم يتهم بكذب وقد روى
له الترمذي وابن ماجة وله شاهد اخرجه
ابن ماجة عن انس قال سمعت رسول الله صلى
الله عليه وآله وسلم يقول ان احدا جبل يحبنا
ونحبه وهو على ترعة من ترع الجنة وعير على
ترعة من ترع النار **حديث** اربعة جبال
من جبال الجنة واربعة انهار من انهار الجنة
واربع ملاحم من ملاحم الجنة قيل فما الاجبال قال
احد وطور ولبنان ولم يذكر الرابع والانهار
النيل والفرات وسيحان وجيحان والملاحم بدر واحد

میری مسجد کا موکل ہے اور ایک فرشتہ بیت المقدس کا
موکل ہے لیکن وہ فرشتہ جو کعبے کا موکل ہے ہر روز یہ آوازہ
کرتا ہی جو شخص فرائض اللہ تعالی کے ترک کریگا اللہ تعالی کی امان
سے نکل جائیگا اور وہ فرشتہ جو میری مسجد کا موکل ہے وہ ہر
روز یہ آوازہ کرتا ہے جو شخص محمد کی سنتین ترک کریگا وہ حوض
پر وارد نہ ہوگا اور اوسکو شفاعت محمد کی نہ پہونچیگی اور وہ فرشتہ
جو مسجد اقصی پر موکل ہے وہ ہر روز یہ آوازہ کرتا ہی جسکا طعام حرام
ہوگا اوسکے عمل اوسکے منہ پر ماری جائینگی اسکو خطیب نے ابن مسعود
سے مرفوعا روایت کیا ہی۔ اور کہا یہ منکر ہے اور راوی اسکی
ثقہ ہین معروف ہین سوائے محمد بن اسحق البصری اور احمد بن رجا
بن عبیدہ کے یہ دونون مجہول ہین۔ کہا میزان مین
یہ خبر کذب ہی **حدیث** احد رکن ہی جنت کی رکنون سے
اسکو ابن عدی نے سہل بن سعد سے مرفوعا روایت کیا ہی اور
اسکی اسناد مین عبد اللہ بن جعفر ہی اور وہ متروک ہے
کہا لآلی مین یہ علی بن مدینی کا والد ہی اور وہ اگرچہ ضعیف ہے
لیکن کذب سے متہم نہین حالانکہ اس سے ترمذی اور ابن ماجہ
نے روایت کی ہے اور اسکے لیے شاہد ہی اسکو ابن ماجہ نے
انس سے نکالا ہی کہا اونسے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ احد پہاڑ ہی ہمکو دوست رکھتا
ہے ہم اوسکو دوست رکھتے ہین اور وہ جنت کی خواہش
رکھتا ہی اور عیر آگ کی خواہش رکھتا ہی **حدیث** چار پہاڑ
جنت کی پہاڑون سے ہین۔ اور چار نہرین جنت کی نہرون سے
ہین اور چار ملاحم جنت کی ملاحم سے ہین کہا گیا وہ پہاڑ
کون ہین فرمایا احد اور طور اور لبنان اور چوتھا اونسے ذکر نہین کیا
اور نہرین نیل اور فرات اور سیحان اور جیحان ہین اور ملاحم بدر اور احد

والخندق وخیبر رواه ابن عدی فی اسناده
کثیر بن عبد الله بن عمرو بن عوف قال ابن حبان
له عن ابیه عن جده نسخة موضوعة وقد
روی له الترمذی وصحح حدیثه واعترض علیه
بذلک وقد اخرجه الطبرانی واخرج مسلم فی
صحیحه من حدیث ابی هریرة قال قال رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم سیحان وجیحان و
النیل والفرات کل من انهار الجنة **حدیث**
ان لله شیاطین فی البر لیس لهم علی ما فی البحر سلطان
وشیاطین فی البحر لیس لهم علی ما فی البر سلطان و
شیاطین فی اللیل لیس لهم علی ما فی النهار
سلطان وشیاطین فی النهار لیس لهم علی ما
فی اللیل سلطان الخ فی اسناده کذابان قال
ابن الجوزی هو موضوع **حدیث** الیدان
جناحان والرجلان بریدان والاذنان قمع والعینان
دلیل واللسان ترجمان والطحال ضحک والرئة
نفس والکلیتان مکر والکبد رحمة والقلب ملک
فاذا فسد الملک فسد جنوده واذا صلح الملک
صلح جنوده رواه ابن عدی عن ابی سعید مرفوعا
ورواه الطبرانی عن عائشة مرفوعا وکلاهما
موضوع کما قال ابن الجوزی وقد دفع ذلک
صاحب اللآلی ولیس فی الحدیث فائدة فلیت شعری
حمل الواضع علی وضع مثل هذا الکلام الساقط
حدیث الارواح فی خمسة اجناس فی
الانس والجن والشیاطین والملئکة والروح

اور خندق اور خیبر ہین اسکو ابن عدی نے روایت کیا ہی اور
اسکی اسناد مین کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف ہی کہا ابن
حبان نے اوسنے اپنی باپ سے اونسے دادا سے ایک نسخہ موضوعہ
روایت کیا ہی اور ترمذی نے اوس سے روایت کی ہی اور اسکی حدیث
کی اوسنے تصحیح کی ہی اور اسی پر اوسپر اعتراض کیا گیا ہی اور طبرانی نے
اسکو لایا ہی اور مسلم صحیح مین ابی ہریرہ سے لایا ہی کہا اوسنے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیحان اور جیحان اور نیل اور
فرات ہر ایک جنت کی نہرون سے ہی **حدیث** جو شیطان اللہ
تعالی کے خشکی مین ہین اونکا غلبہ اوس چیز پر جو دریا مین ہے
نہین ہے اور جو شیطان دریا مین ہین اونکا غلبہ اوس چیز پر
جو خشکی مین ہی نہین ہے اور جو شیطان رات کو ہین اونکا غلبہ
چیز پر جو دن مین ہی نہین ہے اور جو شیطان دنکو ہین اونکا
غلبہ اوس چیز پر جو رات مین ہی نہین ہے الخ اسکی اسناد مین دو
کذاب ہین کہا ابن جوزی نے موضوع ہی **حدیث** دونو ہاتھ
دونو پر ہین اور دونون پاؤن دو قاصد ہین اور دونون
کان ہلاک کرنے والی ہین اور دونون آنکھین دلیل ہین اور
زبان ترجمان ہے اور تلی باعث ہنسی کا ہی اور پھیپھڑا باعث سانس کا
ہے اور دونون گردے مکر ہین اور جگر رحمت ہی اور دل بادشاہ
جب بادشاہ خراب ہوا اوسکا لشکر بھی خراب ہو جاتا ہی اور جب بادشاہ
صالح ہوا اوسکا لشکر بھی صالح ہوتا ہی اسکو ابن عدی نے ابی سعید سے
مرفوعا روایت کیا ہی اور طبرانی نے عائشہ سے مرفوعا روایت کیا ہے
اور دونو موضوع ہین جیسا کہ ابن جوزی نے کہا ہی اور اسکو صاحب
لآلی نے دفع کیا ہی اور حدیث مین کسیطرح کا کچھ فائدہ نہین ہے کاشکے
مجھے شعور ہوتا کہ کس چیز نے اسکے واضع کو ایسی کلام ردی بنانے پر برانگیختہ
کیا ہی حدیث ارواح پانچ جنسو مین ہین آدمی اور جن اور شیطان

وسائر الخلق لها انفاس وليست لها ارواح رواه
الحكيم الترمذي عن بريدة مرفوعا وفي اسناده
صالح بن حسان قال ابن حبان يروي الموضوعات
عن الثقات وفي اسناده ايضا مجهولان **حديث**
قلوب بني آدم يلين في الشتاء رواه ابو نعيم عن
معاذ مرفوعا وفي اسناده عمرو بن يحيى وهو متروك
قال في الميزان اتى بحديث شبه موضوع يعني هذا

حديث لا تضربوا اولادكم على بكائهم فبكاء
الصبي اربعة اشهر شهادة ان لا اله الا الله
واربعة اشهر دعاء لوالديه رواه الخطيب عن
ابن عمر مرفوعا وقال منكر جدا ورجاله ثقات
سوى علي بن ابراهيم بن الهيثم البلدي قال
ابن حجر في اللسان هو موضوع بلا ريب **حديث**
جابر كنا عند النبي صلى الله عليه وآله وسلم
فجاءه رجل من الانصار فقال ان ابني ذهب
من سطح الى ميزاب فادع الله ان يهبه لابويه
فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم صنعوا صبيا
على السطح فوضعوا له صبيا فدعاه فذهب
الصبي حتى اخذه ابواه فقال رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم هل تدرون ما قال قالوا الله
ورسوله اعلم قال لم تلقي نفسك فتتلفها
قال اني اخاف الذنوب قال فلعل العصمة ان
تلحقك قال عسى فذهب الى السطح رواه ابن عدي
وهو موضوع كما قال ابن الجوزي وقال الذهبي
هذا خبر كذب **حديث** ما من اهل بيت

اور باقی پیدایش مین انفاس ہین اور روح نہین ہین۔
اسکو حکیم ترمذی نے بریدہ سے مرفوعًا روایت کیا ہی اور اسکی اسناد
مین صالح بن حسان ہی کہا ابن حبان نے یہ ثقون سے موضوعات
روایت کرتا ہی اور بھی اسکی اسناد مین دو مجہول ہین **حدیث**
بنی آدم کے دل سرما مین نرم ہو جاتے ہین اسکو ابو نعیم نے
معاذ سے مرفوعًا روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین عمرو بن یحییٰ
ہی اور وہ متروک ہی کہا میزان مین یہ حدیث لایا ہی جو موضوع
کی مشابہ ہے یعنی **حدیث** اپنی اولاد کو اونکی رونیپر نہ مارو اسلیے کہ چار
لڑکے کا رونا شہادت ہی اسبات کی کہ نہین کوئی لائق عبادت
کی مگر اللہ اور چار مہینے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہی
اور چار مہینے ماں باپ کے لیے دعا ہی اسکو خطیب نے ابن عمر سے مرفوعًا
روایت کیا ہی اور کہا بہت منکر ہی اور راوی اسکے سوا علی بن ابراہیم
بن الہیثم البلدی کے ثقہ ہین اور کہا ابن حجر نے لسان مین یہ بلا شک
موضوع ہی **حدیث** جابر کی ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے
کہ ایک مرد انصاری آ کر کہنے لگا کہ میرا بیٹا چھت سے پرنالے کیطرف
چلا ہے پس آپ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ وہ لڑکا اوسکے ماں باپ
کو بخشدے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو جاؤ کہا جابر نے
مینے اوس امر خوفناک کیطرف دیکھا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
لڑکے کو چھت پر رکھو لوگون نے اوسکے لیے ایک لڑکا اوسپر کھڑا کیا پھر اسکو اوسنے
بلایا اور وہ لڑکا چلا تاکہ اوسکو اوسکی ماں باپ نے پکڑا پھر فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم جانتے ہو کہ اوسنے اسکو کیا کہا ہی کہا لوگون
نے اللہ اور رسول بہتر جانتا ہی کہا کیون اپنے نفس کو ہلاکت مین ڈالتا
ہے کہا اوسنے مین گناہون سے خوف کرتا ہون فرمایا شاید تجھے
عصمت لاحق ہو جاے کہا اوسنے شاید پس چھت کیطرف چلا اسکو
ابن عدی نے روایت کیا ہی اور یہ موضوع ہی جیسا کہ ابن جوزی نے

م واربعة اشهر الصلوة على محمد صلى الله عليه واله وسلم

[illegible]

فیہم اسم نبی الا بعث اللہ تعالیٰ الیہم ملکا
یقدسہم بالغداۃ والعشی رواہ الخطیب عن علی
وابن عباس وابن عمر مرفوعا وفی اسنادہ من رمی
بالکذب وقد اوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات
ورواہ ابن عدی بلفظ ان من برکۃ الطعام ان
یکون علیہ رجل اسمہ اسم نبی وقال باطل و
رواہ ایضا بلفظ ما اطعم طعام علی مائدۃ و
لا جلس علیہا وفیہا اسمی الا قدس کل یوم مرتین
وقال ہذا الحدیث غیر محفوظ انتہی وفی اسنادہ
من لا یجوز الاحتجاج بہ **حدیث** من ولد
لہ ثلاثۃ اولاد فلم یسم احدہم محمد فقد جہل
رواہ ابن عدی عن ابن عباس مرفوعا وقد اوردہ
ابن الجوزی فی الموضوعات من اجل ان فی اسنادہ
لیث بن ابی سلیم وتعقبہ صاحب اللآلی بانہ
لم یبلغ امرہ الی ان یحکم علی حدیثہ بالوضع فقد
روی لہ مسلم والاربعۃ ووثقہ ابن معین
وغیرہ وقد اخرجہ الطبرانی وغیرہ ورواہ
ابن عدی عن ابن عمر مرفوعا وزاد واذا سمیتموہ
محمدا فلا تسبوہ ولا تجبہوہ ولا تعنفوہ ولا تضربوہ
وشرفوہ وعظموہ وکرموہ وبروا قسمہ وفی
اسنادہ من یروی الموضوعات ولہ طرق **حدیث**
لا یدخل الفقر بیتا فیہ اسمی رواہ ابن عدی وفی
اسنادہ وضاع **حدیث** ما اجتمع قوم فی مشورۃ
فیہم رجل اسمہ محمد لم یدخلوہ فی مشورتہم الا
لم یبارک لہم فیہ رواہ ابن عدی عن علی مرفوعا

نام نبی کا ہو اللہ تعالیٰ اونکیطرف فرشتہ بھیجتا ہی جو اونکو صبح
او شام مین پاک کرتا ہی اسکو خطیب نے علی اور ابن عباس اور
ابن عمر سے مرفوعا روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین وہ شخص
ہے جسکو کذب کی تہمت لگائی گئی ہی اور اسکو ابن جوزی
موضوعات مین لایا ہی اور ابن عدی نے ان لفظوں سے روایت کی ہی
برکت طعام سے یہ بات کہ اوسپر آدمی ہو نام اوسکا نام نبی کا ہو اور کہا
باطل ہے اور بھی اوسنے ان الفاظ سے روایت کی ہی کسی دسترخوان
پر طعام نہین کہایا گیا اور نہ کوئی اوسپر بیٹھا ہی حالانکہ اوسمین میرا
نام ہو مگر ہر دن مین دو مرتبہ پاک کیا جاتا ہی اور کہا یہ حدیث محفوظ نہین
ہی انتہی اور اسکی اسناد مین وہ شخص ہے جو حجت پکڑنے کی لائق نہین ہے
حدیث جسکے لیے تین لڑکے ہوں اور کسی کا نام محمد نہ رکہے تو وہ مجہول
ہی اسکو ابن عدی نے ابن عباس سے مرفوعا روایت کیا ہی اور ابن جوزی
اس سبب سے اسکو موضوعات مین لایا ہی کہ اسکی اسناد مین لیث
بن ابی سلیم ہے اور صاحب لآلی نے اسکا اسطرح تعقب کیا ہی کہ اسکا ایسا حال
نہین کہ اسکے سبب سے حدیث پر وضع کا حکم لگایا جائے اس لیے کہ اس
سے مسلم اور سنن اربعہ نے روایت کی ہی اور ابن معین وغیرہ نے اسکی
توثیق کی ہی اور اسکو طبرانی وغیرہ نے نکالا ہی اور ابن عدی نے ابن
عمر سے مرفوعا روایت کیا ہی اور یہ زیادہ کیا ہی اور جب تم اسکا
نام محمد رکہو تو پہر اوسکو گالی نہ دو اور اوسکو نالائق باتین نہ کہو
اور اوسپر سختی نہ کرو اور اسکو نہ مارو اور اوسکی بزرگی اور تعظیم اور
تکریم کرو اور اسکی قسم کو پاک کرو اور اسکی اسناد مین وہ شخص ہے جو
موضوعات روایت کرتا ہی اور اسکے لیے کئی طرق ہین **حدیث** فقر نہین
داخل ہوتا اوس گہر مین جسمین میرا نام ہو اسکو ابن عدی نے روایت
کیا ہی اور اسکی اسناد مین وضاع ہی **حدیث** کوئی قوم کسی مشورہ
مین جمع نہین ہوئی حالانکہ ان مین ایک مرد ہو نام اسکا محمد ہو اور وہ اسکو

اسکو ابن عدی نے علی سے مرفوعا روایت کیا ہی

وقال حدیث غیر محفوظ وقال فی المیزان انہ
کذب وقد اورده ابن الجوزی فی الموضوعات
حدیث الیت علی نفسی ان لا یدخل
النار من اسمہ احمد ولا محمد ہو موضوع کما
قال ابن الجوزی **حدیث** من ولد لہ مولود
سماه محمد اتبرکا بہ کان ہو ومولوده فی الجنة
ذکره ابن الجوزی فی الموضوعات وقال فی
اسناده من تکلم فیہ وقال فی اللآلی ھذا امثل
حدیث اورده فی الباب واسناده حسن **حدیث**
لا تقولوا مسیجد ولا مصیحف وفیہ نہی عن تصغیر
الاسماء وان یسمی الصبی علوان او حمدون
او بغموش وقال ھذه اسماء الشیاطین رواه
ابن عدی عن ابی ہریرة مرفوعا وہو موضوع
قال ابن عدی وضعہ اسحق بن نجیح قال فی اللآلی
اما اصلہ فمحفوظ من قول سعید بن المسیب کما
رواه ابو نعیم فی الحلیة عنہ **حدیث** لیکونن
فی ھذه الامة رجل یقال لہ الولید ہو شر علی
ھذه الامة من فرعون لقومہ اخرجہ احمد فی
المسند عن عمر بن الخطاب مرفوعا قال ابن
حبان ہو خبر باطل ما قالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم ھذا ولا رواه عمر ولا حدث بہ سعید بن المسیب
ولا الزہری ولا ہو من حدیث الاوزاعی لاسمعیل بن
عیاش لما کبر تغیر حفظہ فکثر الخطا فی حدیثہ
انتہی ولفظہ فی المسند ھکذا حدثنا ابو المغیرة
حدثنا ابن عیاش حدثنا الاوزاعی وغیره عن الزہری

اور کہا یہ حدیث محفوظ نہین ہے اور کہا میزان مین یہ کذب ہے
اور ابن جوزی اسکو موضوعات مین لایا ہی **حدیث** مینے اپنے
نفس پر قسم کی ہے کہ نہ داخل ہوگا آگ مین وہ شخص جسکا نام احمد
یا محمد ہو یہ موضوع ہے جیسا کہ ابن جوزی نے کہا ہی **حدیث**
جسکے ہان اولاد ہو اور نام اوسکا تبرک کو لیے محمد رکہے وہ اور
لڑکا جنت مین ہونگے اسکو ابن جوزی نے موضوعات مین ذکر
کیا ہی اور کہا اسکی اسناد مین وہ شخص ہے جسمین کلام
کی گئی ہے اور کہا لآلی مین یہ امثل حدیث ہی اونسے جو باب
مین لایا ہی اور اسناد اسکی حسن ہے **حدیث** مسیجد اور مصیحف
(تصغیر سے) نہ کہو اور آنحضرت نے ناموں کی تصغیر سے اور
اس بات سے کہ لڑکے کا نام علوان اور حمدون اور بغموش کہا جاے
منع کیا ہی اور فرمایا ہی یہ نام شیطانونکے ہین اور اسکو ابن عدی نے
ابی ہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہی اور یہ موضوع ہی کہا ابن عدی نے
اسکو اسحق بن نجیح نے بنایا ہے کہا لآلی مین لیکن ابتدا
اسکا قول سعید بن المسیب سے محفوظ ہی جیسا کہ ابو نعیم نے
حلیہ مین اس سے روایت کی ہے **حدیث** اس امت مین
ایک مرد ہوگا اسکو ولید کہا جائیگا وہ اس امت پر زیادہ
شرارت کرنیوالا ہی فرعون سے اپنی قوم کے ساتھہ اسکو احمد مسند مین
عمر بن الخطاب سے مرفوعا لایا ہی کہا ابن حبان نے یہ خبر باطل ہے
اسلیے کہ نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہی ہے اور نہ عمر نے روایت کی
ہے اور نہ سعید بن المسیب اور نہ زہری نے بیان کی ہی اور نہ
اوزاعی سے ہی اور اسمعیل بن عیاش جب بڑا ہوگیا
اوسکا حافظہ متغیر ہوگیا تہا اسلیے اسکی حدیث مین بہت
خطا ہوتا تہا انتہی اور لفظ اسکے مسند مین اسطرح ہین حدیث
کی ہمکو ابو المغیرہ نے حدیث کی ہمکو ابن عیاش نے حدیث کی ہمکو اوزاعی

عن سعيد بن المسيب عن عمر بن الخطاب قال ولد لاخي
ام سلمة غلام فسموه بالوليد فقال النبي صلى الله
عليه وآله وسلم سموه باسم فراعنكم ليكونن هذا
في هذه الامة الخ وقد ذكره ابن الجوزي في الموضوعات
من اجل كلام ابن حبان وقال ابن حجر في القول
المسدد ان ما قاله ابن حبان فهو شهادة نفي
صدرت عن غير استقراء تام فهي مردودة و
كلامه في اسمعيل بن عياش غير مقبول فان
رواية اسمعيل عن الشاميين عند الجمهور قوية
وهذا منها نص على ذلك يحيى بن معين واحمد بن
حنبل وعلي بن المديني وعمرو بن علي الفلاس و
عبد الرحمن بن ابراهيم دحيم والبخاري ويعقوب
بن سفيان ويعقوب بن شيبة وابو اسحق
الجوزجاني والنسائي والدولابي وابن عدي
وآخرون واطال الكلام على ذلك حديث
بادروا باولادكم الكنى لا تغلب عليهم الالقاب رواه ابن
حبان عن ابن عمر مرفوعا وقد ذكره ابن الجوزي في
الموضوعات لكون في اسناده خنيش بن دينار
لا يحتج به وقال في الميزان انه غير صحيح وقال
ابن حجر في الالقاب سنده ضعيف والصحيح عن ابن
عمر قوله انتهى حديث من آتاه الله وجها
حسنا وجعله في موضع غير شائن له فهو من صفوة
الله في خلقه رواه الدارقطني عن ابن عباس مرفوعا
وفي اسناده سليم بن مسلم المكي وهو متروك وقال
الدارقطني الحمل فيه على خلف بن خالد البصري

اونے سعید بن المسیب سے اور اونے عمر بن الخطاب سے کہا اونے
کہ میرے بھائی ام سلمہ کے ہان لڑکا پیدا ہوا (لوگون نے) اوسکا نام
ولید رکھا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اونہون نے نام اوسکا
فرعونیون کا نام رکھا ہے تاکہ اس امت مین ہو الخ اور ابن جوزی
نے اسکو موضوعات مین بسبب کلام ابن حبان کے ذکر کیا ہے اور
کہا ابن حجر نے القول المسدد مین کہ جو ابن حبان نے کہا ہے وہ
شہادت نفی کی ہے غیر استقرار تام سے صادر ہوئی ہے پس یہ مردود ہے
اور کلام اسکی اسمعیل بن عیاش مین مقبول نہین ہے اسلیئے کہ
روایت اسمعیل کی شامیون سے جمہور کے نزدیک قوی ہے اور
اوسی قسم سے ہے ان لوگون نے اسپر نص کی ہے یحیی بن معین اور احمد
بن حنبل اور علی بن المدینی اور عمرو بن علی الفلاس اور عبد الرحمن
بن دحیم اور بخاری اور یعقوب بن سفین اور یعقوب بن
شیبہ اور ابو اسحق الجوزجانی اور نسائی اور دولابی اور
ابن عدی وغیرہ۔ اور اسپر بہت لمبی کلام ہے حدیث
اپنی اولاد کی کنیت جلدی رکھو تاکہ اونپر القاب غلبہ نہ
پا جاوین اسکو ابن حبان نے ابن عمر سے مرفوعا روایت
کیا ہے اور ابن جوزی نے اسکو موضوعات مین ذکر کیا ہے
اسلیئے کہ اسکی اسناد مین خنیش بن دینار ہے اور وہ حجت
پکڑنے کے لائق نہین اور کہا میزان مین یہ صحیح نہین ہے اور کہا ابن
حجر نے القاب سند اسکی ضعیف ہے اور صحیح ابن عمر سے قول اسکا
ہے انتہے حدیث جسکو اللہ تعالی نے صورت حسین دی اور اسکو
جگہ نہ عیب کی اوسمین رکھی پس یہ اللہ تعالی کی برگزیدگی ہے
اپنی خلقت مین اسکو دار قطنی نے ابن عباس سے مرفوعا روایت
کیا ہے اور اسکی اسناد مین سلیم بن مسلم المکی ہے اور وہ متروک
ہے اور کہا دارقطنی نے بوجہ اسمین خلف بن خالد البصری کے ہے

عليه وقد اخرجه الطبراني في الاوسط وله شاهد
عن جابر مرفوعا عند ابي نعيم في الحلية بلفظ من
كان حسن الصورة في حسب لا يشينه متواضعا
كان من خالصي عباد الله عز وجل يوم القيمة وفي
اسناده سفيان بن سعيد الاسلمي وهو متروك
وقد تقدم هذا الحديث في اول كتاب الادب باختصار
حديث من الزرقة يمن رواه الحرث بن ابي اسامة
عن ابي هريرة مرفوعا وفي اسناده اسمعيل بن ابي
اسمعيل المؤدب وكذلك سليمن بن ارقم والاول
لا يحتج به والثاني متروك ورواه ابو داود في
المراسيل عن الزهري ان النبي صلى الله عليه وآله و
سلم قال الزرقة يمن وفي اسناده رجل مجهول ورواه
ابن حبان عن عائشة مرفوعا وفي اسناده محمد بن
يونس الكديمي وهو المتهم به **حديث** من سعادة
المرء خفة لحيته رواه الخطيب عن ابن عباس مرفوعا و
رواه ابن عدي عن ابي هريرة مرفوعا وزاد ان راس
العقل التحبب الى الناس وفي اسناد الاول المغيرة
ابن سويد وهو مجهول وسكين بن ابي سراج وهو
يروي الموضوعات ويوسف بن الفرق وهو كذاب و
اسناد الثاني حسين بن المبارك قال ابن عدي
حدث باسانيد فمتون منكرة كذا في اللآلي المغيرة
ذكره ابن حبان في الثقات وقد روي بلفظ من سعادة
المرء خفة عارضيه كما في الطبراني **حديث** ان الله
طهر قوما من الذنوب بالصلعة في رؤسهم
وان عليا لاولهم رواه ابن عدي عن ابن عباس

شاہد ہے۔ اور طبرانی اسکو اوسط مین لایا ہے اور ابو نعیم سے حلیہ
مین اسکے لیے مرفوع شاہد جابر سے ساتھ ان الفاظ کے ہی جو شخص
حسب مین خوبصورت ہو اور اسکو تواضع سے عیب دار نہ کرے وہ
قیامت کے دن اللہ تعالی کے خالص بندون مین ہوتا ہے۔ اسکی اسناد مین
سفین بن سعید الاسلمی ہے اور وہ متروک ہے اور یہ حدیث
ساتھ اقتصار کے اول کتاب الادب مین گذر چکی ہے **حدیث**
زرقہ سے ہی یمن۔ اسکو حارث بن ابی اسامہ نے ابی ہریرہ سے
مرفوعا روایت کیا ہے۔ اور اسکی اسناد مین اسمعیل بن اسمعیل المؤدب
اور سلیمان بن ارقم ہین پہلا حجت پکڑنے کے لائق نہین اور
دوسرا متروک ہے۔ اور ابو داود نے مراسیل مین زہری سے
روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے زرقہ
یمن ہے اور اسکی اسناد مین راوی مجہول ہے اور ابن حبان نے
عائشہ سے مرفوعا روایت کی ہے۔ اور اسکی اسناد مین محمد بن
یونس الکدیمی ہے وہ ساتھ اسکے متہم ہے **حدیث** ڈاڑھی کا
ہلکا ہونا آدمی کی سعادت ہے۔ اسکو خطیب نے ابن عباس سے مرفوعا
روایت کیا ہے اور ابن عدی نے ابی ہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہے اور
زیادہ کیا ہے کہ سردار عقل کا پیوند کرنا طرف لوگون کی ہے پہلی اسناد مین
مغیرہ بن سوید ہے اور وہ مجہول ہے اور سکین ابی سراج ہے اور وہ
موضوعات روایت کرتا ہے اور یوسف بن الفرق ہے اور وہ کذاب ہے
اور دوسری اسناد مین حسین بن المبارک ہے کہا ابن عدی نے یہ اسانید
اور متون منکرہ سے حدیثین روایت کرتا ہے کہا لآلی مین مغیرہ کو
ابن حبان نے ثقون مین ذکر کیا ہے اور ان الفاظ سے بھی مروی
ہے رخسارون کا ہلکا ہونا مرد کی سعادت ہے جیسا کہ طبرانی مین ہے
حدیث اللہ تعالی نے ایک قوم کو گناہون سے پاک کیا ہے بسبب گنجے ہونے
جو انکے سرون مین ہے اور علی پہلا انکا ہے اسکو ابن عدی نے ابن عباس سے

مرفوعا وقال حديث باطل وقال في الميزان هذا
حديث كذب حديث انبات الشعر في الانف امان
من الجذام رواه ابن عدي عن جابر مرفوعا وفي اسناده
وضاع وقد رواه عن انس مرفوعا وفي اسناده ايضا
وضاع ورواه عن ابي هريرة وفي اسناده رشدين
ابن سعد وهو متروك ورواه عن عائشة مرفوعا
وفي اسناده ابو الربيع السمان وهو متروك وله
طرق حديث ان لكل شيء معدنا ومعدن
التقوى قلوب العاقلين رواه الخطيب عن عمر مرفوعا
وفي اسناده كذابان وقال في الميزان هذا الحديث
موضوع حديث ان الرجل ليكون من اهل
الجهاد ومن اهل الصلوة والصيام وممن يامر
بالمعروف وينهى عن المنكر وما يجزى يوم القيمة
الا على قدر عقله رواه الخطيب عن ابن عمر مرفوعا
وفي اسناده منصور بن صقير وهو لا يحتج به
وقد روى له ابن ماجه وقال ابن معين هذا الحديث
باطل وقد ذكره ابن الجوزي في الموضوعات وروى
ابن عدي بلفظ لا يعجبكم اسلام امرء حتى تعلموا
ما عقدة عقله وقد خرجه باللفظ الاول الطبراني
من طريق منصور المذكور واخرجه باللفظ الثاني
البيهقي حديث قسم العقل ثلاثة اجزاء
فمن كن فيه كمل عقله ومن لم يكن فيه فلا عقل
له المعرفة بالله وحسن الطاعة لله وحسن الصبر على
امر الله رواه ابونعيم عن ابي سعيد مرفوعا وفي
اسناده سليمان بن عمرو النخعي وضاع وقد رواه

اور کہا حدیث باطل ہے اور کہا میزان میں یہ کذب ہے حدیث
ناک میں بالوں کا اگنا جذام سے امان ہے اسکو ابن عدی نے جابر
سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد میں وضاع ہے اور
اوسنے انس سے مرفوعا بھی روایت کی ہے اور اسکی اسناد میں بھی
وضاع ہے اور ابی ہریرہ سے بھی اوسنے روایت کی ہے اور اسکی اسناد میں
رشدین بن سعد ہے اور وہ متروک ہے اور عائشہ سے بھی اوسنے مرفوعا
روایت کی ہے اور اسکی اسناد میں ابو الربیع السمان ہے اور وہ متروک
ہے اور اسکی کئی طرق ہیں حدیث ہر شئے کے لیے معدن ہے
اور تقوی کی معدن عارفوں کا دل ہے اسکو خطیب نے عمر سے مرفوعا
روایت کیا ہے اور اسکی اسناد میں دو کذاب ہیں اور کہا میزان میں
یہ حدیث موضوع ہے حدیث آدمی البتہ اہل جہاد اور اہل صلوۃ
اور اہل روزہ ہوتا ہے اور ان شخصوں سے جو امر بالمعروف و نہی منکر
سے کرتے ہیں حالانکہ قیامت کے دن بدلہ دیے جاینگے مگر اپنی اپنی عقل کے
موافق ہے اسکو خطیب نے ابن عمر سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد
میں منصور بن صقیر ہے اور وہ حجت کے لائق نہیں اور اس سے ابن ماجہ
نے روایت کی ہے اور کہا ابن معین نے یہ حدیث باطل ہے اور ابن
جوزی نے اسکو موضوعات میں ذکر کیا ہے اور ابن عدی نے ان الفاظ
سے روایت کی ہے تمکو کسی آدمی کا اسلام تعجب میں نہ ڈالے تاکہ اسکی
عقل کا عقدہ معلوم نہ کرلو۔ اور ساتھ اول لفظ کو طبرانی نے طریق
منصور مذکور سے روایت کی ہے۔ اور ساتھ دوسرے لفظ کے بیہقی نے
حدیث عقل تین اجزا پر تقسیم کیا گیا ہے وہ جسمیں ہوں اوسکی
کا عقل کامل ہوتا ہے اور جسمیں کہ نہ ہوں اسکو کچھ عقل
نہیں ہے اللہ تعالی کی معرفت اور اللہ تعالی کی اچھی اطاعت
کرنی اور اللہ تعالے کے امر پر اچھی طرح صبر کرنا اسکو ابونعیم نے
ابی سعید سے مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد میں سلیمان بن عمرو سے وضاع ہے

الحكيم الترمذي في نوادر الاصول من غير طريقه
وكذلك الحرث في مسنده وابو نعيم في الحلية
باسناد فيه عبد العزيز بن ابي رجا قال الدارقطني
له تصنيف في العقل موضوع كله **حديث**
ان الجاهل لا تنكشف الا عن سوءه وان كان
حسينا طريقا عند الناس والعاقل لا يكشفه الا عن
فضل وان كان عيبا مهينا عند الناس رواه
الحارث في مسنده عن ابي الدرداء وهو موضوع
وافته ميسرة بن عبد ربه **حديث** من
كانت له سجية من عقل وغريزة من يقين لم
تضره ذنوبه شيئا قيل وكيف ذاك يا رسول الله
قال لانه كلما اخطا لم يلبث ان يتوب توبة
يمحو ذنوبه ويبقى له فضل يدخل به الجنة فالعقل
نجاة للعاقل بطاعة الله وحجة على اهل معصية الله
رواه العقيلي عن انس مرفوعا وهو موضوع افته
ميسرة بن عبد ربه وقد رواه الحكيم الترمذي
من غير طريقه ورواه ابو نعيم في الحلية وفي
اسناده سليمان بن عيسى السجزي وهو ضعيف
حديث ان ابن عباس قال لعائشة يا ام
المؤمنين الرجل يقل قيامه ويكثر رقاده والاخر
يكثر قيامه ويقل رقاده ايهما احب اليك قال
سألت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال
احسنهما عقلا رواه الحرث في مسنده وهو موضوع
قال الدارقطني كتاب العقل وضعه اربعة اولهم
ميسرة **حديث** انه صلى الله عليه وآله وسلم

اور حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین غیر اس طریق سے روایت
کی ہی اور ایسا ہی حارث نے مسند مین اور ابو نعیم نے حلیہ مین ساتھہ
ایسے اسناد کے جسمین عبد العزیز بن ابی رجا ہی کہا دارقطنی نے
اسکی ایک تصنیف عقل مین ہے بتمامہ موضوع ہے **حدیث**
جاہل نہین کہولتا کسی شئ کو مگر برائی سے اگرچہ آدمیون کے
نزدیک بہت مشکل ہے اور عاقل نہین کہولتا اسکو مگر
فضل سے اگرچہ لوگون کے نزدیک اسمین سخت عیب ہو اسکو حارث
نے مسند مین ابی الدردا سے روایت کیا ہی اور یہ موضوع ہے اور آفت
اسکی میسرہ بن عبد ربہ ہے **حدیث** جسکے لیے خود طبیعت ہی عقل
سے اور حصہ ہی یقین سے اسکو اسکے گناہ کچہ ضرر نہین دیتے
کہا گیا یہ کسطرح ہو سکتا ہی یا رسول اللہ فرمایا اسلیے کہ جب وہ گناہ
کرتا ہے توبہ کرنے سے درنگ نہین کرتا اسکے گناہ محو ہو جاتے ہین اور فضل
اوسکے لیے باقی رہتا ہی بسبب اسکے جنت مین داخل ہوگا پس عقل
عاقل کے لیے اللہ تعالی کی اطاعت سے نجات ہی اور اللہ تعالی کے گناہگارون
کے لیے حجت ہی اسکو عقیلی نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہی اور یہ موضوع
ہے آفت اسکی میسرہ بن عبد ربہ ہے اور حکیم ترمذی نے غیر اس طریق سے
روایت کی ہی اور ابو نعیم نے حلیہ مین روایت کی ہی اور اسکی اسناد
مین سلیمان بن السجزی ہی اور وہ ضعیف ہی **حدیث**
ابن عباس نے عائشہ سے کہا ای ام المؤمنین ایک مرد ہی اوسکا رات
مین کہڑا ہونا کم ہوتا ہی اور نیند اوسکی زیادہ ہوتی ہی اور دوسرا
مرد ہی اوسکا قیام زیادہ ہوتا ہی اور نیند کم ہوتی ہی کونسا اون دونون
سے تجہکو محبوب ہے کہا اونے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا
فرمایا جو ان دونون سے زیادہ عاقل ہے اسکو حارث نے مسند مین روایت
کیا ہی اور یہ موضوع ہے کہا دارقطنی نے کتاب العقل کو چار شخصون نے بنایا ہے
پہلا اونکا میسرہ ہی **حدیث** جب حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

كان اذا بلغه عن احد من اصحابه شدة
عبادة يسال كيف عقله فان قالوا حسن قال
ارجوه واذا قالوا غير ذلك قال لن يبلغ
صاحبكم حيث تظنون رواه ابن عدي عن ابي الدرداء
مرفوعًا وفي اسناده مروان بن سالم وهو متروك
وقد اخرج له ابن ماجة **حديث** لما خلق الله
العقل قال له ادبر فادبر ثم قال له اقبل فاقبل
ثم قال اقعد فقعد فقال ما خلقت شيئا هو
خير منك ولا افضل منك ولا احسن منك و
لا اكرم منك بك اخذ وبك اعطي وبك اعرف
وبك اعاقب لك الصواب وعليك العقاب
رواه ابن عدي عن ابي هريرة مرفوعا وفي اسناده
الفضل بن عيسى وقد قال فيه يحيى رجل سوء و
حفص بن عمر قاضي حلب قال ابن حبان يروي عن
الثقات الموضوعات لا يحل الاحتجاج به وقد
رواه الدارقطني من وجه آخر وفي اسناده سيف
ابن محمد وهو كذاب بالاجماع ورواه العقيلي عن
ابي امامة مرفوعا وفي اسناده مجهولان وقال في
الميزان الخبر باطل وقد رواه البيهقي في الشعب
باسناد غير قوي وهو مشهور من قول الحسن البصري
وقد رواه عبد الله بن احمد في زوائد الزهد
عن الحسن يرفعه فذكره **حديث** اول ما خلق الله
القلم ثم خلق النون وهي الدواة وذلك في قوله عز و
جل ن والقلم وما يسطرون ثم قال له اكتب قال وما
اكتب قال ما كان وما هو كائن من عمل واجل او اثر

ثم فقام ثم قال الله

کسی اصحاب کی سخت عبادت کی خبر ہوتی پوچھتے اوسکا عقل
کیسا ہی اگر لوگ کہتے کہ عقل اوسکا بہتر ہے فرماتے مین اوسکی
امید رکہتا ہون اور جب غیر اوسکا کہتے فرماتے نہین پہونچے
گا تمہارا صاحب جس مرتبہ کا تم ظن کہتے ہو اسکو ابن عدی نے
ابی الدردا سے مرفوعا روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین مروان
ابن سالم ہی اور وہ متروک ہی اور اس سے ابن ماجہ نے روایت کی ہی **حدیث**
جب اللہ تعالے نے عقل کو پیدا کیا فرمایا اوسکو کہڑا ہو پس کہڑا ہوا
پہر فرمایا اوسکو پیچھے ہو پس پیچھے ہوا پہر کہا اوسکو آگے ہو پس آگے
ہوا پہر کہا اوسکو بیٹھ پس بیٹھ گیا پہر فرمایا کوئی پیدا ایش نہین
تجہسے بہتر اور افضل اور احسن اور اکرم پیدا نہین کی تیری سبب سے
پکڑونگا اور تیری ساتھ دونگا اور تیری ساتھ معلوم کیا جاونگا
اور تیرے ساتھ عذاب دونگا تیرے لیے ثواب ہی اور اوپر تیرے عذاب ہے
اسکو ابن عدی نے ابی ہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین
فضل بن عیسی ہی کہا یحیی نے یہ آدمی برا ہی اور حفص بن عمر قاضی حلب ہے
کہا ابن حبان نے ثقون سے موضوعات روایت کرتا ہی اوس سے حجت پکڑنی
حلال نہین ہے اور دارقطنی نے دوسری وجہ سے روایت کی ہی اور اسکی اسناد
مین سیف بن محمد ہی اور وہ بالاجماع کذاب ہی اور عقیلی نے اسکو
ابی امامہ سے مرفوعا روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین دو مجہول ہین
اور کہا میزان مین یہ خبر باطل ہی اور بیہقی نے شعب مین اسناد غیر
قوی سے روایت کیا ہی اور یہ قول حسن بصری سے مشہور ہے اور عبد اللہ
بن احمد نے زوائد الزہد مین حسن سے مرفوعا روایت کیا ہی **حدیث**
سب سے پہلے اللہ تعالی نے قلم کو پیدا کیا پہر نون کو یعنی دوات کو پیدا
کیا۔ اور یہ بات اوس آیت مین ہے (ن والقلم وما یسطرون)
پہر اوسکو کہا لکہہ کہا اوس نے مین کیا لکہون فرمایا
جو ہو چکا ہے۔ اور جو ہونا ہے عمل سے یا اجل سے یا اثر

فجرى لعلم بما هو كائن الى يوم القيمة ثم ختم
على القلم فلم ينطق ولا ينطق الى يوم القيمة
ثم خلق العقل فقال الجبار ما خلقت خلقا
اعجب الي منك وعزتي لاكملنك فيمن احببت و
لا يغضنك فيمن ابغضت ثم قال رسول الله صلى
الله عليه وآله وسلم اكمل الناس عقلا اطوعهم
لله واعلمهم بطاعته وانقص الناس عقلا اطوعهم
للشيطان واعملهم بطاعته قال ابن عدي باطل
منكر افته محمد بن وهب الدمشقي وقال في
الميزان صدق ابن عدي في ان هذا الحديث باطل و
قد اخرجه الدارقطني في الغرائب من طريقه
ورواه ابن عساكر عن ابي هريرة مرفوعا و
الحكيم الترمذي عن علي مرفوعا **حديث**
تعبد رجل في صومعة فمطرت السماء واعشبت
الارض فراى حمارا يرعى فقال يا رب لو كان لك
حمار لرعيته مع حماري فبلغ ذلك نبيا من
انبياء بني اسرائيل فاراد ان يدعو عليه فاوحى الله
اليه انما اجازي العباد على قدر عقولهم رواه ابن
عدي عن جابر مرفوعا وقال منكر لا يرويه بهذا
الاسناد غير احمد بن بشير وهو احد ما انكر
عليه قال يحيى متروك قال في اللآلي هو من رجال
الصحيح اخرج له البخاري في صحيحه وقد اخرج الحديث
البيهقي و**حديث** الولد سيد سبع سنين و
خادم سبع سنين ووزير سبع سنين فان رضيت
مكانفته لاحدى وعشرين والا فاضرب على كتفه

پس جاری ہوئی قلم ساتھ اوس چیز کے جو قیامت تک ہونیوالی
ہے پھر قلم پر ختم کیا پس نہین بولی اور نہ قیامت تک بولیگی پھر
عقل کو پیدا کیا کہا جبار نے مینے کوئی پیدائش جو مجکو پسند ہو
تجھ سے اچھی پیدا نہین کی قسم ہے میری عزت کی البتہ کامل کرونگا
مین تجکو اوس شخص مین جسکو مین دوست رکہتا ہون اور ناقص
کرونگا مین تجکو اوسمین جس سے مین بغض رکہتا ہون پھر فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کامل تر آدمیون سے عقل مین وہ لوگ
ہین جو اللہ کے زیادہ فرمانبردار ہین اور اطاعت کا زیادہ علم رکہتے ہین
اور ناقص تر لوگون سے عقل مین وہ لوگ ہین جو شیطان کے زیادہ
فرمانبردار ہین اور اسکی اطاعت کا زیادہ علم رکہتے ہین کہا ابن عدی
نے باطل منکر ہے آفت اسکی محمد بن وہب الدمشقی ہے اور کہا
میزان مین سچ کہا ہے ابن عدی نے اس بات مین کہ یہ حدیث باطل ہے
اور دارقطنی نے غرائب مین اسی طریق سے روایت کی ہے اور ابن عساکر
نے ابی ہریرہ سے مرفوعا اور حکیم ترمذی نے علی سے مرفوعا روایت کی ہے
حدیث ایک شخص کسی عبادت خانہ مین عبادت کرتا تہا پس
بارش ہوئی اور زمین سے گہاس اگا یا اوسنے گدہا چرتے دیکہا کہا
اوسنے اے میرے رب اگر تیرا گدہا بھی ہوتا تو مین اوسکو اپنے گدہے کے
ساتھہ چراتا یہ خبر ایک نبی کو انبیاء بنی اسرائیل سے پہونچی اوسنے
ارادہ کیا کہ اسپر بددعا کرین اللہ تعالی نے اوسکی طرف وحی بھیجا کہ مین آدمیون
کو اونکی عقل کے موافق بدلہ دیتا ہون اسکو ابن عدی نے جابر سے مرفوعا
روایت کیا ہے اور کہا منکر ہے اس اسناد سے سوا احمد بن بشیر کے کوئی
اور روایت نہین کرتا اور یہ بھی اسی سے انکار کیا گیا ہے کہا یحیی نے متروک ہے
کہا لآلی مین یہ راوی صحیح کا ہے اسکو بخاری نے صحیح مین لایا ہے اور یہ حدیث
بیہقی بھی لایا ہے **حدیث** لڑکا سات برس تک سردار ہے اور سات برس کا
خادم ہے اور سات برس کا وزیر ہے اگر اکیس برس تک اوسکی کامیابی تو بہتر ہے ورنہ

[illegible]

فقد اعتذرت الی اللہ تعالی فیہ رواہ الحاکم
فی الکنی مرفوعا و فی اسنادہ مجاهیل و قال
ابن الجوزی موضوع قال فی اللآلی اخرجہ الطبرانی
فی الاوسط قلت فکان ماذا **حدیث** انی
لاستحیی من عبدی و امتی یشیب راسہما فی الاسلام
ثم اعذبہم بعد ذلک و لانا اعظم عفوا من ان
استر علی عبدی ثم انضحہ و لا ازال اغفر لعبدی
ما استغفرنی رواہ ابن حبان عن انس مرفوعا و
قال باطل لا اصل لہ و لہ طرق اوردها صاحب
اللآلی **حدیث** من اتی علیہ اربعون سنة
فلم یغلب خیرہ شرہ فلیتجہز الی النار رواہ
ابو الفتح الازدی عن ابن عباس مرفوعا و قد
اوردہ ابن الجوزی فی موضوعاتہ و قال لا یصح و فی اسنادہ
الضحاک ضعیف و جویبر هالک و نارج بن حمد ضعیف
جدا **حدیث** ما من معمر یعمر فی الاسلام اربعین
سنة الا صرف اللہ عنہ انواعا من البلاء الجنون
و الجذام و البرص فاذا بلغ خمسین لین اللہ تعالی
علیہ الحساب فاذا بلغ ستین رزقہ الانابة الیہ فاذا
بلغ سبعین احبہ اللہ و احبہ اهل السماء
فاذا بلغ ثمانین قبل اللہ حسناتہ و تجاوز عن سیاتہ
فاذا بلغ تسعین غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ
و ما تاخر و سمی اسیر اللہ فی ارضہ و شفع لاهل
بیتہ رواہ احمد فی المسند عن انس مرفوعا و رواہ
احمد بن منیع فی مسندہ فذکر نحوہ و قال فاذا
بلغ خمسین سنة خفف اللہ عنہ الحساب و …

اسلیے کہ تو او سمین اللہ تعالی کیطرف عذر کو پہونچا ہے اسکو حاکم
نے کنی مین مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین کئی
مجہول ہین اور کہا ابن جوزی نے موضوع ہے کہا لآلی مین اسکو طبرانی
نے اوسط مین روایت کیا ہی مین کہتا ہون پس کیا شاذ ہو گئی **حدیث**
مین اپنے غلام اور لونڈی سے حیا کرتا ہون کہ اسلام مین انکا سر سفید
ہو جائے پھر مین انکو عذاب دون حالانکہ مین بخشش کرنے مین زیادہ
ہون اس بات سے کہ اپنے غلام کا پردہ کرون پھر اوسکو خوار کرون
اور ہمیشہ مین اپنے بندے کو بخشتا رہتا ہون جبتک وہ مجھسے بخشش
مانگتا رہتا ہی اسکو ابن حبان نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہی اور کہا
باطل ہے اسکا کچھ اصل نہین ہے اور اسکے بہت طرق ہین انکو صاحب
لآلی لایا ہے **حدیث** جسکی عمر چالیس برس تک پہونچ جائے
اور اوسکی نیکی برائی پر غالب ہو تو چاہیے کہ وہ آگ کے لیے تیار ہو
اسکو ابو الفتح ازدی نے ابن عباس سے مرفوعا روایت کیا ہی اور ابن جوزی
اسکو موضوعات مین لایا ہے اور کہا صحیح نہین اسکی اسناد مین ضحاک ہے
وہ ضعیف ہے اور جویبر وہ ہالک ہی اور نارج بن احمد وہ نہایت ضعیف ہے
حدیث جو شخص اسلام مین چالیس برس تک عمر بسر کرے اوس سے
اللہ تعالی کئی اقسام بیماریون کے دور کرتا ہی جنون اور جذام اور برص اور
جب پچاس کو پہونچے اوسکا اللہ تعالی حساب نرم کر دیتا ہی اور جب ساٹھ
تک پہونچے اوسکے لیے اللہ تعالی اپنی طرف رجوع ہونا نصیب کرتا ہی اور جب
ستر تک پہونچے اوسکو اللہ تعالی اور آسمان والے دوست رکھتے ہین اور جب
اسی تک پہونچے اوسکی اللہ تعالی نیکیان قبول کرتا ہی اور برائیون سے تجاوز
کرتا ہی اور جب نوے تک پہونچے اوسکے اللہ تعالی اگلے پچھلے گناہ بخشدیتا
ہے اور زمین مین اوسکا نام اللہ تعالی کا قیدی کہا جاتا ہی اور گھر والون
کیلیے شفاعت کرتا ہی اسکو احمد نے مسند مین انس سے مرفوعا روایت کیا ہے
اور احمد بن منیع نے مسند مین اسکی مثل روایت کی ہی اور کہا اور جب

[illegible] العسقلانی [illegible] علی [illegible] ابن الجوزی

متن

البغوی فی معجمہ وابو یعلی فی مسندہ عن عثمان
بن عفان مرفوعا بنحو لفظ احمد ورواہ ابو نعیم
عن عائشۃ مرفوعا بلفظ من بلغ الثمانین
من ھذہ الامۃ لم یعرض ولم یحاسب وقیل
ادخل الجنۃ وقد اورد الحدیث ابن الجوزی فی
الموضوعات لکون احمد رواہ باسناد فیہ یوسف
بن ابی ذرۃ قال ابن الجوزی یروی المناکیر لیس بشئ
ورواہ احمد ایضا باسناد اخر فیہ فرج عن محمد
بن عامر قال ضعیف منکر الحدیث یلزق المتون
الواھیۃ بالاسانید الصحیحۃ ومحمد بن عامر
یقلب الاخبار ویروی عن الثقات مالیس من حدیثھم
وشیخہ العرزمی ترک الناس حدیثہ وفی اسناد
احمد بن منیع عباد بن عباد المذھبی قال ابن
حبان کان یحدث بالمناکیر فاستحق الترک وفی اسناد
البغوی وابی یعلی عزرۃ بن قیس الازدی ضعفہ
یحیی وشیخہ مجھول وفی اسناد ابی نعیم عائذ بن
بشیر قال ابن الجوزی ضعیف فھذا غایۃ
ما ابداہ ابن الجوزی دلیلا علی ما حکم بہ من
الوضع وقد فرط وجازف فلیس مثل ھذہ
المقالات توجب الحکم بالوضع بل اقل احوال الحدیث
ان یکون حسنا لغیرہ وقد دفع ابن حجر فی القول
المسدد ھذہ المطاعن التی ذکرھا ابن الجوزی
وعباد بن عباد المھلبی احتج بہ الشیخان و
ما قالہ ابن حبان کما نقلہ ابن الجوزی ھو
فی عباد بن عباد الفارسی لا المھلبی فالغلط

ترجمہ

معجم میں اور ابو یعلی نے مسند میں عثمان بن عفان سے مرفوعا احمد کی مثل
روایت کی ہی اور ابو نعیم نے عائشہ سے مرفوعا ان الفاظ سے روایت کی ہے
جو شخص اسی تک اس امت سے پہونچے نہ اللہ تعالے کی پیش کیا جائیگا
اور نہ اوسکا حساب ہوگا اور اوسکو کہا جائیگا جنت میں داخل ہو
اور ابن جوزی حدیث کو موضوعات میں لایا ہے اسلیے کہ احمد نے
اسکو ایسی اسناد سے روایت کیا ہے جسمیں یوسف بن ابی ذرہ ہے
کہا ابن جوزی نے یہ مناکیر روایت کرتا ہے کچھہ شئے نہیں ہے اور
احمد نے دوسری اسناد سے بھی روایت کی ہی اسمین فرج ہی وہ محمد بن عامر
سے لیتا ہی کہا اوسنے یہ ضعیف منکر الحدیث ہی یہ واہیہ متون کو اسانید
صحیحہ سے ملا دیتا ہی اور محمد بن عامر خبروں کو قلب کرتا ہی اور ثقون
سے ایسی روایتیں کرتا ہی جو اونسے نہیں ہیں اور اسکے اوستاد عرزمی
سے لوگوں نے حدیث ترک کردی اور اسناد احمد بن منیع میں عباد
بن عباد المذہبی ہے کہا ابن حبان نے یہ مناکیر روایت کرتا ہے
اسلیے ترک کا مستحق ہوا اور اسناد بغوی اور ابو یعلی میں عزرہ
بن قیس الازدی ہی اوسکو یحیی نے ضعیف کیا ہی اور شیخ
اوسکا مجہول ہی اور اسناد ابو نعیم میں عائذ بن بشیر ہے کہا ابن
جوزی نے ضعیف ہی یہ غایت ہی اوس چیز کی جسکو ابن جوزی
نے اپنے اس رائے کے لیے دلیل بنایا ہی کہ اس حدیث پر حکم وضع
کا ہی اور اوسنے افراط کیا اور گزاف کیا ہی اسلیے کہ ایسی باتوں
سے حدیث پر حکم وضع کا کرنا درست نہیں ہو سکتا بلکہ کم سے
کم یہ حدیث حسن لغیرہ ہوگی اور ابن حجر نے القول المسدد
میں ان طعنوں کو جنکو ابن جوزی نے ذکر کیا ہے دفع
کیا ہے اور عباد بن عباد المہلبی سے شیخین نے حجت پکڑی
ہے۔ اور جو ابن حبان نے کہا ہے جیسا کہ ابن جوزی نے نقل
کیا ہے وہ عباد بن عباد الفارسی میں ہے نہ مہلبی میں پس غلط

من ابن الجوزی وله طرق کثیرة اوردها ابن حجر
بعضها رجاله رجال الصحیح وقد نقل کلامه صاحب
اللآلی واطال البحث وقد وردت کثیرا من طرق
الحدیث فی رسالتی التی سمیتها زهر النسرین الفائح
بفضائل المعمرین حدیث ان النبی صلی الله
علیه وآله وسلم کان یکثر هذا الدعاء اللهم اجعل
اوسع رزقك علی عند کبر سنی وانقطاع عمری
رواه ابن عدی عن عائشة مرفوعا قال ابن الجوزی
والحدیث لا یصح فی اسناده احمد بن بشیر مولی عمرو
بن حریث عن عیسی بن میمون وهما متروکان
قد اخرجه الطبرانی عن سعید بن سلیمان عن عیسی
بن میمون واخرجه الحاکم فی المستدرك من هذه
الطریق وقال حسن الاسناد والمتن غریب وعیسی بن
میمون لا یحتج به الشیخان حدیث من اکرم
ذا سن فی الاسلام کانه قد اکرم نوحا ومن اکرم نوحا
فی قومه فقد اکرم الله عز وجل رواه الخطیب عن
انس مرفوعا وفی اسناده بکر بن احمد الواسطی عن
یعقوب بن تحیة الواسطی وهما مجهولان هکذا
قال ابن الجوزی وقال فی المیزان ان بکر بن احمد الواسطی
شیخ روی عنه ابو نعیم ولیس بمجهول کما قال ابن الجوزی
وقال ابن حجر فی اللسان لم یکن من اهل الحدیث
وانما جمیع ما سمعته ثلاثة احادیث حدیث
بجلوا المشائخ من تبجیل الله رواه ابن حبان عن
انس مرفوعا وقال فی اسناده صخر بن محمد الحاجبی
لا تحل الروایة عنه وقال ابن عدی هذا موضوع

ابن جوزی سے ہوئی ہے اور اسکے لیے بہت طرق ہین انکو ابن حجر
لایا ہے بعضون کو راوی صحیح کے راوی ہین اور اسکی کلام کو صاحب
لآلی نے نقل کیا ہے اور بہت لمبی بحث اوسنے کی ہے اور مین نے بہت
طرق حدیث کو اس رسالہ مین جسکا نام مینے زہر النسرین الفائح
بفضائل المعمرین کہا ہے لایا ہون حدیث نبی صلی اللہ علیہ
وسلم یہ دعا بہت پڑہتے تھے ای اللہ میرا رزق میرے بڑہاپے کے وقت
اور میری عمر کے انقطاع کے وقت فراخ کر اسکو ابن عدی نے
عائشہ سے مرفوعا روایت کیا ہے کہا ابن جوزی نے حدیث صحیح
نہین ہے اسلیے کہ اسکی اسناد مین احمد بن بشیر غلام عمرو بن
حریث کا عیسی بن میمون سے روایت کرتا ہے اور وہ دونون
متروک ہین اور طبرانی نے سعید بن سلیمان سے اوسنے عیسی بن
میمون سے روایت کی ہے اور حاکم نے مستدرک مین اسی طریق سے
روایت کی ہے اور کہا اسناد اسکا حسن ہے اور متن غریب ہے اور عیسی
بن میمون سے شیخین نے حجت نہین پکڑی حدیث جسنے اسلام
مین بڑی عمر والے کی تکریم کی گویا اوسنے نوح کی تکریم کی اور جسنے
نوح کی تکریم کی اوسنے اللہ کی تکریم کی اسکو خطیب نے انس سے
مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد مین بکر بن احمد الواسطی
یعقوب بن تحیة الواسطی سے روایت کرتا ہے اور یہ دونون
مجہول ہین ایسا ہی ابن جوزی نے کہا ہے اور کہا میزان مین بکر
بن احمد الواسطی شیخ ہے اس سے ابو نعیم نے روایت کی ہے اور مجہول نہین ہے
جیسا کہ ابن جوزی نے کہا ہے اور کہا ابن حجر نے لسان مین یہ اہل حدیث
سے نہین ہے اور کل تین حدیثین اوسنے سنی ہین حدیث
مشائخ کی تعظیم کرو اسلیے کہ تعظیم مشائخ کی اللہ تعالی کی تعظیم ہے اسکو
ابن حبان نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہے اور کہا اسکی اسناد مین صخر
بن محمد الحاجبی ہے اس سے روایت کرنی حلال نہین ہے اور کہا ابن عدی نے یہ

مرفوع ترجمہ بجلوا المشائخ

على الليث وصخر كان يكذب ويضع حديث
ان من حق اجلال الله على العبد اكرام ذي
الشيبة المسلم ورعاية السلطان لمن استرعاه
الله وطاعة الامام رواه ابن حبان عن ابن عمر مرفوعا
قال ابن الجوزي في اسناده مسلم بن عطية العقيلي
ينفرد عن الثقات بما لا يشبه حديثهم وقال
في الميزان انه لين الحديث وقال في اللسان ذكره
ابن حبان في الثقات قال في اللآلي حديث هذا
اخرجه البيهقي في شعب الايمان وقد رواه ابن
حبان عن جابر مرفوعا قال ابن حبان لا اصل
له وفي اسناده عبد الرحيم بن حبيب الفاريابي
لعله وضع اكثر من خمسمائة حديث قال ابن
حجر في تخريج احاديث الرافعي لم يصب ابن حبان
ولا ابن الجوزي جميعا في قولهم لا اصل لهذا الحديث
بل له الاصل الاصيل من حديث ابي موسى بهذا
اللفظ عند ابي داود باسناد حسن وقد ذكر له
صاحب اللآلي طرقا **حديث** الشيخ في بيته
كالنبي في قومه رواه ابن حبان عن ابن عمر
مرفوعا وقال في اسناده عبد الله بن عمر بن
غنائم يروي عن الحاكم ما يحدث به قط
قال في اللآلي قد روى له ابو داود وقال الذهبي
في الكاشف مستقيم الحديث وهو قاضي
افريقية وقد اخرجه الديلمي في مسند الفردوس
وابن النجار في تاريخه من حديث ابي رافع وقال العراقي
في تخريج الاحياء اسناده ضعيف **حديث**

لیث پر موضوع ہے اور صخر کذاب و وضاع تہا **حدیث**
اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا آدمی پر حق ہے کہ بوڑہے مسلمان کی تعظیم کرے اور
رعایت السلطان کی واسطے اوس شخص کے جو اوس سے اللہ تعالے
طلب رعایت کرے اور امام کی اطاعت اسکو ابن حبان نے ابن عمر سے مرفوعا
روایت کیا ہے کہا ابن جوزی نے اسکی اسناد مین مسلم بن عطیۃ
العقیلی ہے جو ثقون سے ایسی حدیثون کے ساتہہ متفرد ہوتا ہے جو اونکی
حدیث اونکی مشابہ نہین ہوتی اور کہا میزان مین یہ لین الحدیث ہے
اور کہا لسان مین اسکو ابن حبان نے ثقون مین ذکر کیا ہے اور کہا لآلی
مین اسکی حدیث کو بیہقی نے شعب الایمان مین نکالا ہے اور ابن حبان نے
جابر سے مرفوعا روایت کی ہے کہا ابن حبان نے اسکا کچہہ اصل نہین ہے
اور اسکی اسناد مین عبد الرحیم بن حبیب الفاریابی ہے شاید
اوسنے پانچ سو سے زیادہ حدیث بنائی ہے۔ کہا ابن حجر نے تخریج
احادیث رافعی مین ابن حبان اور ابن جوزی دونو اس حدیث
کے بے اصل کہنے مین صواب کو نہین پہونچے بلکہ اسکے لیے اصل ابی
موسیٰ سے ساتھ ان الفاظ کے ابی داؤد مین سند حسن سے
ہے۔ اور صاحب لآلی نے اسکے لیے بہت طرق ذکر کیے
ہین **حدیث** بوڑہا اپنے گہر مین مثل نبی کی ہے اپنی
قوم مین۔ اسکو ابن حبان نے ابن عمر سے مرفوعا روایت
کیا ہے۔ اور کہا اسکی اسناد مین عبد اللہ بن عمر بن الغنائم
ہے حاکم سے ایسی حدیثین بیان کرتا ہے جو اونے کبہی نہین
کہین کہا لآلی مین اس سے ابی داؤد نے روایت کی ہے اور کہا ذہبی نے
کاشف مین مستقیم الحدیث ہے اور یہ قاضی افریقیہ کا ہے اور اسکو
دیلمی نے مسند فردوس مین اور ابن النجار نے تاریخ مین
ابی رافع سے روایت کیا ہے۔ اور کہا عراقی
نے تخریج الاحیا مین اسناد اسکی ضعیف ہے **حدیث**

اذا اراد الله ان يخلق خلقا للخلافة مسح
ناصيته بيده رواه ابن عدي عن ابي هريرة
مرفوعا وقال هذا منكر بهذا الاسناد والبلاء
فيه من مصعب النوفلي ولا اعلم له شيئا اخر و
رواه العقيلي من طريقه وقال مصعب مجهول
النقل حديثه غير محفوظ ولا يتابع عليه و
لا يعرف الا به ورواه الخطيب عن انس مرفوعا
وفي اسناده مسرة بن عبد الله مولى المتوكل و
هو ذاهب الحديث واخرجه الحاكم في
المستدرك عن ابن عباس مرفوعا وزاد فلا
يقع عليه عين الا احبته قال الحاكم رواته
هاشميون معروفون بشرف الاصل قال ابن
حجر في الاطراف الا ان شيخ الحاكم ضعيف وهو
من الحفاظ يعني ابا بكر بن ابي دارم حديث
اكرموا عمتكم النخلة فانها خلقت من فضلة
طينة ابيكم ادم وليس من الشجرة شجرة اكرم على الله
من شجرة ولدت تحتها مريم بنت عمران فاطعموا
نساءكم الولد الرطب فان لم يكن رطب فتمر
رواه ابو نعيم عن علي مرفوعا وفي اسناده مسرور
بن سعيد التميمي وهو منكر الحديث وقال ابن
عدي انه غير معروف ورواه ابن عدي عن ابن عمر
مرفوعا وفي اسناده جعفر بن احمد بن علي الغافقي
وضاع قال ابن عدي لا اشك انه وضع هذا
الحديث واخرج الاول العقيلي وابو يعلى في مسنده
وابن ابي حاتم وابن مردويه معا في التفسير وابن السني

جب اللہ تعالے کسی خلقت کو خلافت کے لیے پیدا کرنے کا
ارادہ کرتا ہے تو اپنے ہاتھ سے اوسکی پیشانی کو مسح کرتا ہے اسکو ابن
عدی نے ابی ہریرہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے اور کہا یہ اس اسناد سے
منکر ہے اور بلا اسمین مصعب النوفلی سے ہے اور مین اسکے لیے کوئی
اور شئے نہین جانتا اور عقیلی نے اسی طریق سے روایت کی ہے
اور کہا مصعب مجہول النقل ہے حدیث اسکی غیر محفوظ ہے اور اسکا
کوئی متابع نہین ہوا اور نہین معلوم ہوئی مگر اسی سے اور خطیب نے
انس سے مرفوعًا روایت کی ہے اور اسکی اسناد مین مسرۃ بن عبد اللہ
غلام متوکل کا ہے اور وہ ذاہب الحدیث ہے اور حاکم نے مستدرک
مین ابن عباس سے مرفوعًا روایت کی ہے اور یہ اوسنے زیادہ کیا
ہے اسپر کوئی آنکھ واقع نہین ہوتی مگر وہ اوسکو دوست رکھتا ہے
کہا حاکم نے راوی اسکے ہاشمی ہین معروف ہین ساتھ شرف اصل کے
کہا ابن حجر نے اطراف مین مگر شیخ حاکم کا ضعیف ہے اور یہ حفاظ
سے ہے یعنے ابا بکر بن ابی دارم حدیث اپنی پھوپھی
کھجور کی تعظیم کرو اسلیے کہ وہ تمہارے باپ کی مٹی کے فضلے سے
پیدا کی گئی ہے اور کوئی درخت زیادہ عزت والا اللہ تعالے
کے نزدیک اس درخت سے نہین ہے جسکے نیچے مریم بنت عمران
نے جنا ہے پس اپنی عورتین جننے والیون کو تر کھجورین کھلاؤ
اگر تر نہون تو خشک ہی کھلاؤ اسکو ابو نعیم نے علی سے مرفوعًا روایت
کیا ہے اور اسکی اسناد مین مسرور بن سعید التمیمی ہے اور وہ منکر الحدیث
ہے اور کہا ابن عدی نے یہ معروف نہین ہے اور ابن عدی نے ابن عمر سے
مرفوعًا روایت کی ہے اور اسکی اسناد مین جعفر بن احمد بن علی
الغافقی وضاع ہے کہا ابن عدی نے شک نہین کہ یہ حدیث اوسی کی
بنائی ہے۔ اور پہلی کو عقیلی اور ابو یعلی نے مسند مین اور
ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے تفسیر مین اور ابن السنی نے

في الطب وروى ابن عساكر له شاهداً في
تاريخه من حديث ابي سعيد قال سألنا رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم مماذا خلقت النخلة قال
خلقت النخلة والرمان والعنب من فضل طينة
آدم وروى ابن السني وابو نعيم معاً في الطب عن
ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه و
آله وسلم اطعموا نفساءكم الرطب فانه لو علم
الله خيراً منه لاطعمه مريم قالوا يا رسول الله
ليس في كل حين يكون الرطب قال فتمر قال في اللآلي
اسناده على شرط مسلم واخرج ابو نعيم في الطب
عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم ما للنفساء عندي شفاء مثل الرطب
ولا للمريض مثل العسل حديث الحسد عشرة
اجزاء تسعة اجزاء في العرب وواحد في الناس
والحياء عشرة اجزاء تسعة في النساء وواحد في
الناس ولولا ذلك ما قوي الرجال على النساء و
الجدة والعلو وقلة الوفاء عشرة اجزاء تسعة في
البربر وواحد في الناس والبخل عشرة اجزاء تسعة
في فارس وواحد في الناس رواه الدارقطني عن
انس مرفوعاً وفي اسناده طلحة بن يزيد الرقي
ويزيد بن محمد الرهاوي منكران قال احمد و
ابن المديني الرقي يضع الحديث وله طريق اخر
عند ابي الشيخ في العظمة من حديث خالد بن معدان و
في اسناده مروان بن سالم وضاع والطريق
ثالثة عند الخطيب في كتاب البخلاء وفي اسناده

طب میں روایت کیا ہے۔ اور ابن عساکر نے اسکے لیے شاہد تاریخ
میں ابی سعید سے روایت کیا ہے کہا اونے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا کس چیز سے یہ کھجور پیدا کی گئی ہے فرمایا
کھجور اور انار اور انگور آدم کی مٹی کے فضلہ سے پیدا کیے گئے
ہیں اور ابن السنی اور ابو نعیم نے طب میں ابی امامہ سے ایسا
کی ہے کہا اونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنی
نفاس والی عورتوں کو تر کھجوریں کھلاؤ اسلیے کہ اگر اللہ تعالی
اس سے کوئی اور طعام بہتر جانتا تو مریم کو وہی کھلاتا کہا لوگوں
نے یا رسول اللہ ہر وقت تر کھجوریں نہیں ہوتیں فرمایا تب
خشک ہی کھلاؤ۔ کہا لآلی میں اسناد اسکی شرط مسلم پر ہے
اور ابو نعیم نے طب میں ابی ہریرہ سے روایت کی ہے کہا اونے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں میرے نزدیک نفاس والی کے
کیلیے شفا مثل تر کھجوروں کی اور نہ مریضوں کے لیے مثل شہد کی
حدیث حسد کو دس اجزا ہیں نو اجزا عرب میں اور ایک باقی
لوگوں میں ہے اور حیا کی دس اجزا ہیں نو عورتوں میں اور
ایک مردوں میں ہے اور اگر اسطرح نہ ہوتا تو کبھی مرد عورتوں پر
غالب ہوتے اور دلیری اور بلندی اور قلت وفا کی دس
اجزا ہیں نو بربر میں اور ایک لوگوں میں اور بخل کے دس اجزا
ہیں نو فارس میں اور ایک لوگوں میں ہے۔ اسکو دارقطنی نے انس
سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اور اسکی اسناد میں طلحہ بن یزید
الرقی اور یزید بن محمد الرہاوی ہیں دونو منکر ہیں کہا احمد اور
ابن المدینی الرقی وضاع ہے اور اسکے لیے اور طریق بھی ابی
الشیخ کی عظمت میں خالد بن معدان سے ہے اور اسکی اسناد
مروان بن سالم وضاع ہے۔ اور اسکا تیسرا طریق
خطیب کی کتاب البخلاء میں ہے اور اسکی اسناد میں

سیف بن عمر وهو وضاع ولها بين الطريقتين
الفاظ مختلفة في بعضها التحدث وفي بعضها
زيادة وليس مثل هذا من كلام رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم والكذب قد نفشوا في الناس حتى
يرويه الجماعة من الكذابين ويرويه عنهم من
لا يعرف هذا الفن **حديث** انه صلى الله عليه
وآله وسلم سئل عن الممسوخ فقال اثنا عشر الفيل
والدب والخنزير والقرد والارنب والضب
والوطواط والعقرب والعنكبوت والدعموص والزهرة
وسهيل ثم سئل ما سبب مسخهم فذكره رواه
ابن شاهين عن علي مرفوعا وهو موضوع
آفته مغيث مولى جعفر بن محمد وقد اخرجه
ابن مردويه من طريقه **حديث** ان الملئكة
قالت يا رب كيف صبرك على بني آدم في
الخطايا والذنوب فقال اني ابتليتهم وعافيتكم
قالوا لو كنا مكانهم ما عصيناك قال فاختاروا
ملكين منكم فلم يالوا جهدا ان يختاروا
فاختاروا هاروت وماروت فنزلا فالقى الله
عليهما الشبق فجاءت امراءة يقال لها الزهرة
فوقعت في قلوبهما فجعل كل واحد منهما يخفي
عن صاحبه ما في نفسه ثم قال احدهما للآخر هل
وقع في نفسك ما وقع في قلبي قال نعم فطلباها
نفسها فابت فلما استطرت مسخها الله كوكبا
وقطع اجنحتهما ثم سالا التوبة من ربهما فخيرهما
فقال ان شئتما رددتكما الى ما كنتما عليه

سیف بن عمر ہے اور وہ وضاع ہے اور ان دو نو طریق کے
الفاظ مخالف ہین بعض حدیث کی مخالف ہین اور بعضون مین
زیادتی ہی۔ اور ایسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام نہین
ہوتی اور کذب کبھی لوگون مین ظاہر ہوتا ہی تا کہ اسکو ایک
جماعت کذابون کی روایت کرتی ہے اور روایت کرتا ہی انسے
وہ شخص جو اس فن کو نہین جانتا **حدیث** نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کس چیز کی شکل بدلی ہوئی ہی فرمایا
بارہ چیزین ہین ہاتھی اور ریچھ اور سور اور بندر اور خرگوش اور
گوہ اور شب پرہ اور بچھو اور عنکبوت اور دعموص اور زہرہ اور
سہیل پھر آنحضرت سے سوال ہوا کہ انکے مسخ کا سبب کیا ہے
آنحضرت نے ذکر کیا الخ اسکو ابن شاہین نے علی سے مرفوعا روایت
کیا ہی اور یہ موضوع ہی آفت اسکی مغیث غلام جعفر بن محمد کا
ہے اور ابن مردویہ نے بھی اسی طریق سے روایت کی ہی **حدیث**
فرشتون نے کہا اے ہمارے رب کسطرح تو بنی آدم پر انکے گناہون مین
صبر کرتا ہے فرمایا مینے انکو آزمایا ہی اور معاف کیا ہی کہا انہون
نے اگر ہم انکی جگہہ ہوتے کبھی تیری بے فرمانی نہ کرتے فرمایا
اللہ تعالی نے تم اپنے بیچ سے دو فرشتے اختیار کرو پس انہون نے
اختیار کرنیمین بہت کوشش کی تو ہاروت و ماروت کو اختیار کیا
پس وہ دونون نازل ہوے اللہ تعالی نے انپر جال ڈالدیا ایک عورت آئی اوسکا
نام زہرہ تہا وہ انکے دلمین مکان کر گئی اور وہ ہر ایک چھپاتا اپنے دل مین انہا
اور دوسرے صاحب سے چھپاتا تہا پھر ایک نے دوسرے سے کہا کیا تیرے نفس مین واقع
ہے جو میرے نفس مین واقع ہوا ہی کہا اوسنے ہان ان دونون نے اسکو طلب کیا
اوسنے انکار کیا پھر جب اڑ گئی اوسکو اللہ تعالی نے ستارہ کی شکل مین بنایا
اور اوسکی بازو انکو قطع کیا پھر ان دونون نے اپنے رب سے توبہ کا سوال
کیا اللہ نے انکو مختار کیا فرمایا اگر تم چاہو تو مین تمکو اوسی مکان پر لوٹا دون جہان

فاذا كان يوم القيمة عذبتكما وان شئتما
عذبتكما في الدنيا فاذا كان يوم القيمة رددتكما
الى ما كنتما الى ما كنتما عليه فقال احدهما ان
عذاب الدنيا ينقطع ويزول فاختارا عذاب
الدنيا على عذاب الاخرة فاوحى الله اليهما ان
ائتيا بابل فانطلقا الى بابل فخسف بهما فهما
منكوسان بين السماء والارض معذبان الى
يوم القيمة رواه ابن الجوزي في موضوعاته
عن ابن عمر مرفوعا وقال لا يصح في اسناده الفرج
بن فضالة ضعفه يحيى وقال ابن حبان يقلب
الاسانيد ويلزق المتون الواهية بالاسانيد
الصحيحة وفي اسناده ايضا سنيد ضعفه ابو داود
والنسائي قال ابن حجر في القول المسدد قد
اخرجه احمد في مسنده وابن حبان في صحيحه من
طريق زهير بن محمد عن موسى بن جبير عن نافع
عن ابن عمر قال وله طرق كثيرة جمعتها في جزء
مفرد يكاد الواقف عليه يقطع بوقوع هذه
القضية لكثرة الطرق الواردة فيها وقوة
المخارج لاكثرها قال في اللآلي وقفت على ما
جمعه فوجدته اورد فيه بضعة عشر طريقا اكثرها
موقوفة واكثرها من تفسير ابن جرير قال وقد
جمعت انا طرقها في المسند وفي التفسير المأثور
فجاءت سبعا وعشرين طريقا ما بين مرفوع
وموقوف والحديث ابن عمر بخصوصه طرق متعددة
من رواية نافع وسالم ومجاهد وسعيد بن جبير

جب قیامت کا دن ہوگا تم دونوں کو عذاب دونگا اور اگر تم چاہو تو
دنیا میں تمکو عذاب دون جب قیامت کا دن ہوگا تو تمکو اوسی مکان
پر لوٹا دونگا جسپر تم پہلے تھے پھر ایک نے کہا عذاب دنیا کا منقطع ہوتا
ہے اور دور ہو جائیگا پس دونوں نے دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب پر اختیار
کیا پھر اللہ تعالی نے ان دونوں کیطرف وحی کیا کہ بابل کیطرف جاؤ پس وہ
دونوں بابل کیطرف چلے ان دونوں کو خسف کیا گیا اب وہ دونوں آسمان
اور زمین کے درمیان اوندھے لٹکے ہوئے ہیں قیامت کے دن تک عذاب
میں رہینگے - اسکو ابن جوزی نے ابن عمر سے موضوعات میں روایت کیا ہے
اور کہا صحیح نہیں اسکی اسناد میں فرج بن فضالہ ہے اسکو یحیی نے
ضعیف کیا ہے اور کہا ابن حبان نے یہ اسانید قلب کرتا ہے اور متون
واہیہ اسانید صحیحہ سے ملا دیتا ہے اور اسکی اسناد میں سنید ہے اسکو ابو داود
اور نسائی نے ضعیف کیا ہے کہا ابن حجر نے القول المسدد میں کہ اسکو
احمد نے مسند میں اور ابن حبان نے صحیح میں طریق زہیر بن محمد سے
اونسے موسی بن جبیر سے اونسے نافع سے اونسے ابن عمر سے روایت
کیا ہے کہا اور سنے اسکے کئی طرق ہیں میں نے اونکو ایک منفرد جزو
میں جمع کیا ہے انکو دیکھنے والا اس قصہ کے وقوع کا یقین
کو لیتا ہے اسلیے کہ اسکے بہت طرق اور قوت مخارج کی زیادہ ہے
کہا لآلی میں اسپر (جو کتاب) اونسے جمع کی ہے مطلع ہوا
ہون میں نے اوسکو دیکھا ہے کہ اونسے اوسمیں اوسکے بضع عشر یعنی بیس
چند طرق ذکر کیے ہیں اکثر اونسے موقوف ہیں اور بہت سے اون میں سے
تفسیر ابن جریر سے ہیں کہا اونسے میں نے اسکے طرق کو مسند اور
التفسیر الماثور میں جمع کیا ہے تو سب موقوف اور مرفوع ملکر
ستائیس کو پہونچتے ہیں خصوصًا ابن عمر کی حدیث
کے بہت طرق روایت نافع اور سالم اور مجاہد
اور سعید بن جبیر سے ہوئے ہیں

عنہ و ورد من روایۃ علی بن ابی طالب و ابن عباس
و ابن مسعود و عائشۃ و غیرهم **حدیث**
کان سهیل رجلا عشارا بالیمن یظلمهم و یغضبهم
فمسخه الله شهابا فعلقه حیث ترون رواه ابن
السنی عن ابن عمر مرفوعا و رواه الدارقطنی و ابن
عدی عنه موقوفا قال ابن الجوزی لا یصح مرفوعا و
لا موقوفا تفرد به ابراهیم بن یزید الخوزی و هو
متروک و لکن لیس بشیء و عثمان لا یجوز الاحتجاج
به و مبشر یضع قلت یعنی بکر بن بکار و عثمان بن
عبد الرحمن و مبشر بن عبید اما الخوزی ففی
اسناد الدارقطنی و کذا بکر و اما عثمان ففی اسناد
ابن السنی و اما مبشر ففی اسناد ابن عدی قال فی
اللآلی الخوزی روی له الترمذی و ابن ماجة و
بکر قال ابو عاصم النبیل ثقة و قال ابن حبان
ثقة و ربما یخطی و قال ابو حاتم لیس بالقوی و هما
و عثمان لم یتهموا بکذب فالحدیث ضعیف لا
موضوع و روی ابن السنی عن علی مرفوعا لعن الله
سهیلا فذکر نحوه و مداره علی جابر الجعفی و
هو کذاب و رواه وکیع عن الثوری موقوفا
و هو الصحیح و قال فی اللآلی جابر روی له ابو داود و
الترمذی و ابن ماجة و ثقه شعبة و طائفة +
حدیث خلقت الزنابیر من رؤس الخیل و
خلقت النحل من رؤس البقر رواه ابن الجوزی عن
انس مرفوعا و قال لا یصح و اکثر رجاله مجهولون
حدیث نهی رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم

اور یہ حدیث علی بن ابی طالب اور ابن عباس اور ابن مسعود اور
عائشہ وغیرہ سے بھی آئی ہے **حدیث** سہیل یمن میں ایک
مرد معاملہ لینے والا تھا لوگوں پر ظلم اور غصہ کرتا تھا اسکو اللہ تعالے
نے ستارہ بنایا اور معلق کیا جہاں اب تم اوسکو دیکھتے ہو اسکو
ابن السنی ابن عمر سے مرفوعا روایت کیا ہے اور دارقطنی اور ابن
عدی نے اوس سے موقوف روایت کی ہے کہا ابن جوزی نے یہ نہ موقوفا
صحیح ہے نہ مرفوعا ابراہیم بن یزید الخوزی اس سے متفرد ہوا ہے اور وہ
متروک ہے کچھ شئے نہیں ہے اور عثمان سے حجت پکڑنی جائز نہیں
ہے اور مبشر وضاع ہے میں کہتا ہوں مراد اسکی بکر بن بکار اور عثمان
بن عبد الرحمان اور مبشر بن عبید ہے لیکن خوزی اور بکر اسناد
دارقطنی میں ہیں اور عثمان اسناد ابن السنی میں ہے اور مبشر اسناد
ابن عدی میں ہے کہا لآلی میں خوزی سے ترمذی اور ابن ماجہ نے
روایت کی ہے اور بکر کہا ابو عاصم النبیل نے ثقہ ہے اور کہا ابن
حبان نے ثقہ ہے لیکن بہت وقت خطا کرتا ہے اور کہا ابو حاتم
نے قوی نہیں ہے اور ان دونوں کو اور عثمان کو کذب کی تہمت نہیں
لگائی گئی پس حدیث ضعیف ہوگی نہ موضوع اور ابن السنی
نے علی سے مرفوعا روایت کی ہے اللہ تعالے سہیل پر لعنت کرے
آگے اوسنے اسکی مثل ذکر کیا ہے اور مدار اسکا جابر جعفی پر ہے
اور وہ کذاب ہے اور وکیع نے ثوری سے موقوفا روایت کی ہے اور یہی
صحیح ہے اور کہا لآلی میں جابر سے ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے
روایت کی ہے اور اسکے شعبہ اور ایک طائفہ نے اسکی توثیق کی ہے
حدیث زنبور گھوڑے کے سر سے پیدا کیے گئے ہیں اور
گھوڑ مکھی گائے کے سر سے پیدا کیے گئے ہیں اسکو ابن جوزی نے انس سے
مرفوعا روایت کی ہے اور کہا صحیح نہیں۔ اکثر راوی اسکے مجہول ہیں
حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

عن قتل الخطاطيف وكان يأمر بقتل العنكبوت
وكان يقال انه مسخ رواه الازدي وقال موضوع
آفته عمر بن جميع وكان كذابا غير ثقة ولا مأمون
قال في اللآلي له شاهد عند ابي داود في مراسيله
بلفظ نهى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
عن قتل الخطاطيف عوذ البيوت وروى البيهقي
في سننه نحوه **حديث** خلق الله آدم
من تراب الجابية وعجنه بماء الجنة رواه ابن
عدي عن ابي هريرة مرفوعا وذكره ابن الجوزي
في الموضوعات وقال لا يصح في اسناده اسمعيل بن
رافع ضعفه يحيى واحمد وفيه ايضا الوليد بن
مسلم مدلس قال في اللآلي اسمعيل روى له الترمذي
ونقل عن البخاري انه قال هو ثقة مقارب
الحديث **حديث** مر نوح باسد رابض
فضربه برجله فرفع الاسد راسه فخمش ساقه
فلم يبت ليلته مما جعلت تضرب عليه وهو
يقول يا رب كلبك عقرني فاوحى الله اليه
ان الله تعالى لا يرضى بالظلم انت بدأته رواه
ابن عدي عن ابن عباس مرفوعا وقال باطل
بهذا الاسناد وعمرو بن ثابت يروي الموضوعات
عن الاثبات وجعفر بن احمد بن علي الغافقي
يضع قال الصوري وهو محفوظ عن مجاهد قوله
قال في اللآلي اخرجه عن مجاهد ابن المنذر
وابو الشيخ في التفسير والبيهقي في شعب الايمان
حديث ان كانت الحبلى لترى يوسف

پرستوک کے (جانور سیاہ رنگ ہوتا ہے) قتل کرنے سے منع کرتے تھے اور
عنکبوت کو قتل کا حکم دیتے تھے اور کہا جاتا تھا کہ مسخ ہوا ہے اسکو
ازدی نے روایت کیا ہی اور کہا موضوع آفت اسکی عمر بن جمیع ہے
اور وہ کذاب تھا نہ ثقہ اور نہ امین ۔ کہا لآلی مین اسکے لیے شاہد
ابی داود کے مراسیل کے ان الفاظ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے پرستوک عوذ البیوت کو قتل کرنے سے منع کیا ہی اور
بیہقی نے اسکی مثل سنن مین روایت کی ہی **حدیث** اللہ تعالے
نے آدم علیہ السلام کو جابیہ (نام شہر کا ہی شام مین) کی مٹی سے پیدا
کیا ہی اور جنت کی پانی سے اسکو گوندہا ہی اسکو ابن عدی نے ابی ہریرہ سے
مرفوعا روایت کیا ہی اور ابن جوزی نے اسکو موضوعات مین ذکر کیا
ہے اور کہا صحیح نہیں ہے اسکی اسناد مین اسمعیل بن رافع ہی اسکی یحیے
اور احمد نے تضعیف کی ہی اور بھی اسمین الولید بن مسلم مدلس ہے کہا لآلی
مین کہ اسمعیل سے ترمذی نے روایت کی ہی اور بخاری سے اوسنے نقل کیا ہی
کہ یہ ثقہ ہی مقارب الحدیث ہی **حدیث** نوح علیہ السلام ایک بیٹھے ہوئے
شیر کے پاس سے گذرے اور اوسکو پاؤن سے ٹھوکر ماری شیر نے سر اوٹھایا
اور اوسکی پنڈلی کو زخمی کیا پس رات (آرام) سے نہ گذار سکے اس سبب سے
کہ وہ رات او سپر ٹوٹتے تھے (یعنے بسبب درد کے آرام نہ کر سکے) اور وہ کہتے تھے
اے میرے رب تیری کتی نے مجھے زخمی کیا ہی اللہ تعالی نے اوسکیطرف وحی کیا کہ اللہ تعالے
ظلم سے راضی نہیں ہوتا ابتدا تو نے ہی کیا تھا اسکو ابن عدی نے ابن عباس سے
مرفوعا روایت کیا ہی اور کہا اوسنے اس اسناد سے باطل ہے اور عمرو بن ثابت ثقہ لوگون
سے موضوعات روایت کرتا ہی اور جعفر بن احمد بن علی الغافقی وضاع ہے
کہا صوری نے یہ قول اسکا مجاہد سے محفوظ ہی کہا لآلی مین مجاہد
سے انس کا قول اوسنے نقل کیا ہے کہا لآلی مین
مجاہد سے ابن منذر اور ابو الشیخ نے تفسیر مین اور بیہقی نے شعب الایمان
مین نقل کیا ہے **حدیث** حاملہ عورتین یوسف کو دیکھتی

فتضع حملها رواه الازدی عن ابی امامة
مرفوعًا وقال ابن الجوزی موضوع **حدیث**
کلم الله موسی یوم کلمه وعليه جبة صوف و
کساء صوف ونعلان من جلد حمار غير ذکی
فقال من ذا العبرانی الذی یکلمنی من هذه
الشجرة فقال انا الله رواه ابن الجوزی عن ابن
مسعود مرفوعا فقال لا يصح وكلام الله لا
يشبه كلام المخلوقين والمتهم به حميد الاعرج
قال فی اللسان كلا والله بل حميد بری من هذه
الزيادة وقد رواه بدونها الترمذی والحاكم
فی المستدرک وغيرهما **حدیث** ان رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم سمع دعاء الخضر فارسل
اليه ان يدعو له رواه ابن عدی والطبرانی و
ابن عساكر وغيرهم وهو موضوع كما قال ابن
الجوزی وفی اسناده مجاهيل ومن لا يقوم به حجة
وقد اخرج الحاكم فی المستدرک عن انس قال
كنا مع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فی سفر
فنزل منزلا فاذا رجل فی الوادی يقول اللهم
اجعلنی من امة محمد المرحومة قال فاشرفت علی
الوادی فاذا رجل طوله اكثر من ثلثمائة ذراع
فقال لی من انت قلت انا انس بن مالک خادم
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال فاين هو
قلت هو ذا يسمع كلامک قال فائته واقرأه منی
السلام وقل له اخوک الياس يقرئک السلام فاتيت
النبی صلی الله علیه وآله وسلم فاخبرته فجاء حتی

اوسکا حمل گرجاتا تھا۔ اسکو ازدی نے ابی امامہ سے مرفوعًا روایت
کیا ہی۔ اور کہا ابن جوزی نے موضوع ہے **حدیث** جس دن
اللہ تعالے نے موسے سے کلام کی اور اوسپر جبہ صوف کا اور جامہ
صوف کی تھی اور جوتیان گدہے ناپاک کی تھین کہا موسے نے کون
یہ عبرانی جو میرے ساتھ اس درخت سے کلام کرتا ہی فرمایا مین اللہ
ہون اسکو ابن جوزی نے ابن مسعود سے مرفوعًا روایت کیا ہی کہا
صحیح نہین ہے اور کلام اللہ کی مخلوق کی کلام کے مشابہ نہین
ہوتی اور متہم اس سے حمید الاعرج ہی کہا لسان مین یہ ہرگز نہین ہے
قسم اللہ کی بلکہ حمید ہی اس زیادتی سے پاک ہی۔ اور سوا اس
زیادتی کے ترمذی وغیرہ اور حاکم نے مستدرک مین روایت کی
ہے **حدیث** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضر کی دعا سنی
اوسکی طرف آدمی بھیجا کہ میرے لیے دعا کرے۔ اسکو ابن عدی
اور طبرانی اور ابن عساکر وغیرہ نے روایت کیا ہی اور یہ موضوع
ہے جیسا کہ ابن جوزی نے کہا ہی۔ اور اسکی اسناد مین کئی
مجہول ہین اور وہ شخص ہے جس سے حجت قائم نہین ہوتی اور
حاکم نے مستدرک مین انس سے روایت کی ہی کہا اونسے ہم رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر مین تھے پس آنحضرت ایک منزل
مین نازل ہوے ناگاہ ایک آدمی اس جنگل مین یہ کہتا تھا الہی اللہ مجھے
امت مرحومہ محمد سے کر کہا اونسے مینے جنگل کیطرف جہانک کر دیکھا
تو ایک آدمی تھا طول اوسکا تین سو گز سے زیادہ تھا اوسنے
مجھے کہا تو کون ہے مینے کہا مین انس بن مالک خادم رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا ہون کہا اوسنے وہ کہان ہین مینے کہا وہ تو یہان
ہین تیری کلام سن رہے ہین کہا اوسنے اوسکے پاس جاؤ اور میرا سلام
کہہ اور کہہ کہ تیرا بھائی الیاس تجھے سلام دیتا ہی پھر مین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا اور اونکو خبر دی پس آنحضرت آئے تا کہ

لقیہ فعانقہ وسلم علیہ ثم قعدا یتحدثان
فقال لہ یا رسول اللہ انما اکل فی السنۃ یوما و
ھذا یوم فطری فاکل انا وانت فنزل علیھما
مائدۃ من السماء علیھا خبز وحوت وکرفس
فاکلا واطعمانی وصلیا العصر ثم ودعہ ثم
رایتہ مر علی السحاب نحو السماء قال الحاکم
ھذا حدیث صحیح الاسناد قال الذھبی فما استحی
الحاکم اللہ ان یصحح مثل ھذا وقال فی تلخیص
المستدرک ھذا موضوع قبح اللہ من وضعہ و
ماکنت احسب ان الجھل بالحاکم یبلغ الی ان یصحح
مثل ھذا وھو مما افتراہ یزید بن یزید البلوی

حدیث قال اللہ لداود یا داود ابن لی فی
الارض بیتا فبنی داود بیتا لنفسہ قبل البیت
الذی امر بہ فاوحی اللہ الیہ یا داود نصبت بیتک
قبل بیتی قال ای رب ھکذا قلت فیما قضیت من
ملک استاثر ثم اخذ فی بناء المسجد فلما تم
سور الحائط سقط فشکی ذلک الی اللہ عزوجل
فقال انہ لا یصلح ان تبنی لی بیتا قال ای رب ولما
قال لما جری علی یدیک من الدماء قال ای
رب ولم یکن ذلک فی ھواک ومحبتک قال
بلی ولکنھم عبیدی وانا ارحمھم وھم عبیدک واماءی فشق ذلک
علیہ فاوحی اللہ الیہ لا یحزن فانی سا قضی بناہ
علی یدی ابنک سلیمن فلما مات داود اخذ سلیمن
فی بنائہ فلما تم قرب للقرابین الخ اخرجہ ابن حبان
والطبرانی وابن مردویہ قال ابن الجوزی وصاحب

اس سے ملاقات کی اور معانقہ کیا اور اسکو سلام دیا پھر دونون بیٹھ
کر باتین کرنی لگے اوسنے کہا یا رسول اللہ مین برس مین ایکدن کہاتا
ہون اور یہ دن میرے افطار کا ہی ہین اور آپ ملکر دونو کہائین پہر انکے
لیے دستر خوان آسمان سے نازل ہوا اوسپر روٹی اور مچہلی اور کرفس تہا اندونو
نے کہایا اور مجہکو بہی دیا اور دونون نے نماز عصر کی پڑہی پہر آنحضرت نے
اسکو رخصت کیا پہر مینے اسکو دیکہا کہ بادلون مین آسمان کیطرف چلا گیا
کہا حاکم نے یہ حدیث صحیح الاسناد ہی کہا ذہبی نے حاکم اللہ تعالی سے حیا نہین
کرتا کہ ایسی حدیث کو صحیح کہدیتا ہی اور کہا تلخیص المستدرک مین یہ موضوع ہے
اللہ تعالی اسکے واضع کو خوار کرے اور مین نہین گمان کرتا کہ حاکم ایسا
جاہل ہو ایسی حدیث کو صحیح کہدے اور یہ یزید بن یزید البلوی کا
کا افترا ہے **حدیث** اللہ تعالی نے داود کو کہا اے داود میرے
واسطے زمین مین گھر بنا داود نے اس گھر سے پہلے اپنے لیے بنایا جسکا
اسکو حکم ہوا تہا پہر اللہ تعالے نے اوسکیطرف وحی بہیجا کہ تو نے اپنے لیے گہر
میرے گہر سے پہلے بنایا۔ کہا اوسنے اے میرے رب ویسا ہی تو نے کہا ہے
وہ یہ اس شی کی جسمین تو نے حکم کیا ہی کہ جو شخص مالک ہو اپنے لیے اختیار
کرتا ہے پہر مسجد کی بنا شروع کی اور جب گرد کی دیوار تمام ہو چکی تو گر
پڑی پہر اوسنے اللہ تعالے کیطرف شکوہ کیا فرمایا اللہ تعالے نے تجہے میرا
گہر بنانا لائق نہین کہا اوسنے اے میرے رب کسلیے فرمایا اسلیے کہ تیرے
ہاتہ پر بہت خون جاری ہوئے ہین کہا اے میرے رب کیا یہ تیری محبت
اور تیری خواہش مین تہی فرمایا کیون نہین لیکن مین انپر بہی
رحمت کرتا ہون اسلیے کہ میرے غلام اور لونڈیان ہین پس یہ بات انپر
بہاری ہوئی اللہ تعالی اونکیطرف وحی کیا کہ غم مت کر اسلیے کہ مین غنقریب
اوسکی تیرے بیٹے سلیمان کے ہاتہ پر تمام کرونگا جب داود علیہ السلام
فوت ہوئے سلیمان علیہ السلام اوسکی بنا مین شروع ہوئے جب وہ تمام ہوئی
تو قربانیونکی قریبی ہوئے الخ اسکو ابن حبان اور طبرانی اور ابن مردویہ

الميزان انه موضوع وفي اسناده محمد بن ايوب
بن سويد يروي الموضوعات **حديث** كان
نقش خاتم سليمان لا اله الا الله محمد رسول الله
رواه ابن عدي عن جابر مرفوعا وفي اسناده شيخ
بن ابي خالد قال في الميزان متهم بالوضع وهذا
من اباطيله **حديث** ان النبي صلى الله عليه
وآله وسلم حدث اصحابه فقال بينما سليمان في
ذات يوم قاعدا اذ دعا بالريح فقال لها التزقي
بالارض فذكر حديثا رواه ابو بكر الاسمعيلي عن
انس مرفوعا قال ابن الجوزي موضوع اكثر رواته
مجهولون وعبد الرحمن بن قيس المكي مجهول يضع
الحديث **حديث** ان عيسى بن مريم لما اسلمته
امه الى المعلم يعلمه قال له المعلم اكتب بسم الله
قال عيسى ما بسم الله قال المعلم لا ادري فقال له
عيسى الباء بهاء الله والسين سناؤه الخ وهو موضوع
كما قال ابن الجوزي وفي اسناده اسمعيل بن يحيى
كذاب **حديث** كانت امرأة من الجن تاتي
النبي صلى الله عليه وآله وسلم في نساء من قومها
فابطأت عليه ثم اتت فقال ما بطأك قالت
مات لنا ميت بارض الهند الخ وهو موضوع
وفي اسناده منقر بن الحكم بن ابراهيم بن سعد
بن مالك قال في الميزان منقر لا يدرى من ذا
لعله وضع هذا **حديث** ان ياجوج امة
وماجوج امة كل امة اربعمائة الف امة لا يموت
الرجل منهم حتى ينظر الى الف ذكر بين يديه

میزان نے یہ موضوع ہے اور اسکی اسناد مین محمد بن ایوب بن
سوید ہے موضوعات روایت کرتا ہی **حدیث** سلیمان علیہ
السلام کی انگوٹھی کا نقش یہ تہا نہین کوئی لائق عبادت
کی مگر اللہ محمد رسول اللہ کا ہی - اسکو ابن عدی نے جابر سے مرفوعا روایت
کیا ہی اور اسکی اسناد مین شیخ ابن ابی خالد ہی کہا میزان مین وہ
وضع سے متہم ہی اور یہ اسکے اباطیل سے ہی **حدیث** نبی صلی اللہ علیہ و
سلم نے ایکدن اپنے اصحابون سے حدیث بیان کی فرمایا ایک دن
سلیمان بیٹھا ہوا تہا کہ اوسنے ہوا کو بلایا اوسکو کہا تو زمین کے
ساتھہ ملجا الخ اسکو ابو بکر اسمعیلی نے انس سے مرفوعا روایت
کیا ہے کہا ابن جوزی نے موضوع ہے اکثر راوی اسکے مجہول
ہین اور عبد الرحمان بن قیس مجہول وضاع ہی **حدیث**
عیسے بن مریم کو جب اسکی مان نے معلم کی سپرد پڑہانے کیلیے کیا
معلم نے اسکو کہا بسم اللہ لکہہ کہا عیسے علیہ السلام نے
بسم اللہ کیا شئے ہی کہا معلم نے مین نہین جانتا عیسے علیہ
السلام نے اسکو کہا الخ
یہ موضوع ہی جیسا کہ ابن جوزی نے کہا ہی اور اسکی اسناد مین اسمعیل بن
یحیے کذاب ہی **حدیث** ایک عورت جنون سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس اپنی قوم کی عورتون مین آتی تہی (ایکدن) دیر لگا کر آئی
آن حضرت نے فرمایا تیری دیر کا کیا موجب ہے کہا اوسنے ملک ہند
مین ہمارے ایک میت ہو گئی تہی الخ یہ موضوع ہے اور اسکی
اسناد مین منقر بن الحکم بن ابراہیم بن سعد بن مالک ہے
کہا میزان مین منقر معلوم نہین کہ کون ہے شاید وہی
نے اسکو بنایا ہے **حدیث** یاجوج ایک امت ہے
اور ماجوج ایک امت ہی - ہر ایک امت چار لاکہہ امت
ہے کوئی مرد اون سے نہین مرتا تاکہ ہزار لڑکا جوان

من صلبہ کل قد حمل السلاح الخ رواہ ابن عدی
عن حذیفۃ مرفوعا و قال موضوع منکر و محمد
ابن اسحق العکاشی کذاب یصنع و قد اخرجہ ابن
ابی حاتم و ابن مردویۃ **حدیث** بینما نحن
قعود مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم علی
جبل من جبال تہامۃ اذ اقبل شیخ فی یدہ عصی
فسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم
فرد علیہ السلام فقال نغمۃ الجن من انت قال انا
ہامۃ بن الہیم بن لاقیس بن ابلیس الخ رواہ العقیلی
عن ابن عمر مرفوعا و ہو موضوع و فی اسنادہ
اسحق بن بشر الکاہلی وضاع بالاتفاق و قال
العقیلی لیس للحدیث اصل و قال فی المیزان ہو
باطل **حدیث** ان فضلۃ بن معاویۃ بعثہ
عمر الی حلوان فقام الی سفح جبل فاذن فقال اللہ
اکبر اللہ اکبر فاذا مجیب من الجبل یجیبہ کبرت
کبیرا یا فضلۃ ثم ذکر بقیۃ الفاظ الاذان و
ہو یجیبہ فسألوہ من ہو و طلبوا منہ ان یریہم
صورتہ فانفلق الجبل عن ہامۃ کالرحا ابیض
الراس و اللحیۃ علیہ طمران من صوف فقال السلام
علیکم و رحمۃ اللہ قلنا و علیک السلام و رحمۃ
اللہ من انت یرحمک اللہ قال انا زریب بن برثلا
وصی العبد الصالح عیسی بن مریم اسکننی ہذا
الجبل و دعا لی بطول البقاء الی نزولہ من السماء
الخ رواہ الخطیب عن ابن عمر و ابن ابی الدنیا قال ابن
المدینی لم یرو ہذا الامن وجہ مجہول و قال

اپنی پشت سے جو ہر ایک ہتہیار اٹہاتا ہو نہ دیکہے الخ اسکو ابن عدی
نے حذیفہ سے مرفوعا روایت کیا ہی اور کہا موضوع منکر ہے اور محمد
بن اسحق العکاشی کذاب وضاع ہے اور اسکو ابن ابی حاتم اور
ابن مردویہ نے بھی نکالا ہی **حدیث** ایک دن ہم رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ مکے کی پہاڑون سے ایک پہاڑ پر بیٹھے
تھے ناگاہ ایک شیخ آیا اوسکے ہاتہہ مین عصا تہا اوسنے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام دیا آنحضرت نی اوسکا جواب دیا
اور کہا ای جنون کی آواز تو کون ہے کہا اوسنے مین ہامہ
بن الہیم بن الاقیس بن ابلیس ہون الخ اسکو عقیلی نے ابن عمر
سے مرفوعا روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے اور اسکی اسناد
مین اسحق بن بشر الکاہلی وضاع بالاتفاق ہے اور کہا عقیلی
نے حدیث کا کچہہ اصل نہین ہے اور کہا میزان مین یہ باطل ہے
حدیث فضلہ بن معویہ کو عمر نے حلوان کیطرف بہیجا پس وہ
پہاڑ کی کوہان پر کہڑا ہو کر اذان دینے لگا جب کہا اوسنے اللہ
بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی تو (دیکہا) ایک مجیب پہاڑ کیطرف سے اسکو
جواب دیتا ہے ای فضلہ تکبیر کہی تو نے تکبیر کہے کر پہر اوسنے اذان کے
باقی الفاظ کا ذکر کیا اور اسکو جواب دیتا رہا لوگون نے اوس سے
پوچہا تو کون ہی اور اس سے اوسکی صورت دیکہنے کی خواہش کی
پس اوسکی کوپری چکی کیطرح پہاڑ پہٹ گیا (تو وہ شخص) سفید سر
اور ڈاہڑی اوس سے نکل آیا اوسپر دو چادرین صوف کی تہین اوسنے کہا
السلام علیکم و رحمۃ اللہ ہمنی کہا و علیک السلام و رحمۃ اللہ تو کون ہے
اللہ تجہپر رحم کری کہا اوسنے زریب بن برثلا عبد صالح یعنے عیسے علیہ السلام
کا وصی ہون مجھے اوسنے اس پہاڑ مین بسایا ہی اور میرے لیے اوسنے درازی عمر
کی آسمان سے اترنے تک کی ہی الخ اسکو خطیب نے ابن عمر اور ابن ابی الدنیا
سے روایت کی ہی کہا ابن المدینی نی یہ مروی نہین ہی مگر وجہ مجہول سے اور کہا

ابن الجوزی موضوع وقال الذهبی فی المیزان
عبد الرحمن بن ابراهیم الراسبی اتی عن مالك
بهذا الخبر الباطل وهو المتهم به انتهی وقد
اخرجه البیهقی وابو نعیم وروی ابن عدی عن ابن
عمر سمعت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم
یقول ان بعض وصیا عیسی بن مریم بالعراق
فان انت رایته فاقرأه منی السلام قال فی المیزان
هذا خبر باطل واسناده مظلم وعبد الله بن المغیرة
لیس بثقة **حدیث** ابن عباس قال قدم وفد
عبد القیس علی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم
فقال ایکم یعرف القس بن ساعدة الایادی قالوا
کلنا نعرفه یا رسول الله قال فما فعل قالوا هلك
قال اما انساه بعکاظ علی جمل احمر وهو یخطب
الناس وهو یقول ایها الناس اجتمعوا واسمعوا وعوا
من عاش مات ومن مات فات وکل ما هو آت آت
ان فی السماء لخبرا وان فی الارض لعبرا مهاد
موضوع وسقف مرفوع ونجوم تمور وبحار لا
تغور اقسم قس قسما حقا لئن کان فی الارض رضی
لیکونن سخطا ان لله لدینا هو احب الیه من دینکم
الذی انتم علیه ما لی اری الناس یذهبون فلا یرجعون
ارضوا فاقاموا ام ترکوا فناموا ثم قال ایکم یروی
شعره فانشده فی الذاهبین الاولین +
من القرون لنا بصائر + لما رایت مواردا +
للموت لیس لها مصادر + ورایت قومی نحوها +
یمضی الاکابر والاصاغر + لا یرجع الماضی الی +

[illegible]

ابن جوزی نے موضوع کہا ہی اور کہا ذہبی نے میزان میں عبد الرحمان بن ابراہیم
الراسبی مالک سے یہ خبر باطل لایا ہی اور یہ اسی سے متہم ہے انتہی
اور اسکو بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہی اور ابن عدی نے ابن عمر سے
روایت کی ہو کہا اونہوں نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
فرماتے تھے کہ بعض وصی عیسی بن مریم کے عراق میں زندہ ہیں پس اگر
تو اوسکو دیکھے تو میرا اوسکو سلام کہہ کہا میزان میں یہ خبر باطل ہے
اور اسناد اسکی مظلم ہے اور عبد اللہ بن مغیرہ ثقہ نہیں ہے **حدیث**
کہا ابن عباس نے قاصد قبیلہ عبد القیس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آئے اونکو آنحضرت نے فرمایا کون تم میں سے قس بن ساعدہ
الایادی کو پہچانتا ہے کہا اونہوں نے یا رسول اللہ ہم سب اسکو
جانتے ہیں فرمایا آپنے اوسکا کیا حال ہی کہا انہوں نے ہلاک ہو گیا
ہے فرمایا آنحضرت نے مجھے اوسکا یہ (موقعہ) نہیں بہولتا کہ عکاظ میں
سرخ اونٹ پر لوگوں کو خطبہ سناتا تہا اور کہتا تہا ای لوگو جمع ہو جاو
اور سنو اور نگاہ رکہو جسنے عیش کی وہ مرا اور جو مرا وہ فوت ہو گیا اور جو
ابھی آنیوالا ہی وہ آنیوالا ہی تحقیق آسمان میں نیکی ہی اور زمین میں
عبرت ہی (یعنے آسمان میں نیکی کام آئیگی اور زمین میں عبرت پکڑنی
چاہیئے) بچھونا زمین میں رکہی ہوئی اور چھت بلند کیا ہوا ہی اور ستارے ہیں
چمکتے اور دریا ہیں نہیں نیچے جاتا قس نے اللہ تعالی کی سچی قسم کہائی کہ اگر
(کوئی شخص) دنیا میں راضی رہی تو اوسپر اللہ کا غصہ نازل ہوگا اسلئے کہ
اللہ تعالے کا دین اسکے نزدیک زیادہ محبوب ہے تمہارے دین سے جسپر تم ہو
کیا ہوا ہی مجھکو کہ میں لوگوں کو (خراب) ہوتے دیکہتا ہوں اور لوٹتے نہیں ہیں
کیا راضی ہو کر کہڑے ہو رہے ہیں یا چہوڑکر سو رہے ہیں پہر فرمایا آنحضرت
نے کون تم میں سے یہ اشعار جانتا ہی پس انہوں نے پڑہے پہلے لوگوں کے چلے جانے
میں کئی زمانہ سے (یعنی مرنے میں) ہمارے لیے بصیرتیں ہیں + اسلیے کہ
میں موت کیطرف (لوگونکو) جاتے دیکہا ہی اس سے کوئی لوٹتا نہیں ہے

ولا من الباقين غابر + ايقنت انى لا محالة
حيث صار القوم صائر + رواه البغوى عن ابن
عباس مرفوعا ورواه الازدى عن ابى هريرة
مرفوعا بنحوه قال الازدى موضوع لا اصل له
وقد اخرج حديث ابن عباس الطبرانى و
البزار فى مسنده وفى اسناده محمد بن الحجاج اللخمى
وقد كذبه ابن معين والدارقطنى وغيرهما
ورواه البيهقى عن ابن عباس باسناد اخر فيه
القاسم بن عبد الله بن مهدى الاخميمى قال فى
الميزان روى حديثا باطلا وقال فى اللسان روى
حديثين باطلين وقال الدارقطنى انه متهم
بوضع الحديث وقد اورده ابن الجوزى فى الموضوعات
وله طرق والفاظ استوفاها صاحب اللآلى و
قال ابن حجر فى الاصابة قد افرد بعض الرواة
طرق حديث قس بن ساعدة وكلها ضعيفة
ومنها اخرجه عبد الله بن احمد فى زيادات
المسند قال فى اللآلى قال الامام محمد بن داود
الظاهرى فى كتاب الزهرة حدثنا احمد بن عبيد
السخرى حدثنا على بن محمد المدائنى حدثنا
محمد بن عبد الله بن اخى الزهرى عن عبيد الله
بن عبد الله عن سعد بن ابى وقاص فذكره ثم
قال فى اللآلى هذا الاسناد امثل طرق الحديث
فان ابن اخى الزهرى ومن فوقه من رجال الصحيح
و على بن محمد المدائنى ثقة واحمد بن عبيد قال
فيه ابن عدى صدوق له مناكير فلو وقف الحافظ

اور نہ کوئی باقیون سے پیچھے رہنے والا ہے + مینے یہ یقین کر لیا
ہے کہ ضرور جسکی طرف میری قوم گئی ہے مین بھی جانیوالا ہون +
اسکو بغوی نے ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور ازدی نے
ابی ہریرہ سے مرفوعاً اسکی مثل روایت کی ہے کہا ازدی نے موضوع
ہے اسکا کچھ اصل نہین ہے اور ابن عباس کی حدیث طبرانی اور
بزار مسند مین لایا ہے اور اسکی اسناد مین محمد بن الحجاج اللخمی
ہے اور ابن معین اور دارقطنی وغیرہ نے اسکی تکذیب کی ہے
اور بیہقی نے ابن عباس سے دوسرے اسناد سے روایت کی ہے اسمین
قاسم بن عبد اللہ بن مہدی الاخمیمی ہے کہا میزان مین
اوسنے حدیث باطل روایت کی ہے اور کہا لسان مین اوسنے
دو باطل حدیثین روایت کی ہین اور کہا دارقطنی نے اسکو
حدیث کی بنانے کی تہمت لگائی گئی ہے اور ابن جوزی اسکو موضوعات
مین لایا ہے اور اسکے لیے کئی طرق اور الفاظ ہین ان سب کو صاحب
لآلی لایا ہے اور کہا ابن حجر نے اصابہ مین بعض راوی قس بن
ساعدہ کی حدیث کے طرق سے منفرد ہوئے ہین اور سب کے سب ضعیف
ہین - بعض اون سے عبد اللہ بن احمد زیادات المسند
مین لایا ہے - کہا لآلی مین کہا امام محمد بن داود ظاہری
نے کتاب الزہرہ مین حدیث کی ہمسے عبید السخری نے
حدیث کی ہمسے علی بن محمد المدائنی نے حدیث کی ہمسے محمد
بن عبد اللہ بن اخی الزہری نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے
اوسنے سعد بن ابی وقاص سے پس اوسنے ذکر کی پہر کہا لآلی
مین یہ اسناد اور طرق حدیث سے بہت اچھی ہے اسلیے
ابن اخی الزہری اور اسکے اوپر کے صحیح کے راویون سے ہین
اور علی بن محمد المدائنی ثقہ ہے اور احمد بن عبید کہا اسکو
ابن عدی نے صدوق ہے لیکن اسکے لیے مناکیر ہین اگر حافظ

ابن حجر علی هذه الطریق لحکم للحدیث بالحسن
لما تقدم من الطریق خصوصًا الطریق التی
فی زیادات الزهد لابن حنبل فانه مرسل قوی
الاسناد فاذا ضم الی هذه الطریق الموصولة
التی لیس فیها واه ولا متهم حکم بحسنه بلا
توقف انتهی **حدیث** المؤمن مؤتمن علی نسبه
ذکره فی المقاصد و قال بیض له شیخنا یعنی ابن
حجر و اظنه من قول مالک و غیره **حدیث**
المؤمن یسیر المؤنة قال الصغانی هو موضوع
حدیث من سر المؤمن فقد سرنی و من سرنی
فقد سر الله فی اسناده وضاع **حدیث**
المؤمن غر کریم و المنافق خب لئیم قال القزوینی هو
موضوع **حدیث** الجماعة رحمة و الفرقة عذاب
قال فی المقاصد فی سنده ضعف لکن له شواهد
حدیث تفترق امتی علی سبعین او احدی
و سبعین فرقة کلهم فی الجنة الا فرقة واحدة
قالوا یا رسول الله من هم قال الزنادقة و القدریة
رواه العقیلی هذا حدیث لا یرجع منه الی صحة و
رواه الدارقطنی قال العلماء وضعه الابرد بن الاشرس
قال فی المیزان هو کذاب وضاع **حدیث**
تفترق امتی علی ثلاث و سبعین فرقة کلها
فی النار الا واحدة قالوا من هی یا رسول الله قال
ما انا علیه و اصحابی الیوم قال فی المقاصد حسن
صحیح و روی عن ابی هریرة و سعد و ابن عمر و انس و
جابر و غیرهم **حدیث** الزندیق هذه مجوس

ابن حجر نے اس حدیث پر توقف کیا ہے تو اسپر حکم حسن کا
بسبب پچھلے طریق کے کیا جائیگا خصوصًا وہ طریق جو ابن حنبل
کی زیادات الزہد میں وہ مرسل قوی الاسناد ہے پھر جب وہ اس
اس طریق موصول کے ساتھ جسمیں نہ کوئی واہی ہے اور نہ کوئی
متہم ہے ملایا جائے تو اوسپر حکم حسن کا بلا توقف کیا جائیگا
انتہی **حدیث** مومن اپنی نسب پر امانت دار ہے یہ مقاصد
مین مذکور ہے اور ہمارے شیخ ابن حجر نے اسکے لیے سفیدی چھوڑی
ہے اور میں ظن کرتا ہوں کہ یہ قول مالک وغیرہ کا ہے **حدیث**
مومن کا بوجہ کم ہے۔ کہا صغانی نے یہ موضوع ہے **حدیث**
جسنے مومن کو خوش کیا اوسنے مجھے خوش کیا اور جسنے مجھے خوش
کیا اوسنے اللہ تعالی کو خوش کیا اسکی اسناد میں وضاع ہے +
حدیث مومن فریب کھا جانیوالا ہے اور کریم ہے اور منافق پوشیدہ
کرنیوالا بخیل ہے۔ کہا قزوینی نے یہ موضوع ہے **حدیث**
جماعت رحمت ہے اور فرقت عذاب ہے۔ کہا مقاصد میں اسکی سند
مین ضعف ہے لیکن اسکے لیے شاہد ہیں **حدیث** میری امت
یا اکہتر فرقوں پر متفرق ہوگی سب کے سب جنت میں جائینگے مگر
ایک فرقہ کہا لوگوں نے یا رسول اللہ وہ کون ہیں فرمایا زندیقیہ
اور قدریہ۔ اسکو عقیلی نے انس سے مرفوعًا روایت کیا ہے
اور اسکی اسناد میں راوی مجہول ہے اور کہا عقیلی نے یہ حدیث
صحیح نہیں ہے اور اسکو دارقطنی نے روایت کیا ہے کہا عالموں نے
اسکو ابن الاشرس نے بنایا ہے کہا میزان میں یہ کذاب وضاع ہے **حدیث**
میری امت تہتر فرقوں پر متفرق ہوگی سب کے سب آگ میں جائینگے مگر ایک فرقہ
کہا لوگوں نے یا رسول اللہ وہ کون ہے فرمایا جسپر میں ہوں اور آج کے دن میرے
اصحاب ہیں۔ کہا مقاصد میں حسن صحیح ہے اور ابو ہریرہ اور سعد اور ابن عمر
اور انس اور جابر وغیرہ سے بھی مروی ہے **حدیث** زندیق اس امت کے مجوس ہیں

الامة ان مرضوا فلا تعودوهم وان ماتوا فلا
تشهدوهم ذكره في المقاصد وقال موضوع حديث
صنفان من امتي ليس لهما في الاسلام نصيب
القدرية والمرجية قال في المقاصد موضوع
حديث ان لكل امة مجوسا وان مجوس هذه
الامة القدرية فلا تعودوهم ان مرضوا ولا
تصلوا عليهم ان ماتوا في اسناده جعفر بن الحرث
وليس بشيء وله طرق اوردها صاحب اللآلي و
اطال الكلام ورد على ابن الجوزي حيث زعم انه
موضوع فليراجع حديث الامر المفظع والشر
الذي لا ينقطع اظهار البدع رواه الحاكم وقال
ابن الجوزي لا يصح ورواه الطبراني حديث
اياكم والركون الى اصحاب الاهواء فانهم بطروا
النعمة واظهروا البدعة وخالفوا السنة ونطقوا
بالشبهة الخ رواه ابن عدي عن ابن عمر مرفوعا وقال
كذب موضوع حديث اذا كان سنة من
خمس وثلاثين ومائة خرج مردة الشياطين
كان حبسهم سليمان بن داود في جزيرة العرب
فذهب تسعة اعشارهم الى العراق يجادلونهم
وعشر بالشام رواه العقيلي عن ابي سعيد مرفوعا
وقال لا اصل لهذا الحديث ورواه ابن عدي قال
في الميزان هذا خبر باطل والمتهم بوضعه الصبح
ابن مجالد لا يدري من هو حديث من اعرض
عن صاحب بدعة بوجهه بغضا له في الله ملأ
الله قلبه امنا وايمانا ومن انتهر صاحب بدعة امنه الله

اگر بیمار ہوں اونکی عیادت نہ کرو اور اگر مرین تو اونکے (جنازے)
پر حاضر نہ ہو۔ یہ مقاصد مین مذکور ہے اور کہا موضوع ہے حدیث
دو گروہ ہین میری امت سے اونکے لیے اسلام سے کچھ نصیب نہین ہے
قدریہ اور مرجیہ کہا مقاصد مین موضوع ہے حدیث
ہر امت مین مجوس ہین اور مجوس اس امت کی قدریہ ہین اگر بیمار ہوں
اونکی عیادت نہ کرو اور اگر مرین اپنر رحمت نہ بھیجو اسکی اسناد
مین جعفر بن الحارث ہے۔ اور وہ کچھ شیئے نہین ہے اور
اسکے لیے کئی طرق ہین اونکو صاحب لآلی لایا ہے اور اسنے
بہت لمبی کلام کی ہے اور ابن جوزی کے اس قول کا (کہ یہ
موضوع) ہے رد کیا ہے۔ اسکی طرف رجوع کر حدیث امر
خوفناک اور برا نہ قطع ہونیوالا بدعت کا پیدا کرنا ہے۔ اسکو حاکم نے
روایت کیا ہے اور کہا ابن جوزی نے صحیح نہین ہے۔ اور طبرانی نے
بھی روایت کی ہے حدیث بچو تم خواہش والون کی طرف
میل کرنیسے اسلیے کہ وہ نعمت مین خوش ہوئی ہین اور بدعت
کو ظاہر کیا ہے اور سنت کی مخالف ہوئی ہین اور شبہات سے کلام
کی ہے الخ اور اسکو ابن عدی نے ابن عمر سے مرفوعا روایت کیا ہے اور کہا
کذب موضوع ہے حدیث جب ایک سو پینتیس سن ہوگا تو سرکش
شیطان جنکو سلیمان بن داود علیہ السلام نے جزیرہ عرب مین قید کیا ہے
نکلینگے تو نو حصے عراق کیطرف جائینگے اور ایک حصہ شام مین جائیگا
اسکو عقیلی نے ابی سعید سے مرفوعا ... روایت کیا ہے اور کہا
اس حدیث کا کچھ اصل نہین ہے اور ابن عدی نے بھی روایت کی ہے
اور کہا میزان مین یہ خبر باطل ہے اور متہم ساتھ وضع کے صباح بن
مجالد ہے معلوم نہین کہ وہ کون ہے حدیث جو شخص بدعتی سے
اسکے منہ پر بسبب بغض اللہ تعالی کے اعراض کرے اللہ تعالی اسکے دل کو
امن اور ایمان سے پر کر دیتا اور جو شخص بدعتی کو جھڑکے اسکو اللہ تعالی

يوم الفزع الاكبر ومن سلم على صاحب بدعة
ولقيه بالبشرى واستقبله بما يسره فقد استخف
بما انزل على محمد قال ابن الجوزي والصغاني
موضوع ورواه ابن عساكر بنحوه وروي بالفاظ لا
يصح منها شيئ حديث اذا كان اخر الزمان
واختلفت الاهواء فعليكم بدين البادية و
النساء رواه ابن حبان عن ابن عمر مرفوعا قال ابن
الجوزي لا يصح محمد بن الحرث الحارثي ليس بشيئ
وشيخه كذلك حدث عن ابيه بنسخة موضوعة و
انما يعرف هذا من قول عمر بن عبد العزيز قال
في اللآلي محمد بن الحرث من رجال ابن ماجة وقال
في الميزان هذا الحديث من عجائبه وقال الصغاني
موضوع وقال في المقاصد لا اصل له بهذا اللفظ و
روي بلفظ عليكم بدين العجائز قال ابن طاهر
لم نقف له على اصل حديث اذا كان يوم القيمة
جمع الله الاولين والاخرين فالسعيد من وجد لقدمه
موضعا فينادي مناد من تحت العرش الا من برأ
من ذنبه والزم نفسه فليدخل الجنة رواه
العقيلي وهو موضوع افته جعفر بن جعفر بن فرقد
وهو قدري فوضع على مذهبه حديث
بعثت داعيا ومبلغا وليس الي من الهدى شيئ و
جعل ابليس مزينا وليس له من الضلالة شيئ رواه
العقيلي وقال خالد بن عبد الرحمن بن الهيثم ليس
بمعروف بالنقل وحديثه غير محفوظ ولا
يعرف له اصل قال في اللآلي اخرجه ابن عدي و

بڑی گھبراہٹ کے دن میں (یعنے قیامت) امن دیگا اور جو شخص بدعتی
پر سلام کہے اور خوشی سے اوسکی ملاقات کرے اور اوس چیز سے اسکا
استقبال کرے جس سے وہ خوش ہوتا ہے تو اوسنے اس چیز کو جو محمد پر نازل
ہوئی ہے خفیف جانا۔ کہا ابن جوزی نے اور صغانی نے موضوع ہے
اور ابن عساکر نے اسکی مثل روایت کی ہے اور روایت کی ایسے الفاظ سے
روایت کی ہے کہ صحیح اون سے کوئی شیئ نہیں ہے حدیث جب آخر
زمانہ ہوگا اور خواہشین مختلف ہونگی تو جنگلیون اور عورتونکا
دین اختیار کرو اسکو ابن حبان نے ابن عمر سے مرفوعا روایت کیا ہے کہا ابن
جوزی نے صحیح نہیں ہے محمد بن الحارث الحارثی کچھ شیئ نہیں ہے
اور استاد اسکا بھی ایسا ہی ہے اوسنے اپنے باپ سے ایک نسخہ موضوعہ روایت
کیا ہے اور یہ بات قول عمر بن عبد العزیز سے معلوم ہوئی ہے کہا لآلی میں
محمد بن حارث راوی ابن ماجہ کا ہے اور کہا میزان میں یہ حدیث اسکی
عجائبات سے ہے اور کہا صغانی نے موضوع ہے اور کہا مقاصد میں اسکا
ان الفاظ سے کچھ اصل نہیں ہے اور ان الفاظ سے مروی ہے لازم پکڑو
بوڑھیونکا دین کہا ابن طاہر نے اسکی اصل پر واقف نہیں ہوئی ہے حدیث
جب روز قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالے اگلے پچھلونکو جمع کریگا پس
نیک وہ ہے جسنے اپنے قدمونکے لیے جگہ پائی پھر ایک آواز دینے والا عرش کے
نیچے سے آواز دیگا خبردار جسنے اپنے رب کو گناہونکی طرف نسبت کرنے سے
بری کیا اور اپنے نفس پر الزام لگایا تو چاہیے کہ جنت میں داخل ہو جاوے
اسکو عقیلی نے روایت کیا ہے اور یہ موضوع ہے آفت اسکی جعفر بن جعفر
بن فرقد ہے اور وہ قدری ہے اپنے دین کے موافق اوسنے بنالی ہے حدیث
میں لوگونکو انکی طرف بلانے اور احکام پہونچانیکے لیے بھیجا گیا
ہوں اور میرے اختیار میں کسی کی ہدایت نہیں ہے اور شیطان زینت
دیتا ہے اور اسکے اختیار میں گمراہی کسی کی نہیں ہے اسکو عقیلی نے
روایت کیا ہے اور کہا خالد بن عبد الرحمان بن الہیثم ساتھہ نقل

قال فی قلبی من هذا الحدیث شیٔ ولا ادری سمع
خالد من سماک بن حرب ام لا ولا اشک ان
خالدا هذا هو الخراسانی وکان الحدیث عنه مرسل
عن سماک انتهی وخالد الخراسانی روی له ابو داود
والنسائی ووثقه ابن معین وقال ابو حاتم لا
باس به وحینئذ فلیس فی الحدیث الا الارسال
حدیث انه تماری ابو بکر وعمر فی القدر فقضی
بینهما صلی الله علیه وآله وسلم باثبات خیره وشره و
ضره ونفعه وحلوه ومره هو موضوع افته یحیی بن
ذکریا قال فیه ابن معین هو دجال هذه الامة
وله طرق ذکرها صاحب اللآلی **حدیث** ما کانت
زندقة الا واصلها التکذیب بالقدر رواه الحارث
فی مسنده عن ابی هریرة مرفوعا وابن عدی
عن سهل بن سعد مرفوعا وهو موضوع وافته
بحر بن کثیر قال فی اللآلی له شواهد ثم ذکرها
حدیث لعن الله المرجیة قوم یتکلمون علی
الایمان بغیر علم فیقولون ان الصلوة والزکوة
والحج لیست بفریضة فان عمل فحسن وان لم یعمل
فلیس علیه شیٔ رواه ابن عدی عن ابن عباس رض
مرفوعا وفی اسناده وضاع وقال فی المیزان
انه موضوع بیقین **حدیث** هلاک امتی
فی ثلاث العصبیة والقدریة والروایة من
غیر تثبت رواه العقیلی عن ابن عباس مرفوعا
وهو موضوع والمتهم به ابن سمعان **حدیث**
المرجیة والقدریة والروافض والخوارج تسلب منهم

کہا ہے میرے دل میں اس سے کچھ شبہ ہے اور میں نہیں جانتا کہ خالد نے
سماک بن حرب سے سنا ہے یا نہیں اور میں شک نہیں کرتا کہ یہ خالد
خراسانی ہے اور یہ حدیث اسکی سماک سے مرسل ہے انتہی اور خالد
خراسانی سے ابو داؤد اور نسائی نے روایت کی ہے اور ابن معین نے
اسکی توثیق کی ہے اور کہا ابو حاتم نے اسکا کچھ خوف نہیں ہے
اور اسوقت حدیث میں سوائے ارسال کی کچھ شبہ نہیں رہا +
حدیث ابو بکر اور عمر نے قدر کی باب میں جھگڑا کیا پس رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے خیر اور شر اور ضرر اور نفع اور میٹھا اور
کڑوا کے ثابت رکھنے سے فرمایا۔ یہ موضوع ہے آفت اسکی یحیے بن
زکریا ہے کہا ابن معین نے یہ دجال اس امت کا ہے اور اسکے لیے کئی
طرق ہیں اونکو صاحب لآلی نے ذکر کیا ہے **حدیث** زندیقوں کا
اصل کچھ نہیں مگر قدر کا جھٹلانا۔ اسکو حارث نے مسند میں ابی ہریرہ سے
مرفوعا اور عدی نے سہیل بن سعد سے مرفوعا روایت کیا ہے اور یہ موضوع
ہے۔ اور آفت اسکی بحر بن کثیر ہے۔ کہا لآلی میں اسکے لیے
کئی شاہد ہیں۔ پھر اوس نے انکو ذکر کیا ہے **حدیث**
اللہ تعالے مرجیہ پر لعنت کرے وہ ایک قوم ہے جو ایمان پر
بغیر علم کے کلام کرتے ہیں کہتے ہیں نماز اور زکوٰۃ اور حج فرض نہیں
ہیں اگر یہ عمل میں لائے جاویں تو بہتر ہیں اور اگر نہ عمل میں لائے
جائیں تو بھی کچھ ضرر نہیں ہے اسکو ابن عدی نے ابن عباس سے
مرفوعا روایت کیا ہے اور اسکی اسناد میں وضاع ہے اور کہا میزان
میں یہ بالیقین موضوع ہے **حدیث** میری امت کی ہلاکت
تین میں ہے عصبیہ اور قدریہ اور روایہ بغیر ثبت کے اسکو
عقیلی نے ابن عباس رض سے مرفوعا روایت کیا ہے اور یہ موضوع
ہے۔ اور متہم ساتھ اسکے ابن سمعان ہے **حدیث**
مرجیہ اور قدریہ اور روافض اور خوارج ان سے

ربع التوحيد فيلقون الله كفارا خالدين
مخلدين في النار رواه ابن حبان عن انس مرفوعا
وهو موضوع وفي اسناده محمد بن يحيى بن
رزين وهو دجال يضع حديث المنافق يملك
عينيه يبكي متى شاء انما يثبت لكنه ورد في
التورية حديث من لم تكن عنده صدقة
فليلعن اليهود لا يصح حديث من قال في دينا
برايه فاقتلوه قال في الوجيز وضعه اسحق الملطي
حديث لا يكفر احد الا بجحوده بما اقر به
قال في المختصر ضعيف قلت ما اظنه من كلام
النبوة حديث لا تسافروا والقمر في العقرب
قال الصغاني موضوع حديث يا علي اذا
تزودت فلا تنس البصل قال في المقاصد كذب
بحت حديث لا يركبن احدكم البحر عند
ارتجاجه قال الصغاني موضوع حديث
لولا صبيان رضع ومشائخ ركع وبهائم رتع لصب
عليكم العذاب صبا ذكره في المختصر حديث
لا يكتب الله على ابن ادم ذنبا اربعين سنة اذا
كان مسلما ثم تلا حتى اذا بلغ اشده وبلغ اربعين
سنة هو موضوع حديث اذا الف القلب
الاعراض عن الله ابتلاه الله بالوقيعة في
الصالحين لا اصل له حديث ان من عباد الله
من لو اقسم على الله لابره قال القزويني موضوع
حديث عند ذكر الصالحين تنزل الرحمة
قال العراقي وابن حجر لا اصل له في المرفوع وانما هو

چوتہا حصہ توحید کا سلب کیا گیا ہے پس اللہ تعالی سے کافر ہو کر
ملینگے ہمیشہ آگ مین رہینگے اسکو ابن حبان نے انس سے مرفوعا روایت کیا
اور یہ موضوع ہے اور اسکی اسناد مین محمد بن یحیی بن رزین ہے اور وہ دجال
وضاع ہے حدیث منافق اپنی آنکھون کا مالک ہے روتا ہے جب چاہتا
ہے یہ ثابت نہین ہوئی لیکن توریت مین وارد ہوئی ہے حدیث
جسکے پاس صدقہ نہو تو چاہیئے کہ یہود پر لعنت کرے یہ صحیح نہین ہے
حدیث جو شخص ہمارے دین مین فکر سے بات کرے اوسکو قتل کرو
کہا وجیز مین اسکو اسحق الملطی نے بنایا ہے حدیث کوئی کافر نہین ہوتا
مگر ساتھہ انکار کرنے اس چیز کے جسکا اوسنے اقرار کیا ہے کہا مختصر مین
ضعیف ہے مین کہتا ہون کہ یہ کلام نبوت سے نہین ہے حدیث
نہ سفر کرو اوس وقت مین جب چاند برج عقرب مین ہو کہا صغانی نے
موضوع ہے حدیث اے علی جب توشہ پکڑے تو پیاز مت بہول کہا
مقاصد مین یہ محض کذب ہے حدیث کوئی تم مین سے دریا کے
موج مارنے کے وقت اسمین سوار نہو کہا صغانی نے موضوع ہے حدیث
اگر لڑکے دودھ پیتے اور بوڑھے رکوع کرتے اور جانور نہ چرتے تو تمپر خوب
عذاب واقع ہوتا یہ مختصر مین مذکور ہے حدیث اللہ تعالی آدم پر
چالیس برس تک گناہ نہین لکھتا جب مسلمان ہو پہر آنحضرت نے
یہ آیت پڑہی کہ جب اپنی جوانی کو پہونچا اور چالیس برس کو پہونچا یہ موضوع
ہے حدیث جب (کسی کا) دل اللہ تعالی سے اعراض کی الفت کرتا ہے
تو اوسکو اللہ تعالی نیکیون مین واقع کرنیکے ساتھہ آزمایش کرتا ہے
(یعنے جب کوئی اللہ تعالی سے اعراض کرتا ہے اللہ تعالی اسکا نصیب شکوہ
نیک لوگون کا کرتا ہے) اسکا کچھ اصل نہین ہے حدیث بعضے اللہ تعالی
کے بندے ایسے ہین کہ اگر اللہ تعالی پر قسم کرین انکو اللہ تعالی بری کرتا ہے کہا
قزوینی نے موضوع ہے حدیث نیک لوگون کے ذکر کیوقت رحمت نازل ہوتی
ہے کہا عراقی اور ابن حجر نے اسکا مرفوعا کچھ اصل نہین ہے لیکن یہ

من قول ابن عيينة حديث اذا احب الله
عبدا ابتلاه واذا ابتلاه اقتناه قيل وما اقتناه
قال لم يترك له اهلا ولا مالا رواه الطبراني في
له الفاظ وفي اسناده من ينسب الى الوضع وله شواهد
حديث احذروا صفر الوجوه رواه في
المقاصد عن ابن عباس فهو اذا لم يكن
من علة او سهر فانه من غل وروى مثله عن
انس مرفوعا بلا سند قال ابن حجر انه لم يقف له
على سند قال السخاوي اسنده ابو نعيم
حديث اياك والاشقر الازرق فانه من
تحت قرنه الى قدمه مكر وخديعة وغدر ذكره
الديلمي عن ابن عمر مرفوعا ولم يسنده حديث
لو علم الله في الخصيان خيرا لاخرج من اصلابهم ذرية
توحد الله ولكن علم ان لا خير فيهم فاجبهم
وكذا ما ورد في هذا المعنى من مدح و
قدح فهو باطل لكن قال الشافعي اربعة لا يعبأ
الله بهم زهد خصي وتقوى جندي وامانة امرأة
وعبادة صبي حديث ان دين النبي صلى
الله عليه وآله وسلم لا يبقى بعد وفاته الى القيمة
الف سنة قال النووي باطل لا اصل له حديث
لا يكره الفتنة في آخر الزمان فانها تبير
تهلك المنافقين قال ابن بطال وابن حجر انه
باطل مردود حديث قوم في آخر الزمان يبيتون
ويصبحون قردة وخنازير قال القزويني موضوع
حديث يكون قوم في آخر الزمان يخضبون

قول ابن عیینہ کا ہی حدیث جسوقت اللہ تعالی کسی بندی
کو دوست رکھتا ہی اوسکو مصیبت مین ڈالتا ہی اور جب مصیبت مین
ڈالتا ہی تو اوسکو خانہ نشین کرتا ہی کہا گیا خانہ نشین کے کیا معنی اسکے
فرمایا اوسکا اہل اور مال نہین چھوڑتا اسکو طبرانی نے روایت کیا ہی اور
کئی الفاظ ہین اور اسکی اسناد مین وہ شخص ہے جو وضع کیطرف منسوب
ہے اور اسکے لیے کئی شاہد ہین حدیث زرد منہ والون سے خوف کرو اسکو
مقاصد مین ابن عباس سے مرفوعا روایت کیا ہی اور زیادہ کیا
اگر وہ زردی بیماری یا بیداری سے نہو تو کھوٹ سے ہوگی اور
مثل اسکی انس سے مرفوعا بلا سند مروی ہے کہا ابن حجر نے سند پر
واقف نہین ہوا کہا سخاوی نے اسکو ابو نعیم نے مسند کیا ہے
حدیث سرخ سفید گھوڑی سے بچو اسلیے کہ وہ قرن سے (یعنی سر)
لیکر پاؤن تک مکر اور فریب اور غدر ہی اسکو دیلمی نے ابن عمر
سے مرفوعا روایت کیا ہی اور اوسنے اسکو مسند نہین کیا حدیث
اگر اللہ تعالی ہیجڑون مین نیکی جانتا تو اونکی پیٹھ سے اولاد نکالتا جو اللہ تعالی
کی عبادت کرتی لیکن اوسنے معلوم کرلیا ہی کہ انمین نیکی نہین ہے
اسلیے اوسنے اونکی نسل قطع کی ہی یہ صحیح نہین اور اسیطرح جو اسکے
معنے مین مدح یا قدح سے وارد ہوا ہے باطل ہے لیکن شافعی نے کہا
چار کا اللہ تعالی اعتبار نہین کرتا زاہد خصی اور تقوی جندی اور عورت
کی امانت اور لڑکے کی عبادت حدیث دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
اسکی وفات کے بعد ہزار برس قیامت تک باقی نہ رہیگا کہا نووی
نے باطل ہے اسکا کچھ اصل نہین ہے حدیث آخر زمانہ مین فتنہ
برا نہین ہے اسلیے کہ منافقون کو ہلاک کرتا ہے کہا ابن بطال اور
ابن حجر نے یہ باطل مردود ہی حدیث ایک قوم آخر زمانہ مین
رات گذارے گی اور صبح کو بندر اور سور بنجائیگی کہا قزوینی
نے موضوع ہی حدیث آخر زمانہ مین ایک قوم ہوگی

بهذا السواد كحواصل الحمام لا يجدون
رائحة الجنة قال القزويني موضوع وقد
اخرجه احمد وابو داود وغيرهما **حديث**
عند راس المائة سنة يبعث الله ريحًا
باردة طيبة تقبض فيها روح كل مؤمن
قيل باطل قد كذبه الوجود وقيل بل
صحيح روي بطرق صحاح وهذه المائة
هي المائة التي قرب الساعة ومن قطع بكذبه
ظن انها المائة الاولى من الهجرة وقال في
الوجيز قال ابن عدي فيه بعض الضعف
وقد اخرجه الحاكم في المستدرك وصححه
واقره الذهبي **حديث** ليأتين على
الناس زمان ينافق بعضهم بعضا لا ينجو
الا من كان جلس بيته في اسناده متهم بالكذب
حديث من فر بدينه من ارض الى
ارض مخافة الفتنة على نفسه ودينه كتب
عند الله صديقا فاذا مات قبضه الله عز
وجل شهيدا في اسناده وضاع **حديث**
لا يولد بعد المائة مولود لله فيه حاجة قال
احمد ليس بصحيح كيف وكثير من الائمة ولد
بعد ذلك **حديث** زينة الدنيا سنة
خمس وعشرين ومائة هو موضوع **حديث**
لا مهدي الا عيسى بن مريم قال الصغاني موضوع
حديث اخر من يدخل الجنة رجل من
جهينة فيقول له اهل الجنة هل بقي احد يعذب

اس سیاہی سے خضاب کرینگے مثل کبوتروں کی پوٹوں کی۔
وہ جنت کی بو نہ پائینگے۔ کہا قزوینی نے موضوع ہے اور اسکو
احمد اور ابوداؤد وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے **حدیث**
سو سال کے سر پر ایک ہوا ہے اوسمین اللہ تعالی ہوا سرد پاک
اوٹھائیگا۔ اوسمین روح ہر مومن کا قبض کیا جائیگا۔ کہا گیا
ہے باطل ہے وجود اسکی تکذیب کرتا ہے اور کہا گیا ہے بلکہ
صحیح ہے صحیح طرق سے مروی ہے اور (مراد) اس سو سے وہ سو ہے
جو قیامت کے قریب ہے۔ اور جسنے اسکی تکذیب یقین کیا ہے
اوسنے ظن کیا ہے کہ (مراد) اس سے پہلا سو ہجرت کا ہے اور
کہا وجیز مین کہا ابن عدی نے اسمین بعض ضعف ہے اور
حاکم اسکو مستدرک مین لایا ہے اور اوسنے تصحیح بھی کی
کی ہے اور ذہبی نے اسکو ثابت رکھا ہے **حدیث** لوگون
پر ایک زمانہ آئیگا بعض بعض کو منافق جانیگا کوئی نہ بچیگا
مگر وہ شخص جو اپنے گھر مین بیٹھ رہا اسکی اسناد مین متہم
بالکذب ہے **حدیث** جو شخص اپنے دین کے لیے ایک زمین
سے دوسری زمین کیطرف اپنے نفس اور دین پر فتنہ کے خوف کے
مارے بھاگ گیا اللہ تعالی کے نزدیک صدیق لکھا جاتا ہے پس جب مرتا
ہے اسکو اللہ تعالی شہید کر کے قبض کرتا ہے اسکی اسناد مین وضاع
ہے **حدیث** سو سال کے بعد کوئی مولود نہ پیدا ہوگا کہ اللہ تعالی کو اسکی
کچھ حاجت ہو کہا احمد نے یہ صحیح نہیں ہے کسطرح صحیح ہو سکتی ہے حالانکہ
بہت امام اسکے بعد پیدا ہوئے ہین **حدیث** زینت دنیا کی ایک سو
پچیس سن مین ہے یہ موضوع ہے **حدیث** نہین کوئی
مہدی مگر عیسے بیٹا مریم کا۔ کہا صغانی نے موضوع
ہے **حدیث** آخر سب سے جنت مین ایک مرد جہینہ سے
جائیگا۔ اوس سے جنتی پوچھینگے کیا کوئی عذاب مین باقی

فيقول لا فيقولون عند جهينة [illegible]
اليقين قال في الذيل هذا [illegible]
حديث انه صلى الله تعالى [illegible]
وسلم سال ربه ان يجعل [illegible]
اليه لئلا يطلع على مساوي [illegible]
الله اليه هم امتك وهم عبادي [illegible]
منك لا اجعل حسابهم الى غيري [illegible]
المختصر لم يوجد وقال في الذيل في اسناده
محمد بن ايوب كذاب حديث شفاعتي
للجبابرة من امتي قال المختصر في اسناده
مامون مشهور بالوضع حديث
اكثروا من الاصدقاء فان لكم شفعاء بعضكم
في بعض في اسناده محمد بن النضر وليس بثقة
وكذا حديث اكثروا من المعارف من المؤمنين
فان لكل مؤمن شفاعة عند الله يوم القيمة
في اسناده اصرم وهو كذاب حديث
ان العبد ليقف بين يدي الله فيطول
الله وقفه حتى يصيبه من ذلك كرب شديد
فيقول يا رب ارحمني اليوم فيقول فهل
رحمت شيئا من اجلي فارحمك هات ولو
عصفورا فكان الصحابة ومن مضى
من سلف هذه الامة يتبايعون العصافير
فيعتقونها قال في الذيل في اسناده طلحة
بن زيد منكر الحديث وقال احمد كان يضع
حديث من علم ان الله يغفر له فهو

کہے گا کوئی نہیں ہے پھر کہیں گے جہینہ کے پاس یقینی خبر ہے
کہا ذیل میں یہ حدیث باطل ہے حدیث رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے رب سے سوال کیا کہ میری
امت کا حساب میرے (ہاتھہ) میں کر دے تاکہ اونکی برائیوں
پر سوا میرے کوئی اطلاع نہ پائے پس اللہ تعالے نے آنحضرت
[illegible] بندے ہیں اور میں تجھ سے زیادہ رحیم ہوں
[illegible] مختصر
[illegible]
میں نہیں پائی گئی۔ اور ذیل میں [illegible]
ایوب کذاب ہے حدیث میری شفاعت میری امت کے
سرکشوں کے لیے ہے۔ کہا مختصر میں اسکی اسناد میں
مامون ہے جو مشہور ساتھہ وضع کے ہے حدیث
دوست بہت بناؤ اسلیے کہ تم ایکدوسرے کے شفیع ہو۔ اسکی
اسناد میں محمد بن نضر ہے یہ ثقہ نہیں ہے اور ایسا ہی یہ
حدیث ہے مومنوں سے دوستی بہت پیدا کرو اسلیے کہ ہر مومن
قیامت کے دن اللہ تعالے کے نزدیک شفاعت کریگا۔ اسکی اسناد
میں اصرم ہے اور وہ کذاب ہے حدیث آدمی اللہ تعالے
کے روبرو بہت دیر تک کھڑا رہے گا تاکہ جب اسکو بہت
سختی پہونچیگی کہیگا۔ اے میرے رب آجکے دن مجھپر رحمت
کر پس کہیگا پروردگار کیا تو نے کبھی میرے لیے کسی
چیز پر رحمت کی ہے تاکہ میں بھی تجھپر رحمت کروں۔ لاؤ اگرچہ
چڑیا ہو۔ پس اسی لیے صحابہ اور سلف اس امت کے
چڑیوں کو خریدتے تھے اور اونکو آزاد کر دیتے تھے (یعنی
چھوڑ دیتے تھے) کہا ذیل میں اسکی اسناد میں طلحہ بن زید
منکر الحدیث ہے۔ اور کہا احمد نے وضع کرتا تھا حدیث
جسنے یہ جان لیا کہ اللہ تعالے اسکو بخشیگا پس یا وہ

مغفور له قال فی الذیل اختلقه الطالکانی
حدیث خلق الله جهنم من فضل رحمته
سوطا یسوق الله به عباده الی الجنة قال
فی المختصر لم یوجد **حدیث** ما زال النبی
[illegible] الله علیه وآله وسلم یسال فی امته
[illegible]قیل له اما ترضی وقد انزلت علیک
الایة وان ربک لذو مغفرة للناس علی
ظلمهم قال فی المختصر لم یوجد

بخشا جاتا ہے - کہا ذیل میں یہ طالکانی نے بنائی ہے
حدیث اللہ تعالے نے اپنے فضل رحمت سے دوزخ کو کوڑا
بنایا ہے اللہ تعالے اس سے اپنے بندوں کو جنت کیطرف کھینچے
جائیگا [illegible] نہیں پائی گئی حدیث ہمیشہ نبی صلی اللہ
علیہ [illegible]ل کرتے رہے امت کے لئے کہا گیا کیا تم
راضی نہیں [illegible] حال آنکہ یہ آیت تیرے نازل کی گئی
ہے - اور رب تیرا البتہ صاحب بخشش کا ہے واسطے
آدمیوں کے اونکے ظلم پر - کہا مختصر میں نہیں پائی گئی فقط

من قول المؤلف

والی هنا انتهی الکتاب بقلم مؤلفه الراجی مغفرته و رضوانه محمد
ابن علی بن محمد الشوکانی غفر الله لهم حامدا و مصلیا علی رسوله و
آله وکان الفراغ من تالیفه ضحوة یوم الاربعاء الحادی عشر شهر محرم سنة ۱۲۲۳

خاتمة الطبع

واضح ہو کہ بروقت ترجمہ کرنے اس کتاب کے باوجود بہت سی سعی کے تین نسخے اصل عربی اس کے ہمکو
دستیاب ہوئے ہیں ایک مطبوعہ دہلی اور ایک مطبوعہ لاہور اور ایک مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے
قلمی نسخہ کہ جس سے یہ صاف سمجھا جاتا ہے کہ یہ کتاب فوائد المجموعہ فی احادیث الموضوعہ امام المفسرین
زبدة المحدثین ناصر حدیث سید المرسلین محمد بن علی الشوکانی نے سنہ ۱۲۲۳ ہجری میں اس کتاب کو تالیف
فرمایا ہے اس قلمی نسخہ کے صحیح ہونے کے باب میں اگرچہ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہاتھ سے دستخط دیے ہوئے ہیں
مگر تاہم اسمیں بہت سی غلطیں دیکھنے میں آئی ہیں بلکہ کئی جگہہ پر اسکا مطلب بھی ٹھیک ٹھیک معلوم
نہیں ہوتا لاچار ایسی جگہوں کو بعینہ چھوڑا گیا ہے لیکن جہانتک ہو سکا ہے اسکی تصحیح میں بہت
سعی کی گئی ہے سو الحمد للہ کہ سنہ ۱۳۰۵ ہجری میں یہ کتاب اردو ترجمہ ہوکر خاص و عام کیلئے فائدہ بخش ہوئی